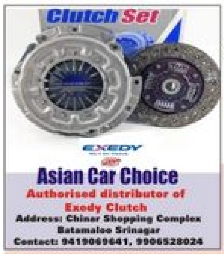
Clutch Set
EXEDY
Asian Car Choice
Authorised distributor of Exedy Clutch
Address: Chinar Shopping Complex Batamaloo Srinagar
Contact: 9419069641, 9906528024

The daily
Surathal
Srinagar
e-paper: surathal.in
https://surathal.in

روزنامہ
صورت حال
سرینگر

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

Address: Chinar Shopping Complex
Batamaloo Srinagar
Contact: 9906528024

Postal Registration No:JKNP-189/SKGPO-2018-2020/RNI NoJKURD/2012/48314
Vol: 17 Issue No: 240 Wednesday 07 October 2026 - 24 Rabi Al Thani 1447 Pages: 08 Price Rs0.50/-

ووٹر فہرستوں سے نام حذف کرنے کے معاملے پر سپریم کورٹ کے موقف کا انتظار

بنگلہ دیشی شہریوں اور روہنگیا پناہ گزینوں کا معاملہ الگ الگ، غیر ملکی شہریوں کیخلاف کارروائی مرکزی حکومت کے دائرہ اختیار میں / عمر عبداللہ

سرینگر، ووٹر فہرستوں سے نام حذف کیے جانے کے معاملے پر سپریم کورٹ کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات کا خیر مقدم کرتے ہوئے جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ اب یہ دیکھنا ہوگا کہ عدالت عظمیٰ اس معاملے میں کس حد تک اصلاحات اور ازالے کی ہدایت دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن اور مرکزی حکومت سے جواب طلب کیا ہے اور اس کے بعد ہی صورتحال مزید واضح ہوگی۔ نیشنل نیوز بیورو (این این بی) کے مطابق سرینگر میں میڈیا نمائندوں سے بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ خصوصی جامع نظرثانی کے دوران ووٹر فہرستوں سے نام حذف کیے جانے کے معاملے پر سپریم کورٹ کا سوال اٹھانا ایک اہم پیش رفت ہے۔ انہوں نے کہا "یہ اچھی بات ہے کہ سپریم کورٹ بھی اب ووٹر فہرستوں سے نام حذف کیے جانے کے معاملے پر سوالات اٹھا رہی ہے۔ عدالت نے الیکشن کمیشن اور حکومت ہند سے جواب بھی طلب کیا ہے۔ اب یہ دیکھنا ہوگا کہ عدالت کے ذریعے اس معاملے کو کس حد تک درست کیا جاتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ ان کی جماعت اور اپوزیشن کی جانب سے یہ مسئلہ پہلے ہی بار بار اٹھایا جاتا رہا ہے، تاہم اس وقت بہت کم لوگوں نے اس جانب توجہ دی۔ عمر عبداللہ نے انڈیا بلاک کے ارکان پارلیمنٹ کی الیکشن کمیشن کے دفتر کی جانب مارچ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس معاملے پر آواز اٹھانے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ان کے مطابق، "ہم مسلسل یہ مسئلہ اٹھاتے رہے ہیں، لیکن بہت کم لوگوں نے اس پر توجہ دی۔ اب میڈیا نے بھی اس معاملے پر بات کرنا شروع کردی ہے۔" وزیر اعلیٰ نے جموں وکشمیر میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے امکان کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایسا قانون پورے ملک کے لیے ہونا چاہیے اور اسے پارلیمنٹ میں پیش کرکے باقاعدہ بحث کے بعد منظور کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک یکساں سول کوڈ ملک کے تمام حصوں میں یکساں طور پر نافذ نہ ہو، اسے حقیقی معنوں میں "یکساں" نہیں کہا جاسکتا۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ جموں وکشمیر میں یو سی سی نافذ نہیں کیا جائے گا۔

حکومت نے دور دراز علاقوں میں موبائل ٹاورز کیلئے اراضی کی منظوری دی

سرینگر، حکومت جموں وکشمیر نے کئی غیر محفوظ اور تزویراتی طور پر اہم علاقوں میں موبائل کمیونیکیشن ٹاورز کی تنصیب کے لیے اراضی کی منظوری دی ہے، جن میں اوڑی، ٹنگمرگ، کرناہ، کالاکوٹ، کرالپورہ، بسنت گڑھ، کھوڑ، نئی مارو گی، بانہال، پوگل پرستان، رامسو اور قلعہ دار یونیورسل سروس کے تحت شامل ہیں۔ اس اقدام کا مقصد پورے یونین ٹیریٹری میں خاص طور پر دور دراز، پہاڑی اور سرحدی علاقوں میں تیز رفتار ٹیلی کمیونیکیشن انفراسٹرکچر کو کافی حد تک بڑھانا ہے۔ توقع ہے کہ اس توسیع سے بلا تعطل ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی کی سہولت، ہنگامی مواصلاتی نیٹ ورکس کو مضبوط بنانے، آن لائن تعلیم کو فروغ دینے اور ای گورننس خدمات تک عوام کی رسائی کو بہتر بنانے کی توقع ہے۔ اس اقدام کا مقصد اچھی طرح سے جڑے ہوئے شہری مراکز اور غیر محفوظ دیہی برادریوں کے درمیان ڈیجیٹل تفاوت کو کم کرنا ہے، اس طرح جغرافیائی طور پر چیلنج والے علاقوں میں زیادہ ڈیجیٹل شمولیت اور مواصلاتی سہولیات کو مضبوط بنانا ہے۔

ترال میں ریچھ کے حملے سے ایک شخص زخمی، دیہاتیوں میں خوف وہراس

ترال، جنوبی کشمیر کے ضلع پلوامہ کے علاقے ترال کے گاؤں ناگبل میں پیر کی صبح ایک ریچھ کے حملے میں مقامی شخص کے زخمی ہونے کے بعد خوف وہراس پھیل گیا۔ اس واقعے نے انسانی بستیوں میں جنگلی جانوروں کی بڑھتی ہوئی آمد ورفت پر نئی تشویش پیدا کردی ہے۔ زخمی شخص کی شناخت ناگبل کے رہائشی مشتاق احمد ولد عبدالرشید گجر کے طور پر ہوئی ہے۔ مقامی باشندوں کے مطابق، احمد صبح اپنے گھر سے باہر نکلتے ہی حملے کی زد میں آگئے۔ بعد ازاں انہیں طبی امداد کے لیے ہسپتال منتقل کردیا گیا۔ اس واقعے نے دیہاتیوں میں تشویش میں اضافہ کردیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ رہائشی علاقوں کے قریب جنگلی جانوروں کی بار بار موجودگی عوامی تحفظ کے لیے سنگین خطرہ بنی ہوئی ہے۔ رہائشیوں، خاص طور پر صبح سویرے گھروں سے نکلنے والوں نے محکمہ وائلڈ لائف سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ نگرانی کا نظام مضبوط بنائے اور مزید حملوں کی روک تھام کے لیے فوری اقدامات کرے۔

سپریم کورٹ کے نوٹس پر فاروق عبداللہ کا خیر مقدم، کہا "بہت خوش ہوں"

پارٹی کی تنظیمی خامیوں کو دور کرنے اور نئے آئین کی منظوری کیلئے ورکنگ کمیٹی سے رجوع ہوگا

(کے این ایس)

نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے پیر کے روز الیکشن کمشنر کی جانب سے لیے گئے فیصلوں سے متعلق سپریم کورٹ کے نوٹس کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس بات پر "بہت خوش" ہیں

کہ عدالت عظمیٰ نے معاملے کا نوٹس لیا ہے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا "میں بہت خوش ہوں کہ سپریم کورٹ نے اس معاملے کا نوٹس لیا ہے۔" ان کا یہ بیان پارٹی اجلاس کے بعد سامنے آیا جس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اسے تنظیم کو مضبوط بنانے اور ان خامیوں کی نشاندہی کرنے کے لیے بلایا گیا تھا جنہیں دور کرنے کی ضرورت ہے۔

بھدرواہ میں کار حادثے کی شکار

2 افراد زخمی، اسپتال منتقل

(نیوز ڈیسک)

خطہ چناب کے ضلع کے بھدرواہ میں سڑک حادثہ رونما ہوا۔ حادثہ ملحق علاقے کے قریب پیش آیا، جہاں ایک کار سڑک سے پھسل کر حادثے کا شکار ہوگئی۔

راجناتھ سنگھ کا وشاکھاپٹنم میں بارہ خانہ تقریب سے خطاب، بحری اہلکاروں کو خراجِ تحسین

(نیوز ڈیسک)

وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے 5 اکتوبر 2026 کو وشاکھاپٹنم میں مشرقی بحری کمانڈ کی جانب سے منعقدہ بارہ خانہ تقریب میں شرکت کی اور بھارتی بحریہ کے اہلکاروں اور ان کے اہل خانہ سے بات چیت کی۔ انہوں نے ملکی بحری مفادات کے تحفظ کے لیے بحری اہلکاروں کے غیر متزلزل عزم کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کے اہل خانہ کی حمایت اور قربانیاں بھی قومی

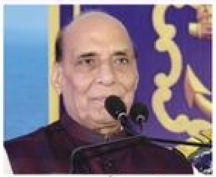

سلامتی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ بارہ خانہ تقریب بحری برادری سے ملاقات اور اہلکاروں کی خدمات کے لیے حکومت کی جانب سے اظہار تشکر کا ایک موقع فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے بحری اہلکاروں اور ان کے اہل خانہ کو حکومت کی مسلسل حمایت کا یقین دلایا اور قومی سلامتی کے لیے ان کی خدمات اور عزم کو سراہا۔ وزیر دفاع نے کہا کہ بھارتی بحریہ ایک طاقتور بحری قوت کے طور پر ابھری ہے اور ملک کو درپیش چیلنجز کا فیصلہ کن انداز میں مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

SIR فیصلوں پر سپریم کورٹ نے گیانیش کمار کی یکطرفہ معطلی سے کیا انکار

یہ درخواست 'دی انڈین ایکسپریس' کی مشتہر رپورٹ کے بعد دائر کی گئی

(یو این آئی)

سپریم کورٹ نے پیر کے روز چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو معطل کرنے کا مطالبہ کرنے والی درخواست پر کوئی بھی یکطرفہ عبوری حکم جاری کرنے سے انکار کردیا۔ عدالت نے واضح کیا

کہ خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) سے جڑے اہم فیصلے چیف الیکشن کمشنر کے یکطرفہ طور پر لیے جانے کے الزامات پر وہ پہلے الیکشن کمیشن اور دیگر مدعا علیہان کا موقف سنے گی۔ چیف جسٹس سوریا کانت کی سربراہی والی بنچ نے درخواست پر مرکزی حکومت، الیکشن کمیشن، چیف الیکشن کمشنر گیانیش / 4

اننت ناگ میں منشیات فروشوں کیخلاف پولیس کی کارروائی

6 اسمگلر گرفتار، چرس، ہیروئن اور نقدی برآمد، مقدمات درج

(عرفان محمود)

اننت ناگ ضلع کے پولیس تھانہ سری گفوارہ کی ایک ٹیم نے سرہامہ کراسنگ پر ناکہ چیکنگ کے دوران نوشہرہ کے رہائشی خورشید احمد کھنگر ولد غلام احمد کھنگر کو حراست میں لیا۔ تلاشی کے دوران ان کے قبضے سے 70 گرام چرس برآمد ہوئی۔ ایک اور کارروائی میں، تھانہ بجبہاڑہ نے پازل پورہ کے مقام پر گوری کے رہائشی عبدالحمید شاہ ولد عبدالمجید شاہ کو گرفتار کیا اور ان کے قبضے سے 15 گرام چرس برآمد کی۔

فاروق عبداللہ کی ملک کے پہلے وزیر اعظم کی غلطی کا بیان انتہائی اہمیت کا حامل

کانگریس کے دور اقتدار میں ہوئی غلطیوں کی سزا جموں وکشمیر کے عوام بھگت رہے ہیں / رویندر رینا

(اے پی آئی)

بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق اسٹیٹ پریذیڈنٹ رویندر رینا نے بلا بول کنکلیو میں نیشنل کانفرنس کے صدر اور جموں وکشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کی جانب سے ملک کے پہلے وزیر اعظم آنجہانی پنڈت جواہر لعل نہرو

کی جانب سے الیکشن کمیشن کو خود مختار ادارہ بنانے کی کارروائی کو غلطی سے تعبیر کیا ہے اور جموں وکشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ نے اس بات کا اعتراف کیا کہ کانگریس کے دور میں غلطیاں ہوئی ہیں، تاہم بھارتیہ جنتا پارٹی روز ازل سے ہی کانگریس کے دور اقتدار میں جموں وکشمیر کے حوالے سے فحش غلطیاں ہونے کے بارے میں بار بار اظہار کرتی آرہی ہیں تاہم بھارتیہ جنتا پارٹی کے جانب سے جب بھی ان غلطیوں کا اظہار کیا جاتا تھا تو انہیں تنقید کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔

مینڈھر سیکٹر میں کنٹرول لائن کے قریب 2 بارودی سرنگیں برآمد

فوج کا بم ڈسپوزل اسکواڈ کو موقع پر طلب، ناکارہ بنا دیا گیا

(قاضی پرویز)

پونچھ ضلع کے مینڈھر سیکٹر میں لائن آف کنٹرول کے قریب فوج نے کارروائی کرتے ہوئے دو بارودی سرنگوں کو محفوظ طریقے سے تباہ کردیا۔ حکام کے مطابق دونوں دھماکہ خیز آلات کو فوجی اہلکاروں نے معمول کی گشت کے دوران دریافت کیا، جس کے بعد علاقے کو فوری طور پر گھیرے میں لے لیا گیا۔ حکام نے بتایا کہ فوج کی گشتی پارٹی نے سوموار کی صبح مینڈھر سیکٹر کے بسونی ٹاپ کے قریب بارڈر فینسنگ کے نزدیک مشتبہ دھماکہ خیز آلات کی موجودگی کا مشاہدہ کیا۔ صورت حال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے فوجی اہلکاروں نے فوری طور پر علاقے کو محفوظ بنایا اور آمد ورفت کو محدود کرتے ہوئے احتیاطی اقدامات کیے۔ بعد ازاں فوج کے بم ڈسپوزل اسکواڈ کو موقع پر طلب کیا گیا۔ ماہرین نے دونوں بارودی سرنگوں کو احتیاط کے ساتھ ناکارہ بنانے کے لیے کارروائی کی اور انہیں کنٹرولڈ دھماکے کے ذریعے تباہ کردیا۔ حکام کے مطابق کارروائی کے دوران کسی قسم کا جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔ ذرائع کے مطابق کنٹرول لائن کے کئی اگلے علاقوں میں دراندازی کی روک تھام کے لیے حفاظتی نظام کے تحت ماضی میں بارودی سرنگیں نصب کی گئی ہیں۔

جے اینڈ کے پنجابی ساہت سبھا سری نگر کی ایک تقریب

کلچرل اکیڈمی کے اشتراک سے 59واں سالانہ دن منایا

(انفو)

جے اینڈ کے پنجابی ساہت سبھا سری نگر نے جموں وکشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لنگویجز کے اشتراک سے ٹیگور ہال سری نگر میں پنجابی ساہت سبھا سری نگر کے 59ویں سالانہ دن موقع پر ایک روزہ پنجابی سیمینار کا انعقاد کیا۔ اس تقریب میں جموں وکشمیر کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے ممتاز پنجابی مصنفین، شعراء، ماہرین تعلیم، دانشور اور ادب سے وابستہ شائقین نے شرکت کی۔

پی ایم سوریہ گھر اسکیم کے تحت جموں وکشمیر میں 43 ہزار سولر روف ٹاپ نصب

سری نگر، بڈگام اور کپواڑہ کی کارکردگی بہتر، بارہمولہ اور بانڈی پورہ پیچھے / کے پی ڈی سی ایل

(این این بی)

جموں وکشمیر نے قابل تجدید توانائی کے شعبے میں ایک اہم سنگ میل عبور کرتے ہوئے پی ایم سوریہ گھر مفت بجلی یوجنا کے تحت اب تک 43 ہزار روف ٹاپ سولر تنصیبات مکمل کر لی ہیں کی بات کرتے ہوئے کشمیر پاور ڈسٹری بیوشن کارپوریشن لمیٹڈ کے منیجنگ ڈائریکٹر محمود احمد شاہ نے کہا کہ سری نگر، بڈگام اور کپواڑہ کی کارکردگی انتہائی بہتر تاہم بارہمولہ اور بانڈی پورہ پیچھے ہیں۔ نیشنل نیوز بیورو (این این بی) کے مطابق کشمیر پاور ڈسٹری بیوشن کارپوریشن لمیٹڈ کے منیجنگ ڈائریکٹر محمود احمد شاہ نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ پی ایم سوریہ گھر مفت بجلی یوجنا کے تحت اب تک 43 ہزار روف ٹاپ سولر تنصیبات مکمل کر لی ہیں۔ محمود احمد شاہ کے مطابق جموں وکشمیر میں مکمل ہونے والی 43 ہزار سولر روف ٹاپ تنصیبات میں سے کشمیر وادی میں تقریباً 26 ہزار تنصیبات نصب کی جاچکی ہیں، جبکہ جموں خطے میں 17 ہزار سولر روف ٹاپ تنصیبات مکمل ہوئی ہیں۔

ہائی کورٹ سرینگر ونگ کے NPS ملازمین کو پرانی پنشن اسکیم کا اختیار

(فردوس بٹ)

جموں وکشمیر اور لداخ ہائی کورٹ نے اپنے سرینگر ونگ کے نیشنل پنشن سسٹم (این پی ایس) کے تحت آنے والے اہل افسران اور ملازمین کو پرانی پنشن اسکیم (او پی ایس) اختیار کرنے کا موقع فراہم کرنے کی ہدایت جاری کی ہے۔ یہ ہدایات رجسٹرار جوڈیشل، سرینگر کے دفتر کی جانب سے حکم نامہ کو رجسٹرار جنرل کی جانب سے جاری کردہ مراسلے کی روشنی میں جاری کی گئی ہیں۔

کپواڑہ کے جنگل میں آگ، درختوں اور جڑی بوٹیوں کو نقصان

(نیوز ڈیسک)

کپواڑہ کے ایک گھنے جنگل میں اچانک آگ نمودار ہونے سے چھوٹے درختوں اور جڑی بوٹیوں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ فارسٹ ڈویژن کمل کپواڑہ کے کمپارٹمنٹ نمبر 15 میں اچانک آگ نمودار ہونے سے علاقے میں موجود چھوٹے درختوں کو کافی نقصان پہنچا۔ ذرائع نے بتایا کہ آگ پر قابو پانے کیلئے جموں وکشمیر پولیس، پولیس چوکی آورہ، فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز اور محکمہ جنگلات کے اہلکاروں نے موقع پر پہنچ کر بھرپور محنت کی اور آگ بجھانے کی کارروائی انجام دی، مگر آگ پر ابھی قابو نہیں کیا۔ حکام نے بتایا کہ آگ پر قابو پانے کی کارروائی کامیابی کیساتھ جاری ہے۔ انہوں نے جنگل میں آگ نمودار ہونے کو خشک موسمی صورتحال اور معمول سے زیادہ گرمی کا نتیجہ قرار دیا۔

ماہ اپریل، مئی اور جون کے دوران مختلف ریاستوں سے 30 ہزار سیاحتی گاڑیاں کشمیر میں داخل

اپریل سے جون 2026 کے دوران سری نگر میں 52454 ٹریفک چالان جاری / محکمہ ٹریفک

(این این بی)

وادی کشمیر میں جہاں امسال سیاحوں کا بڑھتا رش دیکھنے کو ملا، وہیں وادی کشمیر کی سڑکوں پر کافی ٹریفک دباؤ دیکھنے کو ملا۔ ٹریفک حکام کے مطابق بیرون جموں وکشمیر سے آنے والی گاڑیوں کی بڑی تعداد کے باعث ٹریفک مینجمنٹ ایک بڑا چیلنج بن گیا تھا، تاہم اضافی نفری اور مشینری کی تعیناتی کے ذریعے صورتحال کو مؤثر انداز میں قابو میں رکھا گیا۔ ڈی آئی جی ٹریفک کشمیر حسیب الرحمن نے بتایا کہ اپریل سے جون کے

دوران تقریباً 30 ہزار سیاحتی گاڑیوں کی وادی میں آمد نے ٹریفک نظام پر اضافی بوجھ ڈالا۔ انہوں نے کہا کہ صورتحال چیلنجنگ ضرور تھی، تاہم اضافی اہلکاروں اور ضروری مشینری کی تعیناتی کے باعث ٹریفک کے دباؤ کو ہموار طریقے سے سنبھالا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں سیاحت مسلسل بڑھ رہی ہے اور محکمہ ٹریفک کو موسم سرما کے دوران متوقع سیاحتی رش کے ساتھ ساتھ آئندہ سال کے سیاحتی سیزن کے لیے بھی پہلے سے بہتر منصوبہ بندی کرنا ہوگی۔ اعداد وشمار کے مطابق ٹریفک پر دباؤ میں اضافے کا تعلق سیاحوں کی بڑھتی تعداد سے بھی براہ راست ہے۔ صرف ماہ مئی اور جون 2026 کے دوران 5.4 لاکھ سے زیادہ سیاحوں نے کشمیر کا رخ کیا۔ مئی میں 219456 جبکہ جون میں 321196 سیاح وادی پہنچے۔

چیف جسٹس پشپیندر سنگھ بھٹی کی جموں وکشمیر ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے کی پُروقار پذیرائی

(نیوز ڈیسک)

جموں وکشمیر ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن سری نگر کشمیر (رجسٹرڈ) نے پیر کے روز جموں وکشمیر اور لداخ ہائی کورٹ کے سری نگر ونگ کے کامن بار روم میں معزز چیف جسٹس ڈاکٹر پشپیندر سنگھ بھٹی کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تہنیتی تقریب کا انعقاد کیا۔ اس موقع پر ہائی کورٹ کے معزز جج صاحبان جسٹس وسیم صادق نرگل، جسٹس راجیش سیکری، جسٹس محمد یوسف وانی، جسٹس سنجے پریہار اور جسٹس۔

قومی و بین الاقوامی خبریں

امریکہ کے ساتھ مذاکرات کو بے معنی: ایرانی صدر

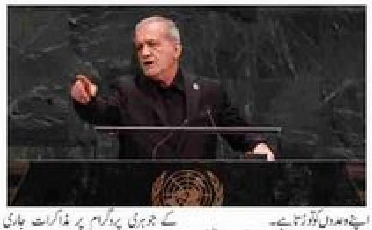

تہران: سرکاری میڈیا کے مطابق، ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے پیر کے روز کہا کہ امریکہ کے ساتھ مذاکرات بے معنی ہیں اور ان کا نتیجہ صرف نئے حملوں کی صورت میں نکلا ہے، جب کہ مشرق وسطیٰ کی جنگ کے خاتمے کی سمت میں معنوں سے کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی ہے۔

سرکاری نیوز ایجنسی ارنا (آئی آر این اے) کے مطابق، صدر پزشکیان نے کہا کہ اب تک، دو مذاکرات کے بعد ہم پر تین بار حملہ کر چکے ہیں، اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ مذاکرات نہیں چاہتے، بلکہ ان کا مقصد اسلامی جمہوریہ ایران کا تختہ الٹنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسے دشمن کے ساتھ مذاکرات بے معنی ہیں جو ہر روز قتل، پابندیوں، دباؤ اور دھمکیوں کا سہارا لیتا ہے اور اپنے وعدوں کو توڑتا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ مشرق وسطیٰ کی اس جنگ کا آغاز فروری کے آخر میں امریکہ اور اسرائیل نے موجودہ ایرانی حکومت کو ختم کرنے کے عزم کے ساتھ کیا تھا، حالانکہ اس وقت واشنگٹن اور تہران کے درمیان ایران کے جوہری پروگرام پر مذاکرات جاری تھے۔

جنگ میں شامل فریقین نے جون میں ایک مفاہمت کی یادداشت پر اتفاق کیا جس میں تنازع کے مستقل حل کے لیے ایک فریم ورک طے کیا گیا تھا، لیکن آبنائے ہرمز میں جہاز رانی پر اختلافات اور حملوں کے باعث امریکہ نے فوجی کارروائیوں کا دوبارہ آغاز کر دیا۔

تب سے مذاکرات عملی طور پر تعطل کا شکار ہیں، اور حال ہی میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے حاشیے پر امریکہ اور ایران کے درمیان ہونے والے بالواسطہ مذاکرات بھی کسی بڑی پیش رفت میں ناکام رہے۔ واشنگٹن نے حالیہ ہفتوں میں فوجی کارروائیوں کو کم کر کے اقتصادی دباؤ کو ترجیح دی ہے، اور گزشتہ ستمبر کے بعد سے ایران پر کوئی حملہ نہیں کیا ہے۔ اس سے قبل اتوار کے روز، ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اصرار کیا کہ اسلامی جمہوریہ کے خلاف امریکہ کی جنگ فوجی کارروائی سے حل نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اگر حملے دوبارہ شروع ہوئے

بحیرۂ اسود میں روسی ڈرونز کا جہاز پر حملہ؛ دو افراد ہلاک، زخمیوں میں بھارتی شہری بھی شامل

نئی دہلی: حکام نے بتایا ہے کہ بحیرۂ اسود میں ایک ترکی کی ملکیت والے سولیمن کارگو جہاز پر روسی ڈرون حملے کے بعد آگ لگ گئی، جس کے نتیجے میں کم از کم دو افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور عملے کے کئی ارکان زخمی ہو گئے، جن میں ایک بھارتی شہری بھی شامل ہے۔

رومانیہ میں واقع بھارتی سفارت خانے نے شروع میں بتایا تھا کہ عملے کے زخمی ارکان میں تین بھارتی شہری شامل ہیں، تاہم بعد میں وضاحت کی کہ ان میں سے ایک زخمی ہوا ہے اور اس کا طبی علاج کیا جا رہا ہے، جب کہ باقی محفوظ ہیں۔

رومانیہ میں بھارتی مشن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (X) پر پوسٹ کیا: ہمیں آج بحیرۂ اسود میں تجارتی جہاز ایم وی رویاد ممادوو (MV ROYAD MAMMADOV) پر ہونے والے حملے کی اطلاع ملی ہے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق، اس حادثے میں 2 ہلاکتیں (غیر ملکی شہری) ہوئی ہیں جب کہ عملے کے کچھ ارکان زخمی ہیں جن کا رومانیہ میں طبی علاج چل رہا ہے۔ مزید رپورٹ کے مطابق عملے کے ارکان میں تین بھارتی شہری بھی شامل ہیں۔

مشن نے کہا، سفارت خانہ بھارتی شہریوں کی حفاظت اور بہبود کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کرنے کے لیے متعلقہ حکام کے ساتھ قریبی رابطے میں ہے۔ اس واقعے کے بعد رومانیہ میں تعینات بھارتی سفیر منوج مہاپاترا نے بھارتی شہریوں سے بات کی اور تصدیق کی کہ تینوں کی صحت بہتر ہے۔

مشن نے بتایا، سفیر منوج مہاپاترا نے کانستانٹا کاؤنٹی اسپتال (Constan□a County Hospital) میں زیر علاج تینوں بھارتی شہریوں سے بات چیت کی۔ انہوں نے اسپتال کے چیف فزیشن سے بھی رابطہ کیا، جنہوں نے تصدیق کی کہ تینوں کی صحت اچھی ہے اور انہیں ضروری طبی نگہداشت فراہم کی جا رہی ہے۔ سفیر نے انہیں ہر ممکن مدد اور تعاون کا یقین دلایا ہے۔ سفارت خانے نے یہ بھی واضح کیا کہ تینوں بھارتی شہری اب مکمل طور پر محفوظ ہیں۔

مشن نے مزید کہا، ہم نے ان سے بات کی ہے۔ ان میں سے ایک معمولی زخمی ہے اور اس کا علاج جاری ہے۔ ہم اسپتال کے حکام کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں اور بھارتی عملے کے ارکان کی دیکھ بھال اور بہبود کے لیے ہر ممکن تعاون فراہم کر رہے ہیں۔

واضح رہے کہ بحیرۂ اسود کے علاقے میں جاری کشیدگی کے درمیان تجارتی جہازوں کی حفاظت ایک بڑا عالمی مسئلہ بن چکی ہے، جہاں ہلاکتوں کے واقعات پیش آ رہے ہیں۔ تاہم اس واقعہ میں ہلاک ہونے والے افراد کی شہریت کے بارے میں فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ اسی دوران یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے پیر کے روز کہا کہ بین الاقوامی پانیوں (نیوٹرل واٹرز) میں تیل لے جانے والے ترکی کے ایک سولیمن جہاز پر روسی ڈرونز کا ایک ہولناک حملہ ہوا ہے۔

انہوں نے کہا، جہاز پر آذربائیجان اور بھارت کے شہری سوار تھے۔ اب تک کی معلومات کے مطابق، بدقسمتی سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جہاز کے کپتان (کیپٹن) ہلاک ہو گئے ہیں۔ میری تعزیت۔ ایک اور شخص کی قسمت کا تعین کیا جانا ابھی باقی ہے۔

زیلنسکی نے بتایا کہ عملے کے 11 ارکان کو بچا لیا گیا ہے، جن میں سے ایک زخمی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یوکرین نے بحیرۂ اسود میں صورتحال کو پرامن بنانے اور سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے بارہا ٹھوس اقدامات کی تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا، عالمی غذائی تحفظ (گلوبل فوڈ سیکیورٹی) کو بحال کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اور ہر وہ شخص جو اس میں واقعی دلچسپی رکھتا ہے اسے مدد کرنی چاہیے۔

واضح رہے کہ روس-یوکرین تنازعہ کے باعث تجارتی جہاز رانی اور بندرگاہوں کے بنیادی ڈھانچے پر بڑھتے ہوئے حملوں کی وجہ سے بحیرۂ اسود عالمی تجارت کا ایک انتہائی حساس اور شدید متاثرہ علاقہ بن چکا ہے۔ اس واقعے سے ٹھیک ایک دن پہلے، یوکرین کے شہر سومی (Sumy) میں روسی حملے کے دوران بھارتی مالکان کے فارماسیوٹیکل گودام (دواؤں کے گودام) کا ایک 52 سالہ ملازم ہلاک ہو گیا تھا۔ اتوار کے روز، مرکزی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کہا کہ بھارت اب صرف مشورے دینے سے آگے نکل چکا ہے اور حالیہ مہینوں میں کیف (یوکرین) اور ماسکو (روس) دونوں کے ساتھ بات چیت میں شامل ہو کر یوکرین تنازعہ کو حل

پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ کا مملکت میں افواج کی فوری تعیناتی پر اتفاق

اسلام آباد: ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق، پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ نے سعودی عرب اور یمن کے حوثیوں کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پیش نظر مملکت میں فوجی افواج کی فوری تعیناتی کے لیے اقدامات کرنے پر اتفاق کیا ہے۔

پاکستان کے دفتر خارجہ کے حوالے سے ڈان اخبار نے رپورٹ کیا کہ سہ فریقی دفاعی تعاون اسٹریٹجک پلاننگ اینڈ ڈیفنس کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس پیر کے روز ریاض میں منعقد ہوا، جس میں سعودی عرب کو درپیش سیکیورٹی صورتحال اور خطرات سے نمٹنے کے لیے تبادلہ خیال کیا گیا۔

پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ کے درمیان اگست میں دستخط ہونے والا سہ فریقی دفاعی معاہدہ مشترکہ دفاع کا ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے، اور یہ شرط عائد کرتا ہے کہ ان میں سے کسی بھی ایک ملک پر مسلح حملہ تمام ممالک پر حملہ تصور کیا جائے گا۔

روزنامہ ڈان نے اجلاس کے بعد جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیے کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ کمیٹی نے مشترکہ دفاعی وعدوں کے عملی نفاذ کے لیے فوری اقدامات کرنے، متعلقہ طور پر افواج اور صلاحیتیں فراہم کرنے کے لیے ضروری تدابیر اختیار کرنے اور مملکت میں ان کی تیز رفتار تعیناتی کو یقینی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

اعلامیے میں فوج کی تعیناتی کی کسی قسم کی تفصیلات یا ٹائم شیڈول کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس میں واضح طور پر حوثیوں کا نام بطور خطرہ نہیں لیا گیا، تاہم پیش رفت سعودی عرب پر حوثیوں کے حالیہ حملوں کے تناظر میں سامنے آئی ہے۔

پاکستان کی جانب سے نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار، وزیر دفاع خواجہ آصف، اور چیف آف آرمی اسٹاف فیلڈ مارشل عاصم منیر نے اس اجلاس میں شرکت کی۔

خواجہ آصف نے پاکستانی چینل جیو نیوز کے پروگرام آج شاہزیب خانزادہ کے ساتھ میں ایک ٹیلیفونک انٹرویو کے دوران کہا کہ پاکستان اور ترکیہ کی میدان میں موجودگی تو ہے، لیکن جنگی آپریشنز میں صرف سعودی افواج حصہ لے رہی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ انہیں جس طرح کی بھی مدد کی ضرورت ہے وہ فراہم کی جا رہی ہے۔ لیکن اس وقت، ترکیہ اور پاکستان کی افواج معاونت کا کردار ادا کر رہی ہیں۔ انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ پاکستان جاسوسی اور فضائی نگرانی کے عمل میں شامل ہے۔

ضمنی انتخابات 2026: مغربی بنگال، تمل ناڈو، آسام اور پڈوچیری میں پولنگ جاری

حیدرآباد: منگل کی صبح سات بجے تین ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے پڈوچیری میں پھیلی ہوئی اسمبلی کی پانچ نشستوں اور آسام میں پارلیمنٹ کی ایک نشست کے لیے ضمنی انتخابات کی ووٹنگ کا آغاز ہوا۔ ضمنی انتخابات کل چھ نشستوں کے لیے ہو رہے ہیں۔

آسام میں لوک سبھا کی ایک نشست اور اسمبلی کی پانچ نشستیں ہیں۔ الیکشن کمیشن نے شفاف اور پرامن پولنگ کو یقینی بنانے کے لیے وسیع انتظامات کیے ہیں۔ ووٹوں کی گنتی 9 اکتوبر کو ہوگی۔

مغربی بنگال کی رتیا گر اسمبلی سیٹ پر ضمنی انتخاب کے لیے ووٹنگ کے دوران، عام جنتا اونیان پارٹی (اے جے یو پی) کے سربراہ ہمایوں کبیر کو رتیا گر پولیس نے حراست میں لے لیا۔ پولیس انہیں مرشدآباد میں واقع ان کے پارٹی دفتر سے اپنے ساتھ لے گئی۔ انہوں نے آج صبح ہی رتیا گر اسمبلی سیٹ کے ضمنی انتخاب میں اپنا ووٹ ڈالا تھا۔ فی الحال، دونوں ہی سیٹوں پر پرامن طریقے سے ووٹنگ جاری ہے۔

آسام کی ناگاؤں لوک سبھا سیٹ پر ضمنی انتخاب کے لیے صبح سات بجے ووٹنگ شروع ہوئی۔ اس سیٹ پر بی جے پی، کانگریس اور اے آئی یو ڈی ایف کے درمیان سہ رخی مقابلہ ہے۔ پولنگ اسٹیشنوں کے باہر صبح سے ہی ووٹروں کی لمبی قطاریں دیکھی گئیں، جن میں زیادہ تر خواتین شامل تھیں۔

اسمبلی نشستیں:
تمل ناڈو میں مدورائی [illegible] (ایس سی)، [illegible] (ایس سی)
مغربی بنگال میں رتیا گر اور ہندی گرام
پڈوچیری میں تھٹانچاوڑی
لوک سبھا نشست
آسام میں ناگاؤں

گوٹیرس کا 6 سے 8 اکتوبر تک پاکستان کا دورہ، اعلیٰ قیادت سے کریں گے ملاقات

اسلام آباد: اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوٹیرس 6 سے 8 اکتوبر تک پاکستان کا دورہ کریں گے۔ اس دوران وہ ملک کی اعلیٰ قیادت سے ملاقات کریں گے اور علاقائی اور بین الاقوامی پیش رفت پر تبادلہ خیال کریں گے۔ دفتر خارجہ کے ایک بیان کے مطابق گوٹیرس یہ سرکاری دورہ نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار کی دعوت پر کر رہے ہیں۔

اپنے دورے کے دوران گوٹیرس صدر آصف علی زرداری، وزیر اعظم شہباز شریف، وزیر خارجہ ڈار، چیف آف ڈیفنس فورسز اور آرمی چیف فیلڈ مارشل عاصم منیر سے ملاقاتیں کریں گے۔

اقوام متحدہ کے سربراہ بھارت اور پاکستان میں اقوام متحدہ کے فوجی آبزرور گروپ (یو این ایم او جی آئی پی) کے ہیڈ کوارٹرز کا بھی دورہ کریں گے اور پاکستان کی نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) میں بریفنگ میں شرکت کریں گے۔

دفتر خارجہ نے کہا کہ اپنے دورے کے دوران گوٹیرس متعدد دیگر تقریبات میں بھی شرکت کریں گے جس میں کثیر الجہتی کو مضبوط بنانے اور بین الاقوامی امن و سلامتی کے فروغ کے لیے پاکستان کی کوششیں کے ساتھ ساتھ آفات سے نمٹنے اور موسمیاتی وارننگ کے نظام میں اس کی پیش رفت کو اجاگر کیا جائے گا۔

اس میں کہا گیا ہے کہ یہ دورہ اقوام متحدہ کے ساتھ پاکستان کے دیرینہ تعاون کو دہرانے اور علاقائی اور بین الاقوامی پیش رفت پر تبادلہ خیال کرنے کا ایک اہم موقع فراہم کرے گا۔

بڈگام میں ملازمت فراڈ کا انکشاف، دو گرفتار، مزید گرفتاریاں متوقع: ایس ایس پی

بڈگام (محمد عارف وانی): وسطی کشمیر کے ضلع بڈگام میں ملازمت فراہم کرنے کے نام پر مبینہ دھوکہ دہی کے معاملے میں پولیس نے دو افراد کو گرفتار کیا ہے، جب کہ تحقیقات کے دوران مزید گرفتاریوں کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔

ایس ایس پی بڈگام نے بڈگام کے ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ پولیس نے ملازمت کے خواہشمند افراد کو جعلی تقرری نامے اور سرکاری ملازمتوں کے وعدوں کے ذریعے مبینہ طور پر دھوکہ دینے کے الزام میں دو افراد کو حراست میں لیا ہے۔ گرفتار شدگان کی شناخت ایڈووکیٹ جہانگیر احمد ڈار ولد غلام محمد ڈار ساکن [illegible] اور فردوس نبی بٹ ولد غلام نبی بٹ ساکن [illegible] کے طور پر ہوئی ہے۔ فردوس نبی جموں و کشمیر پیپلز فرنٹ (JKPF) کے چیئرمین بھی بتائے جاتے ہیں۔ ایس ایس پی نے کہا کہ باضابطہ شکایات موصول ہونے کے بعد دونوں سے پولیس اسٹیشن [illegible] میں پوچھ گچھ جاری ہے۔

ایس ایس پی کے مطابق ملزمان نے مبینہ طور پر جعلی تقرری نامے جاری کر کے اور سرکاری پوسٹنگ دلانے کا یقین دلا کر بڈگام کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے متعدد ملازمت کے خواہشمند نوجوانوں کو نشانہ بنایا۔ پولیس اس معاملے سے متعلق موصول شکایات اور مبینہ فراڈ کے طریقہ کار کی باریک بینی سے تحقیقات کر رہی ہے۔ تحقیقات کے دوران پولیس کو ایک اہم سراغ اس وقت ملا جب وزارت داخلہ کی جعلی مہروں والی ایک مبینہ جعلی سرکاری دستاویز برآمد کی گئی۔ ایس ایس پی کے مطابق یہ دستاویز مبینہ طور پر اس وقت کے مرکزی سیکریٹری داخلہ گووند موہن کے نام سے جاری کی گئی تھی اور جموں و کشمیر کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نلین پربھات کے نام مخاطب

جموں کشمیر میں 10 اکتوبر تک بارش اور تیز ہواؤں کا امکان، بالائی علاقوں میں برفباری متوقع

سرینگر: جموں کشمیر میں آج سے 10 اکتوبر تک میدانی علاقوں میں ہلکی سے درمیانہ درجے کی بارش جبکہ بالائی علاقوں میں برفباری کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ موسم میں تبدیلی کے باعث درجہ حرارت میں کمی متوقع ہے۔ 4 اکتوبر کو کشمیر میں دن کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت تقریباً 31 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا تھا، جو معمول سے کئی ڈگری زیادہ تھا۔

سرینگر میں محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) کے حکام نے بتایا کہ جموں کشمیر میں 6 سے 10 اکتوبر کی دوپہر تک ہلکی سے درمیانہ درجے کی بارش متوقع ہے۔ آئی ایم ڈی سرینگر کے ماہر موسمیات پروین کمار نے کہا، میدانی علاقوں میں کہیں کہیں اور کئی مقامات پر ہلکی سے درمیانی بارش ہو سکتی ہے، جبکہ بالائی علاقوں میں ہلکی سے درمیانی برفباری کا امکان ہے۔

انہوں نے کہا کہ 6 اکتوبر سے 9 اکتوبر کی صبح تک تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے، جن کی رفتار 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ تک ہو سکتی ہے۔ انہوں نے لوگوں کو ڈل اور ولر جھیل سمیت آبی ذخائر میں احتیاط برتنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے مسافروں کو بالائی علاقوں کا رخ کرنے سے گریز کرنے اور سفر کا منصوبہ بنانے سے پہلے موسم کی تازہ صورتحال معلوم کرنے کی بھی ہدایت کی۔

کمار نے کہا کہ موسم میں تبدیلی کے باعث درجہ حرارت میں کمی آئے گی۔ 4 اکتوبر کو درجہ حرارت 31 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا تھا، جو 1931 کے بعد اکتوبر کے مہینے میں ریکارڈ کیا جانے والا دوسرا سب سے زیادہ درجہ حرارت تھا۔

آئی ایم ڈی کے عہدیدار نے کسانوں کو ان دنوں عام طور پر زرعی سرگرمیوں سے گریز کرنے کا مشورہ دیا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ 7 سے 9 اکتوبر کے درمیان بارش کی شدت کم رہے گی اس دوران کسان اپنی زرعی سرگرمیاں جاری رکھ سکتے ہیں۔ جموں کشمیر میں رواں خزاں کے موسم کے دوران خشک موسم جاری تھا اور درجہ حرارت معمول سے زیادہ ریکارڈ کیا جا رہا تھا۔ جاری موسم میں اس تبدیلی سے خشک موسم کا سلسلہ ٹوٹنے اور درجہ حرارت میں کمی لانے کا امکان ہے۔

ای چالان نظام پر جموں ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کو اعتراض، شفافیت اور قانونی عمل یقینی بنانے کا مطالبہ

جموں: (محمد اشرف گنائی) جموں و کشمیر ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن، جموں (رجسٹرڈ) نے موٹر وہیکلز قوانین کے تحت الیکٹرانک ٹریفک چالان نظام میں حالیہ ترامیم اور پالیسی تبدیلیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت اور متعلقہ حکام سے اس نظام کے نفاذ کے طریقہ کار کا جامع جائزہ لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

ایسوسی ایشن کے عہدیداران نے آج جموں میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ٹریفک قوانین کے موثر نفاذ، سڑکوں پر حفاظت اور ڈرائیونگ ڈسپلن (ٹریفک نظم و ضبط) کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، تاہم نئے ای چالان نظام کے نفاذ کے طریقہ کار اور اس کے عام شہریوں، گاڑیوں کے مالکان اور ڈرائیوروں پر ممکنہ اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پریس کانفرنس سے جموں و کشمیر ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن، جموں کے صدر ایڈوکیٹ نرمل کوتوال نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ٹریفک قوانین کے نفاذ میں ٹیکنالوجی کا استعمال شفافیت، جوابدہی، منصفانہ طریقہ کار اور شہریوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب ضمانتوں کے ساتھ ہونا چاہیے۔

ایسوسی ایشن نے خودکار طریقے سے ای چالان جاری کرنے اور ان کی وصولی کے عمل سے پیدا ہونے والی عملی مشکلات کی جانب بھی توجہ مبذول کرائی۔ ایسوسی ایشن کے مطابق ایسے معاملات سامنے آ سکتے ہیں جہاں شہری مبینہ خلاف ورزی، گاڑی چلانے والے شخص کی شناخت، الیکٹرانک ریکارڈ کی درستگی یا چالان جاری کیے جانے کے حالات پر اعتراض کریں۔ بار ایسوسی ایشن نے کہا کہ جدید ترین ٹیکنالوجی پر مبنی کوئی بھی نظام انصاف کے بنیادی اصولوں اور قانونی طریقہ کار سے الگ ہو کر کام نہیں کر سکتا۔ شہریوں کو یہ جاننے کا موثر اور آسان موقع ملنا چاہیے کہ ان کے خلاف چالان کس بنیاد پر جاری کیا گیا ہے، اس کے ساتھ ہی غلط چالان کو چیلنج کرنے، نظر ثانی کی درخواست دینے اور کسی غلطی کی صورت میں موثر قانونی چارہ جوئی کا حق بھی دستیاب ہونا چاہیے۔

ایسوسی ایشن نے ان شہریوں کو درپیش مشکلات پر بھی تشویش ظاہر کی جو ٹیکنالوجی کے استعمال سے پوری طرح واقف نہیں ہیں، یا جنہیں آن لائن ای چالان تک رسائی، اسے سمجھنے یا اس کے خلاف اعتراض درج کرنے میں دشواری کا سامنا ہو سکتا ہے۔ بار ایسوسی ایشن نے زور دیا کہ ڈیجیٹل نظام کا مقصد شہریوں کے لیے سرکاری خدمات اور انصاف تک رسائی آسان بنانا ہونا چاہیے، نہ کہ ان کے لیے مزید رکاوٹیں پیدا کرنا۔ ایسوسی ایشن نے حکومت اور متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ ای چالان نظام کے نفاذ کے موجودہ فریم ورک کا جامع جائزہ لیا جائے اور غلط یا متنازعہ

گرین ٹی (سبز چائے) کے 10 حیران کن فوائد

ڈاکٹر مبشر خان

اگر آپ صبح نہار منہ سبز چائے کا ایک کپ اس میں کچھ پتے پودینے کے اور لیموں کا رس شامل کر کے پیتے ہیں تو اس کے بہت سے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

1: دماغ کو فریش رکھتی ہے۔
2: بڑھے ہوئے پیٹ کو کم کرتی ہے۔
3: آنتوں کو غلاظت سے پاک رکھتی ہے۔
4: جگر کے افعال کو درست رکھتی ہے۔
5: جگر کی چربی (fatty liver) کو ختم کرتی ہے۔
6: وقت سے پہلے چہرے پر جھریاں نہیں پڑتی۔
7: اینٹی آکسائیڈینٹ خوبیوں کی وجہ سے چہرے پر پمپلز نہیں بنتے۔
8: گیس اور تیزابیت کو ختم کرتی ہے۔
9: ہاضمہ درست رکھتی ہے، جسم اور معدے کو فریش رکھتی ہے۔
10: معدے کی جلن نہیں ہوتی۔

اور ہاں اگر آپ اس کے فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کو مستقل مزاجی سے استعمال کرنا پڑے گا۔

بنا آنسوؤں کے پیاز کاٹنے کا طریقہ، سائنس نے معمہ حل کرلیا

ڈاکٹر لیم

اگر آپ بھی ہر بار پیاز کاٹنے پر آنکھوں میں آنسو لیے کھڑے ہو جاتے ہیں، تو اب فکر کی کوئی بات نہیں۔ سائنسدانوں نے اس روزمرہ کے مسئلے کو حل کرنے کا سائنسی طریقہ ڈھونڈ نکالا ہے۔ امریکی کارنیل یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے دریافت کیا ہے کہ پیاز کاٹتے ہوئے ہماری آنکھوں سے پانی کیوں بہنے لگتا ہے اور بغیر تیراکی کے چشمے پہنے اس مسئلے سے کس طرح بچا جا سکتا ہے؟ سائنسدانوں کے مطابق، آنکھوں میں آنسو لانے والے سلفر کے مرکبات (پیاز کو کاٹنے کے انداز پر منحصر ہوتے ہیں۔ نیشنل اکیڈمی آف سائنسز کے جریدے میں شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق اگر آپ تیز چاقو استعمال کریں اور آہستہ آہستہ پیاز کاٹیں تو یہ مرکبات کم مقدار میں خارج ہوتے ہیں، جس سے آنکھوں میں جلن کم ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ اگر آپ پیاز کاٹنے سے پہلے اسے ہلکی سی تیل کی تہہ میں لپیٹ دیں، تو یہ ہوا میں اٹھنے والے مالیکیولز کے پھیلاؤ کو بھی روکتا ہے۔ مطالعے کے دوران سائنسدانوں نے الٹرا ہائی اسپیڈ کیمرے اور کمپیوٹر ماڈلز کی مدد سے یہ مشاہدہ کیا کہ جب چاقو پیاز کی تہوں میں داخل ہوتا ہے، تو اس کے خلیوں کے اندر موجود دباؤ اچانک خارج ہوتا ہے اور باریک سلفر والے چھینٹے تقریباً 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے باہر نکلتے ہیں۔ یہ چھینٹے ایک گیس بناتے ہیں جسے پروپین تھیئل ایس-آکسائیڈ کہا جاتا ہے، جو آنکھوں میں جلن اور آنسو پیدا کرتی ہے۔ محقق سنگھوان جونگ کے مطابق، اگر پیاز کی بیرونی تہہ آلودہ ہو تو یہ چھینٹے باورچی خانے میں بیکٹیریا پھیلانے کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔ ان کے مطابق پیاز سے خارج ہونے والے مالیکیولز کی رفتار کھانسی کے دوران خارج ہونے والے ذرات سے دوگنی ہو سکتی ہے، جو باورچی خانے میں حفظان صحت کے اصولوں کو متاثر کرتی ہے۔ تحقیق کے مطابق پیاز کاٹتے وقت ان آسان اصولوں پر عمل کر کے آپ آنسوؤں سے نجات پا سکتے ہیں۔

تیز اور صاف چاقو استعمال کریں۔
پیاز کو آہستگی سے اور زیادہ دباؤ ڈالے بغیر کاٹیں۔
کاٹنے سے پہلے پیاز پر تیل کی ہلکی تہہ لگالیں۔
پیاز کو کاٹنے سے قبل تھوڑا ٹھنڈا کر لیں تاکہ مرکبات کا اخراج کم ہو۔
چاقو اور کاٹنے والے تختے کو باقاعدگی سے صاف کریں۔

سائنسدانوں نے نتیجہ اخذ کیا کہ اگر ہم پیاز کے ساتھ سائنسی طریقے سے پیش آئیں، تو آنسو بہانا ماضی کی بات ہو سکتا ہے۔

لہٰذا، شاید اب وقت آ گیا ہے کہ ہم پیاز کو قصوروار ٹھہرانے کے بجائے اپنا چاقو تیز کریں۔

بچوں کو الرجی سے بچانے کے لیے مونگ پھلی کب کھلائی جائے؟

ڈاکٹر وجیہا بیگ

ایک دہائی قبل شائع ہونے والے ایک تحقیقاتی مطالعے نے ثابت کیا تھا کہ نومولود بچوں کو مونگ پھلی یا مونگ پھلی سے بنی مصنوعات کھلانے سے مستقبل میں جان لیوا الرجی ہونے کے خطرے کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اب نئی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اس سفارش پر عمل کرنے سے حقیقت میں بھی کئی بچوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق 2015 امریکہ میں بچوں کو صرف 4 ماہ کی عمر سے مونگ پھلی دینے کی ہدایت دی گئی تھی۔ اس کے بعد پیدائش سے 3 سال کے بچوں میں مونگ پھلی الرجی کی شرح 27 فیصد سے زیادہ کم ہوئی اور 2017 میں سفارشات کو بڑھانے کے بعد یہ 40 فیصد سے زائد ہو گئی۔ تقریباً 40,000 بچے مونگ پھلی الرجی سے بچ گئے، جبکہ آج بھی تقریباً 8 فیصد بچوں کو کسی نہ کسی خوراک سے الرجی ہے۔ جن میں سے 2 فیصد سے زائد کو مونگ پھلی الرجی ہے۔ ڈاکٹر ڈیوڈ ہل الرجی ماہر اور فلاڈیلفیا کے چلڈرن ہسپتال کے محقق کا کہنا ہے کہ ہم آج کہہ سکتے ہیں کہ اس پبلک ہیلتھ اقدام کی وجہ سے اب زیادہ بچے خوراک کی الرجی کا شکار نہیں ہو رہے۔ پرانے وقتوں میں ڈاکٹر بچوں کو مونگ پھلی اور دیگر الرجی پیدا کرنے والی غذائیں 3 سال کی عمر تک دینے سے منع کرتے تھے۔ مگر 2015 میں کنگز کالج لندن کے محقق گیڈین لیک نے "Learning Early About Peanut Allergy (LEAP)" مطالعے کے ذریعے ثابت کیا کہ نومولود بچوں کو مونگ پھلی مصنوعات دینے سے مستقبل میں الرجی کا خطرہ 80 فیصد تک کم ہو سکتا ہے۔ ابتداء میں والدین اور ڈاکٹر دونوں اس نئے طریقے پر عمل کرنے میں ہچکچاتے تھے کیونکہ وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ یہ محفوظ ہے یا نہیں۔ اس وجہ سے 2017 میں توسیع شدہ سفارشات کے باوجود صرف تقریباً 29 فیصد پیڈیاٹریشنز اور 65 فیصد الرجی ماہرین نے اس پر عمل کیا۔ 2021 میں سفارشات میں مزید وضاحت کی گئی کہ بچوں کو 4 سے 6 ماہ کی عمر کے دوران مونگ پھلی

بچوں کا قد بڑھانے میں موثر 5 سبزیاں

ڈاکٹر شمس الحق

کیا آپ ایسے والدین ہیں جو سمجھتے ہیں کہ بچوں کا قد صرف جینیاتی عوامل پر منحصر ہے تو آپ کا یہ تصور بالکل غلط ہے۔ بچوں کا قد صرف جینیات بلکہ نیند، ورزش، طرز زندگی، متوازن غذا اور غذائی اجزاء پر بھی منحصر ہے۔ ہر والدین چاہتے ہیں کہ ان کا بچہ صرف صحت مند ہو بلکہ اس کا قد بھی اچھا ہو، تاکہ وہ خود اعتمادی کے ساتھ زندگی کی دوڑ میں آگے بڑھے اور ترقی کرے۔ اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کے بچے کا قد اس کے ہم عمر بچوں کے مقابلے میں کم ہے تو کچھ خاص سبزیاں ان کی خوراک میں شامل کر کے اس مسئلے کو دور کیا جا سکتا ہے۔ یہ سبزیاں بچوں کی ہڈیوں کو مضبوط کر کے گروتھ ہارمون کو متحرک کرتی ہیں۔

پالک

پالک کیلشیم، آئرن، اور وٹامن اے اور کے سے بھرپور ہوتا ہے، جو ہڈیوں کو مضبوط کرنے اور جسم کے مجموعی نشوونما میں مددگار ہے۔ اسے بچوں کے سوپ، سبزی یا اسموتھی میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

گاجر

گاجر میں موجود وٹامن اے اور بیٹا-کیروٹین ہڈیوں اور بافتوں کی نشوونما کے لیے ضروری ہیں۔ یہ بچوں کے گروتھ ہارمون کے بننے میں بھی معاون ثابت ہوتی ہیں۔ گاجر کو سلاد، جوس یا سبزی کے طور پر بچوں کو دیا جا سکتا ہے۔

بروکولی

بروکولی میں وٹامن سی، کے اور کیلشیم پایا جاتا ہے، جو بچوں کی مدافعتی نظام کے ساتھ ہڈیوں کی مضبوطی اور نشوونما میں مددگار ہے۔ بچوں کو یہ سبزی بھاپ میں پکائی ہوئی یا سوپ میں شامل کر کے دی جا سکتی ہے۔

مٹر

مٹر پروٹین، وٹامنز، اور منرلز کا بہترین ذریعہ ہے، جو پٹھوں اور ہڈیوں کی نشوونما میں مدد کرتے ہیں۔ اسے سبزی یا پراٹھے میں شامل کر کے بچوں کو دیا جا سکتا ہے۔

شکرقندی

شکرقندی میں وٹامن اے، سی، اور فائبر موجود ہوتا ہے، جو بچوں کی مجموعی نشوونما اور مدافعتی نظام کے لیے مفید ہے۔ بچوں کو اسے ابال کر یا بھون کر دیا جا سکتا ہے۔

کولڈ ڈرنکس کا استعمال امراض قلب کا باعث

ڈاکٹر وجیہا بیگ

ہفتہ بھر میں صرف دو سافٹ یا کولڈ ڈرنکس کا استعمال ذیابیطس، ہائی بلڈ پریشر، امراض قلب اور فالج جیسے جان لیوا امراض کا شکار بنانے کے لیے کافی ہے۔ ایک طبی تحقیق کے مطابق محض ایک کولڈ ڈرنک ہی بلڈ پریشر کو بڑھانے کے لیے کافی ہے کیونکہ اس میں چینی کی مقدار دن بھر کی ضروریات کے مقابلے میں 14 گرام زیادہ ہوتی ہے۔ یہ بات تو پہلے ہی سامنے آ چکی ہے کہ یہ بہت زیادہ میٹھے مشروبات طویل المیعاد بنیادوں میں موٹاپے کا باعث بنتے ہیں جو آگے بڑھ کر دیگر سنگین امراض کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ہفتہ بھر میں ان مشروبات کی تھوڑی سی مقدار بھی میٹابولک سینڈروم کا خطرہ بڑھانے کے لیے کافی ہے جو کہ امراض قلب، فالج اور ذیابیطس کا باعث بن سکتا ہے۔ اس تحقیق میں ایسے افراد کا جائزہ لیا گیا جو ہفتہ بھر میں کم از کم 5 کولڈ ڈرنکس پینے کے عادی تھے۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ یہ میٹھے مشروبات انسولین کی سطح پر اثرانداز ہو کر ذیابیطس کا باعث بن سکتے ہیں۔ اسی طرح یہ بلند فشار خون اور خون کی شریانوں میں مسائل کو جنم دیتے ہیں جو آگے بڑھ کر فالج اور امراض قلب یا ہارٹ اٹیک کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ محققین کا کہنا تھا کہ ان مشروبات کا استعمال دنیا بھر میں بہت عام ہو چکا ہے اور یہی وجہ ہے کہ سنگین امراض کسی وبا کی طرح پھیل رہے ہیں، حالانکہ ان سے بچنا بہت آسان ہے۔ انہوں نے کہا کہ تحقیق کے نتائج صاف بتاتے ہیں کہ ان مشروبات یا ڈائٹ مشروبات کا استعمال بھی ذیابیطس، امراض قلب یا فالج کا خطرہ بڑھا سکتے ہیں اور اس حوالے سے لوگوں کے شعور کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

ذیابیطس کنٹرول کرنے کیلئے نیا مشورہ

ڈاکٹر مسرور وانی

[illegible]

برطانیہ میں ذیابیطس کے مریضوں پر سالانہ قومی خزانے سے 9 بلین پونڈ خرچ ہوتے ہیں۔ اب ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ انہوں نے موٹاپے کا شکار 20 لاکھ افراد کو صرف بسکٹ کھانے اور ورزش کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ 40 اور 50 سال کی عمر کے درمیان کے لوگوں کو ایک سوالنامہ دیا گیا اور کہا گیا کہ وہ اسے بھر کر ڈاکٹروں کے پاس لائیں۔ جن لوگوں کو ذیابیطس کا زیادہ خطرہ ہوگا انہیں 435 پونڈ دیئے جائیں گے جو وہ ورزش کی کلاس اٹینڈ کرنے پر صرف کریں گے۔ ٹیکس دہندگان سے اس سلسلے میں اربوں بلین پونڈ وصول کیے جائیں گے۔ ڈاکٹروں نے اس نئی اسکیم پر تنقید کی ہے اور کہا کہ اس سے قیمتی وسائل برباد ہوں گے۔ برطانیہ میں ذیابیطس پر سالانہ 9 بلین پونڈ خرچ ہوتے ہیں۔

ہلدی کے ساتھ شہد استعمال کرنے کے 9 فائدے

دو معروف قدرتی اجزاء، ہلدی اور شہد کا امتزاج صحت کے فوائد میں اضافہ کرے گا.....

شہد اور ہلدی کے آمیزے کے استعمال کے فوائد یہ ہیں:

1۔ شہد اور ہلدی کو ملانے سے ان کی سوزش کی خصوصیات میں اضافہ ہوتا ہے۔

ہلدی اور شہد کا امتزاج بہترین سوزش کے اثرات پیش کرتا ہے۔ ہلدی میں پایا جانے والا مرکب Curcumin سب سے زیادہ مضبوطی سے اینٹی سوزش خصوصیات سے وابستہ ہے۔ یہ اثر شہد کے ساتھ ملا کر بڑھتا ہے۔ جوڑوں کے درد جیسی سوزش کی علامات کو کم کرتا ہے اور جوڑوں کی صحت کو بہتر بناتا ہے۔

2۔ مدافعتی نظام کو فروغ دیں۔

ہلدی میں اینٹی آکسیڈنٹس ہوتے ہیں جو آزاد ریڈیکلز سے لڑتے ہیں اور آکسیڈیٹیو تناؤ کو روکتے ہیں۔ شہد فائدہ مند انزائمز اور غذائی اجزاء فراہم کرتا ہے جو قوت مدافعت کو بڑھانے میں مدد کرتا ہے۔ جب ان کو ملایا جائے تو یہ جسم کے مدافعتی نظام کو بڑھاتے ہیں، انفیکشن اور بیماریوں سے بچنے میں مدد کرتے ہیں، جو سردی اور فلو کے موسم میں بہت فائدہ مند ہے۔

3۔ ہاضمے کے لیے اچھا ہے۔

شہد اور ہلدی نظام انہضام کے لیے بہترین مصنوعات ہیں، جو صفرا کی پیداوار کو بڑھانے اور چکنائی کے عمل انہضام میں مدد فراہم کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ، شہد کا ہلکا جلاب اثر ہوتا ہے، نظام انہضام کو آرام دہ بناتا ہے، اپھارہ کم کرتا ہے، اور غذائی اجزاء کے زیادہ موثر جذب کے لیے فائدہ مند آنتوں کے بیکٹیریا کو بہتر بناتا ہے۔

4۔ چمکدار جلد کے لیے حل

شہد اور ہلدی کا امتزاج جلد کی صحت کو بہتر بنانے میں مدد کرے گا اور اسے چمکدار اور ہموار بنائے گا۔ ہلدی کی اینٹی بیکٹیریل اور اینٹی سوزش خصوصیات ایکنی اور جلن کو کم کرے گی، جبکہ شہد ایک قدرتی موئسچرائزر ہے جو جلد کی پرورش کرتا ہے۔ اس مرکب کو چہرے کے ماسک کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے یا چمکدار، صحت مند جلد کے لیے دونوں فوائد حاصل کرنے کے لیے اوپری طور پر لگایا جا سکتا ہے۔

5۔ بیداری پیدا کرنا

کرکومین خون کے دماغ کی رکاوٹ کو عبور کر سکتا ہے اور دماغ پر مثبت اثر ڈالتا ہے، اور اس کو بڑھانے میں مدد کرتا ہے۔ کرکومین نیوروانفلیمیشن اور آکسیڈیٹیو تناؤ کو روکتا ہے، جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ نیوروڈیجنریٹیو بیماریوں میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ شہد اینٹی آکسیڈنٹس فراہم کرتا ہے، دماغی خلیات کو فری

اتر ریلوے

ٹنڈر نوٹس

[illegible]

ٹنڈر نمبر	کاموں کی تفصیل	تخمینہ لاگت (روپے)	ٹنڈر کی قیمت (روپے)	ٹنڈر ختم تاریخ اور وقت	زر بیعانہ (روپے)	مدت تکمیل	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	ویب سائٹ
2026-27-08	3۔ [illegible] CCB [illegible]	37444909.92 روپے	صفر	30.10.2026 15.00 بجے تک	748900/-	24 ماہ	30.10.2026 15.00 بجے کے بعد	www.ireps.gov.in

Tender Notice No. 230-Elect-TRS-LDH-WC/CCB/2026-27/08
مورخہ: 06.10.2026
3463/2026
صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

اتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

[illegible] www.ireps.gov.in [illegible]

ٹینڈر ٹائپ	بولی سسٹم	ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ	بولی اختتام کی تاریخ/وقت	ای-ٹینڈر کھولنے کی تاریخ اور وقت
کھلا	سنگل پیکٹ سسٹم	06-10-2026	28-10-2026 at 15:00 Hrs	28-10-2026 at 15:30 Hrs.

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1.	02-26-Rolling in Hut-JAT-R	"[illegible] رولنگ [illegible] کی سپلائی، انسٹالیشن اور کمیشننگ"

مشتہر قیمت	بیعانہ کی رقم	آفر کی ویلڈیٹی	مدت تکمیل کام
Rs.23,91,270/-	Rs.47,800/-	60 Days	180 days

ٹینڈر ای الاٹمنٹ نمبر 20427503 پر دستیاب ہے۔ مزید معلومات کیلئے براہِ مہربانی www.ireps.gov.in پر لاگ آن کریں۔
3457/2026
No.582-M/RS/Works/ERW/JAT Date:06-10-2026
گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر 170 & 171-2026-27-ADEN-LDH مورخہ 05-10-2026

[illegible] www.ireps.gov.in [illegible] 26-10-2026 [illegible] 15.00 [illegible] www.ireps.gov.in [illegible] www.ireps.gov.in [illegible]

ٹینڈر ٹائپ	ٹینڈر زمرہ	بولی سسٹم
کھلا	کام	سنگل بولی سسٹم
ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کی تاریخ	ٹینڈر اختتام کی تاریخ اور وقت
01-10-2026	12-10-2026	26-10-2026 / 15.00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1.	170-2026-27 ADEN-LDH	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر / لدھیانہ کے تحت سینئر سیکشن انجینئر / پی-وے / لدھیانہ سیکشن میں مختلف مقامات پر سیس (CESS) کو مضبوط کرنے / مرمت کرنے اور دیگر متفرق کام۔

مشتہر قیمت (روپے)	بیعانہ رقم	آفر کی ویلڈیٹی	مدت تکمیل کام
6931496.50	138630.00	60 دن	10 ماہ

[illegible]

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
2	171-2026-27 ADEN-LDH	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر / لدھیانہ کے تحت سینئر سیکشن انجینئر / پی-وے / نواں شہر سیکشن میں مختلف مقامات پر سیس (CESS) کو مضبوط کرنے / مرمت اور دیگر متفرق کام۔

مشتہر قیمت (روپے)	بیعانہ رقم	آفر کی ویلڈیٹی	مدت تکمیل کام
12186931.99	243700.00	60 دن	08 ماہ

[illegible]

نوٹ: 1۔ ٹینڈر ڈالنے سے پہلے ٹینڈر دہندگان ٹینڈر کے سلسلے میں جاری کئے گئے کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کریں گے۔ 2۔ ہندی میں کسی بھی خامی کیلئے انگریزی ورژن کے مطالعہ کریں اور انگریزی ورژن ہی جائز ہونگے۔
3449/26
گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل بجلی انجینئر / جنرل، شمالی ریلوے فیروز پور کی ذریعہ صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ای-ٹینڈرس (www.ireps.gov.in) طلب کی جاتی ہیں۔ ٹینڈر دہندہ اپنی اصل / ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کر سکتے ہیں۔

ٹینڈر نمبر	کاموں کی تفصیل	تخمینہ لاگت (روپے)	بیعانہ رقم (روپے)	کام کی مدت	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	ویب سائٹ
251-Elect-T-08-R1-2026-27	[illegible] 20000 [illegible] 50000 [illegible] 74 [illegible] 55 [illegible]	Rs. 88,51,499.99/-	Rs. 177000.00/-	06 ماہ	27.10.2026 15:00 بجے کے بعد	www.ireps.gov.in

نمبر: 251، بجلی۔ ٹینڈر نوٹس نمبر 08-R1، بجلی / 2026-27 تاریخ 06.10.2026
3456/26
گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئر، اتر ریلوے فیروز پور [illegible] ٹینڈر نمبر 433-Sig-T-52-26-27 ای-ٹینڈرنگ کے ذریعے مورخہ 29-10-2026 / 15.00 بجے تک https://www.ireps.gov.in ویب سائٹ پر ٹینڈر طلب کیے جاتے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

کام کا نام	S&T کا کام: (1) [illegible] 111، 102 UP & DN [illegible] UP& DN 119 UP [illegible] 180 [illegible] VKADBNK [illegible] 103 [illegible] RCC [illegible] (II) [illegible] ADEN- [illegible] KM 4/13-14 [illegible] LC [illegible] C-7 [illegible] 5mX3.5m [illegible] LHS [illegible] (III) ADEN-L [illegible] VKADBNK [illegible] A-5 [illegible] 5.0x5.0M [illegible] LHS [illegible] (IV) [illegible] 158 [illegible] RCC [illegible] (2) [illegible]

ٹینڈر بند کرنے کی تاریخ اور وقت	29-10-2026 15:00	ٹینڈر کی اپ لوڈ کرنے کی تاریخ اور وقت	05-10-2026 19:14
تخمینی قیمت	10311974.40	[illegible] کی تاریخ (آئی آر ای پی ایس)	15-10-2026
بیعانہ کی رقم (روپے)	206200.00	مدت تکمیل کام	6 Months
نوٹ	[illegible]		

ٹینڈر نوٹس نمبر: 433-Sig-T-52-26-27 مورخہ 06-10-2026 بند ہونے کی تاریخ / وقت: 29-10-2026 کو 15.00 بجے۔
3451/2026
گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

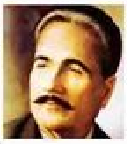

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

روزنامہ
روزنامہ صورت حال
بدھوار ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ۷ اکتوبر ۲۰۲۶

وادی کشمیر کے اثاثے معمولی قیمتوں پر فروخت کیے جانے کا معاملہ

وادی کشمیر صرف پہاڑوں، دریاؤں، جھیلوں اور خوبصورت مناظر کا نام نہیں، بلکہ یہاں کی زمین، جائیدادیں، سرکاری عمارتیں، تجارتی مراکز اور دیگر عوامی اثاثے بھی کشمیری عوام کی ایک قیمتی امانت ہیں۔ یہ اثاثے کسی ایک فرد یا حکومت کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ عوامی وسائل ہیں، جن کی حفاظت اور درست استعمال حکومت اور متعلقہ اداروں کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

بدقسمتی سے وقتاً فوقتاً یہ خدشات سامنے آتے رہے ہیں کہ وادیٔ کشمیر کے بعض قیمتی اثاثوں کو ان کی حقیقی مالیت کے مقابلے میں انتہائی کم قیمتوں پر فروخت یا منتقل کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی سرکاری یا عوامی اثاثے کی نیلامی یا فروخت میں اس کی اصل مارکیٹ ویلیو، مستقبل کی اہمیت اور عوامی مفاد کو نظرانداز کیا جائے تو یہ محض ایک مالی معاملہ نہیں رہتا بلکہ عوامی اعتماد کا مسئلہ بن جاتا ہے۔

حکومت کو چاہیے کہ کسی بھی قیمتی اثاثے کی فروخت سے قبل مکمل شفافیت اختیار کرے۔ زمین یا جائیداد کی موجودہ مارکیٹ ویلیو کا آزادانہ تخمینہ لگایا جائے، نیلامی کے عمل کو عوام کے سامنے واضح کیا جائے اور یہ بتایا جائے کہ متعلقہ اثاثہ کس بنیاد پر فروخت کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی اثاثے کی قیمت واقعی کم مقرر کی گئی ہے تو اس کی ذمہ داری طے ہونی چاہیے اور عوام کو اس بارے میں مکمل معلومات فراہم کی جانی چاہئیں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ سیاسی جماعتیں، عوامی نمائندے، سول سوسائٹی اور صحافتی ادارے عوامی اثاثوں کے معاملات پر خاموش نہ رہیں۔ اختلاف رائے اپنی جگہ، لیکن جب معاملہ عوامی ملکیت اور آنے والی نسلوں کے مستقبل کا ہو تو اجتماعی طور پر سوال اٹھانا ہر ذمہ دار شہری کا حق ہے۔

عوام کو بھی چاہیے کہ وہ محض تماشائی بن کر نہ رہیں۔ اگر کسی عوامی اثاثے کی قیمت، طریقۂ فروخت یا نیلامی کے عمل پر سوالات موجود ہیں تو متعلقہ اداروں سے جواب طلب کیا جائے اور تمام معاملات کو قانونی اور جمہوری طریقے سے سامنے لایا جائے۔

کشمیر کے اثاثے آج اگر معمولی قیمت پر فروخت کر دیے گئے تو کل ان کی واپسی ممکن نہیں ہوگی۔ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں، لیکن عوامی اثاثے نسلوں کی ملکیت ہوتے ہیں۔ اس لیے کسی بھی فیصلے میں وقتی مالی فائدے کے بجائے طویل مدتی عوامی مفاد کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ وادیٔ کشمیر کے تمام بڑے عوامی اور سرکاری اثاثوں کی شفاف فہرست، ان کی موجودہ مارکیٹ ویلیو اور ان سے متعلق کسی بھی فروخت یا منتقلی کی تفصیلات عوام کے سامنے لائی جائیں۔ شفافیت ہی وہ راستہ ہے جس سے شکوک و شبہات ختم اور عوام کا اعتماد بحال ہو سکتا ہے۔ عوامی اثاثے کسی حکومت کی ذاتی ملکیت نہیں ہوتے؛ یہ آنے والی نسلوں کی امانت ہیں۔ اس امانت کی حفاظت کرنا حکومت، سیاسی جماعتوں اور عوام سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

پرینکا گاندھی کو آپ کتنا جانتے ہیں؟

رشید قدوائی

بتایا جا رہا ہے کہ پرینکا نے ایک کتاب اور مکمل کر لی ہے۔ ان کی ذاتی زندگی اور سیاست سے متعلق اس کتاب کا عنوان فی الحال Against Outrage دیا گیا ہے۔

[illegible] (آپ سب کانگریس کو ہی ووٹ دیجئے)۔ پرینکا گاندھی نے صرف اتنا ہی کہا تھا کہ بھیڑ [illegible] مانا جاتا ہے کہ سری پیرمبدور سے سونیا کے سیاسی سفر کا آغاز ہوا اور 11 جنوری 1998 کا منچ تو پرینکا نے لوٹ لیا۔ لال اور نارنگی رنگ کی ساڑی پہنے پرینکا بہت کھلی کھلی لگ رہی تھیں اور سونیا کی ہری و سرمئی رنگ کی ساڑی ان کے آگے پھیکی پڑ گئی۔ بھیڑ کو دیکھ سونیا نروس اور گھبرائی ہوئی سی تھیں لیکن پرینکا پوری طرح خود اعتماد اور پرجوش تھیں۔ اس سے ایک بار کے کانگریس کارکنان میں جوش کی لہر دوڑ گئی کہ اب بھیڑ کھینچنے والے رہنما ان کے پاس تھے۔

ایک دور میں کانگریس نے فوراً اعلان کر دیا کہ اب کانگریس کو اگلے پچاس سال تک لیڈرشپ کی دقت نہیں آئے گی۔ بیس سال تک سونیا سنبھال لیں گی اور ان کے بعد ہمارے پاس پرینکا ہے ہی۔ بیس سال بعد اب اس کانگریس کی بات بھی اشارہ ثابت ہو رہی ہے۔ سنہ 2004، 2009 میں سونیا نے کانگریس کو شاندار کامیابی دلائی۔ اب وراثت سنبھالنے کے لیے پرینکا اور راہل گاندھی تیار ہیں۔

اکتوبر 1984 میں اندرا گاندھی کے بہیمانہ قتل کے بعد حفاظت کے خطرے کے پیش نظر پرینکا اور راہل کا اسکول جانا بند کروا دیا گیا۔ جب راہل دہلی کے [illegible] تو پرینکا اس سے ملحقہ کانونٹ آف جیسس اینڈ میری میں زیر تعلیم تھیں۔ سنہ 31 اکتوبر 1984 ان دونوں کا اسکول میں آخری دن رہا۔ راجیو گاندھی کی وزارت عظمیٰ کے دوران بچے گھر میں ہی محصور رہے۔ پرائیویٹ ٹیوٹر انہیں پڑھانے آتے مگر ٹیوشن کتنی ہی بہتر کیوں نہ ہو، اسکول کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ البتہ اسی ٹیوشن کی مدد سے پرینکا نے جیسس اینڈ میری کالج میں میرٹ حاصل کی جبکہ راہل کو سینٹ اسٹیفنز کالج میں اسپورٹس کوٹے کا سہارا لینا پڑا۔

نوعمری میں پرینکا کا سابقہ عاشقی یا شادی کے کئی دعوے داروں سے پڑا۔ جو وابستہ مشہور خاندانوں سے تھے۔ مگر [illegible] امیدوار [illegible] ظاہر ہے پرینکا نے ان میں سے کسی کو بھی قابل اعتنا نہیں جانا۔ انہیں بہت غصہ آیا جب ایک مرکزی وزیر کے بیٹے نے ان کی دوستی کو معاشقے کی شکل دینے کی کوشش کی اور بات شادی تک پہنچائی جانے لگی حتی کہ پرینکا نے ان سے قطع تعلق کر لیا۔ مذکورہ وزیر نے بعد میں بھاجپا جوائن کر لیا۔ رابرٹ واڈرا کے ساتھ ان کی شادی والے دن 10 جن پتھ پر دو [illegible] پہنچ گئے۔ ان میں سے ایک نے تو پرینکا کو رابرٹ واڈرا کے ساتھ شادی کرنے سے روکنے کے لیے عدالت میں عرضی بھی داخل کی تھی۔

حیرت انگیز طور پر عدالت نے ان کی عرضی بالکل خارج نہیں کی۔ دماغی خلل [illegible] اسی طرح کا دعویٰ [illegible] کر چکا تھا۔ پرینکا [illegible] یونیورسٹی کا ایک [illegible] تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ [illegible] دور میں دہلی کے ایک پولیس اسٹیشن میں طلب [illegible] کی گئی۔ [illegible] پرینکا نے جب بطور شریک زندگی رابرٹ واڈرا کا انتخاب کیا تو لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی۔ دہلی سے قریب 150 کلو میٹر دور واقع مرادآباد کے متمول و صاحب ثروت پیتل کے کاروباری خاندان سے تعلق رکھنے والے واڈرا کو پرینکا سے نام جڑنے سے قبل تک کوئی جانتا تک نہیں تھا۔

پرینکا کی تقریب شادی باوقار تھی۔ 18 فروری 1997 کی صبح گاندھی، واڈرا خاندان کے قریبی رشتے داروں کی موجودگی میں شادی کی رسومات ادا کی گئیں۔ شام کو واڈرا کے نیو فرینڈس کالونی (دہلی) والے گھر سے 20 کاروں پر مشتمل بارات آئی۔ سونیا، راہل، کیپٹن [illegible] نے شہنائی کی دھن پر [illegible] مہمانوں کا استقبال کیا۔ خاندانی پروہت [illegible] نے مذہبی رسومات ادا کرائیں اور راہل نے دلہن کا کنیادان کیا۔ گلابی بارڈر والی اندرا گاندھی کی پسندیدہ سلک کھادی ساڑی میں سونے کے زیورات اور پھول پہنے پرینکا نے ایک قیمتی چنری والی ساڑی پہنی تھی [illegible] خوبصورت لگ رہی تھیں۔ برگنڈی اور گولڈ قیمتی سلک کی ساڑی میں سونیا [illegible]۔ راہل نے کوئی لمبا جیکٹ پر گلابی صافہ باندھا تھا۔

دونوں خاندانوں نے بہت محدود مہمان بلائے تھے جس کے تذکرے ہوتے رہے۔ کانگریس کے بہت سے جغادری نیتاؤں کو شادی میں نہیں بلایا گیا تھا اور اس میں بلائے جانے کو وقار کی نشانی مانا گیا۔ سیتا رام کیسری، بی کے نہرو، محمد یونس، کیپٹن ستیش شرما، فیروز ورون گاندھی، امیتابھ بچن، سونیا کی بہنیں، واڈرا خاندان، جمہوریت کے بڑے قریبی شخصیات دعوت میں موجود تھیں۔ [illegible] ہوٹل کے باورچیوں نے کشمیری، مغلئی، کانٹی نینٹل کھانے تیار کیے تھے۔ اگلے دن واڈرا خاندان کی جانب سے دعوت کا انتظام [illegible] ہوٹل میں کیا گیا۔ اس میں [illegible] پرینکا نے [illegible] معروف ڈیزائنر [illegible] کا ڈیزائن کیا [illegible] بلیک کلاسک سوٹ پہنا تھا۔

سیاست کے علاوہ پرینکا گاندھی کو ویڈیوگرافی، فوٹوگرافی، وائلڈ لائف تصنیف و تالیف سے بھی دلچسپی ہے۔ ان کے ساتھ ہی وہ بچوں کو بھی ایک مشفق ماں کی طرح پیار لاڈ و دلار دیتی ہیں۔ خاص دوست [illegible] کے ساتھ مل کر انہوں نے کتابی شکل میں [illegible] (اشاعت [illegible] سنہ 2011) وائلڈ لائف سے پرینکا کے بے پناہ لگاؤ کا ثبوت ہے۔ ان کی یادداشتوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ شیر چیتوں جیسی مخلوقات سے لگاؤ انہیں اپنے والد راجیو گاندھی اور دادی اندرا گاندھی سے وراثت میں ملا ہے۔

بتایا جا رہا ہے کہ پرینکا نے ایک کتاب اور مکمل کر لی ہے۔ ان کی ذاتی زندگی اور سیاست سے متعلق اس کتاب کا عنوان فی الحال Against Outrage دیا گیا ہے۔ اسے ملک کا موقر اشاعتی ادارہ پینگوئن رینڈم ہاؤس شائع کرنے جا رہا ہے۔ مذکورہ کتاب کوئی 300 صفحات کی ہوگی۔ اسے اپریل مئی 2019 سے پہلے یعنی مارچ میں شائع کیا جا سکتا ہے۔

ٹکنالوجی ٹرانسفر کی قیمت کو جوڑیں تو یو پی اے کا رافیل معاہدہ این ڈی اے سے کہیں سستا پڑتا ہے

ایم کے وینو

رافیل معاہدے میں ٹکنالوجی ٹرانسفر سے قیمت میں آئے فرق، ہندوستان کے لئے خاص طور پر کی جانے والی تبدیلیوں اور یورو فائٹر کی تجویز سے جڑے سوال اب بھی باقی ہیں۔

رافیل فائٹر جیٹ سودے کو لے کر ایک اہم سوال کا ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا ہے۔ اس سوال کو این رام کے ذریعے حال ہی میں دی ہندو میں کئے گئے انکشاف میں بالواسطہ طریقے سے اٹھایا گیا تھا۔ تکنیک منتقلی (ٹکنالوجی ٹرانسفر) یو پی اے حکومت کے دوران 126 طیارے کے لئے کئے گئے معاہدے کا ضروری حصہ تھا۔ ٹکنالوجی ٹرانسفر کے لئے ہندوستان کافی قیمت چکاتا۔ تکنیک حاصل کرنا اور اس کی ہندوستانیت (indigenisation) مفت میں نہیں ہوتی۔ اس کے لئے کافی قیمت چکانی پڑتی ہے۔ اس لئے یو پی اے کے دوران جو 126 جنگی طیارے خریدے جانے کی پیشکش تھی، ان کے لئے چکائی جانی والی قیمت میں ٹکنالوجی ٹرانسفر کے لئے ادا کی جانے والی قیمت بھی شامل تھی۔

یہ قیمت فرانس سے اڑنے کو تیار حالت میں آنے والے 18 رافیل جیٹ کی قیمت میں مناسب طریقے سے جوڑی گئی ہوگی۔ لیکن این ڈی اے کے ذریعے اڑنے کو تیار حالت میں خریدے گئے 36 رافیل جیٹ کی قیمت میں ٹکنالوجی ٹرانسفر کی قیمت شامل نہیں ہے۔ اس لئے جب ہم این ڈی اے کے ذریعے معاہدہ کئے گئے 36 جیٹوں کی قیمت کے مقابلے میں یو پی اے کے معاہدہ میں اڑنے کو تیار حالت میں آنے والے 18 جیٹوں سے کرتے ہیں تو یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ 18 رافیل جیٹوں میں جڑی ٹکنالوجی ٹرانسفر کی قیمت کو گھٹا کر حساب کیا جائے۔

ایسا کرنے پر یو پی اے کے دور کے معاہدے کے فی ایئر کرافٹ قیمت میں بھاری کمی آئے گی۔ یہ حساب کسی نے نہیں لگایا ہے۔ کم سے کم باقاعدہ حکومت نے تو نہیں ہی کی ہے، جو معاہدے کے ان پہلوؤں کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگر یو پی اے دور کے معاہدے میں سے ٹکنالوجی ٹرانسفر کی قیمت کو ہٹا دیا جائے تو 18 جیٹوں کی قیمت این ڈی اے کے ذریعے فی ایئر کرافٹ چکائی جانے والی قیمت سے کافی سستی ٹھہر لی جائے۔ قیمت میں فرق کا یہ پہلو۔ جو کافی اچھا خاصا فرق ہے۔ ابھی بھی پردے میں چھپا ہوا ہے۔

یو پی اے اور این ڈی اے کے معاہدے میں فی ایئر کرافٹ قیمت میں فرق اصل میں دی ہندو کی جانچ میں نکالے گئے 14 فیصد کے نتیجے سے کافی زیادہ ٹھہرے گی۔ دفاعی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اگر یو پی اے کے معاہدے میں سے ٹکنالوجی ٹرانسفر کی قیمت کو ہٹا دیا جائے تو این ڈی اے کا فی ایئر کرافٹ معاہدہ اور بھی زیادہ مہنگا ٹھہرے گا۔ ڈیفنس اکاؤنٹس کے سابق سکریٹری سدھانشو موہنتی کا کہنا ہے ٹکنالوجی ٹرانسفر کی لاگت اچھی خاصی ہوتی ہے، کیونکہ مقامی مینوفیکچررز کو ٹکنالوجی ٹرانسفر میں مدد کرنے کے لئے غیر ملکی مینوفیکچرنگ کمپنیوں کی پوری ٹیم کچھ سال گزارتی ہے۔ رافیل کے معاملے میں ہندوستان کے لئے خاص طور پر کئے جانے والے این ہانس مینٹ کو وہیں بنانے میں کافی خرچ آتا۔

غور طلب ہے کہ موہنتی نے 2016 میں سبکدوش ہونے سے پہلے معاہدے کی لاگت والے پہلو کی تفتیش کی تھی۔ دی ہندو کے مضمون میں یہ بات بھی اٹھائی گئی تھی کہ کیسے رافیل کے حریف بولی لگانے والے یورو فائٹر نے این ڈی اے حکومت کے سامنے جو نئی پیشکش کی تھی، وہ 20 فیصد سستی تھی۔ آپ کو اس بات کا دھیان رکھنا ہوگا کہ سستی شرح کی اس پیشکش میں تکنیک کی منتقلی بھی شامل تھی کیونکہ یہ تجویز یو پی اے کے 126 جنگی طیارے کے معاہدے کے تناظر میں دی گئی تھی۔

موہنتی کا کہنا ہے کہ اور کچھ نہیں تو حکومت یورو فائٹر کی پیشکش کا استعمال رافیل سے قیمتوں کو اور کم کرانے کے لئے کر سکتی تھی۔ اس لئے جب مودی نے تکنیک کی منتقلی کے پہلو کو ہٹانے کے لئے تیار حالت میں آنے والے 36 جنگی طیارے خریدنے کے نئے معاہدے سے بنانے کا فیصلہ کیا تو یہ پوچھنا وزیر اعظم دفتر (پی ایم او) کا فرض بنتا تھا کہ ٹکنالوجی ٹرانسفر کے بغیر اسی ساخت والے جنگی طیارے کی قیمت یورو فائٹر کے ذریعے کتنی لگائی جاتی؟

لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ اس لئے فطری طور پر، قابل اعتماد اعداد و شمار اور اطلاع کی غیر موجودگی میں، ٹکنالوجی ٹرانسفر کی قیمت کے ساتھ یا اس کے بنا، رافیل جیٹ کی قیمت میں موازنہ کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ دی ہندو کا مضمون، رافیل کے ذریعے خاص طور پر فرانس کے ذریعے تیار کئے جا رہے ہندوستان کی مانگ کے مطابق کئے جانے والے 13 خاص این ہانس مینٹ کے لئے چکائی جانے والی قیمت کے سوال کو بھی اٹھاتا ہے، جس کی لاگت 3.1 ارب یورو ٹھہرتی ہے۔

ایک صورت میں 3.1 ارب یورو کو 36 حصوں تقسیم کیا گیا ہے اور یو پی اے کے معاہدے میں اس کو 126 ایئر کرافٹ کے ساتھ ہی بعد کے مرحلے میں پیچھے سے خریدے جانے والے (فالو-آن) 50 اور ایئر کرافٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ قیمت میں اس فرق پر بھی تقریباً کوئی وضاحت نہیں آئی ہے کیونکہ این ڈی اے حکومت نے فالو آن معاہدہ کو ہٹا دیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ بعد میں کی جانے والی کسی خرید کے لئے ہندوستان اپنی مانگ کے حساب سے کئے جانے والے این ہانس مینٹ کے لئے، یو پی اے کے معاہدے کے مقابلے میں کہیں زیادہ قیمت چکائے گی۔

یہاں ایک اہم سوال اٹھتا ہے۔ اگر کل رافیل وزارت دفاع کے ذریعے ایم آر سی اے جنگی طیارے کے لئے منگائے گئے ٹینڈر میں حصہ لیتا ہے، تو کیا ہندوستان اپنے لئے کئے جانے والے خاص این ہانس مینٹ کے لئے فی طیارے-126 کی جگہ 36 کے معاہدے پر مبنی-زیادہ اونچی مستحکم قیمت چکائے گا؟ یہ پریشان کرنے والے سوالات ہیں، جو اس معاہدے کو ضرورت سے زیادہ دھندلا پن کو دیکھتے ہوئے بنے رہیں گے۔

ایک حساب سے، مستقبل میں رافیل ایم ایم آر سی اے کے دیگر بولی لگانے والے کے اوپر صاف فائدے کی صورت میں ہے کیونکہ یہ پہلے ہی ہندوستان کے لئے اس کے حساب سے خاص این ہانس مینٹ کی تعمیر کر چکا ہے۔ وہ پہلے ہی ہندوستان کی ضرورت کے حساب سے کئے جانے والے این ہانس مینٹ پر کام کر رہا ہے اور اس کے لئے ضروری بنیادی ڈھانچے کی ترقی کر رہا ہے۔ موہنتی کا کہنا ہے کہ اگر ان تکنیک کو ہندوستان میں ایچ اے ایل کے ساتھ مل کر ترقی یافتہ کیا جاتا ہے تو یہ کافی بہتر ہوتا۔ اس سے مستقبل میں ہندوستان کی قومی سلامتی کو اصل میں مضبوطی ملتی۔

* * *

یہاں ایک اہم سوال اٹھتا ہے۔ اگر کل رافیل وزارت دفاع کے ذریعے ایم آر سی اے جنگی طیارے کے لئے منگائے گئے ٹینڈر میں حصہ لیتا ہے تو کیا ہندوستان اپنے لئے کئے جانے والے خاص این ہانس مینٹ کے لئے فی طیارے-126 کی جگہ 36 کے معاہدے پر مبنی-زیادہ اونچی مستحکم قیمت چکائے گا؟ یہ پریشان کرنے والے سوالات ہیں، جو اس معاہدے کو ضرورت سے زیادہ دھندلا پن کو دیکھتے ہوئے بنے رہیں گے۔

مرغ ماہی

یوسف تکانی

آدمی کا پیٹ آدمی کے جسم کا سب سے طاقتور حصہ ہے۔ آدمی کا دل و دماغ اس کی گویائی اور سماعت اور اس کا ضمیر سب پیٹ کی رعیت ہیں۔ دنیا کے آدھے سے زیادہ جرائم کی بنیاد بھی پیٹ ہے۔

فلسفہ اور منطق جیسے علوم کے علاوہ ادب اور شاعری بھی در اصل شکم ہی کی پیداوار ہے۔

آدمی کے اس پیٹ کے دیگر احوال یہ ہیں کہ یہ ہر قسم کے جانوروں، پرندوں، پھلوں اور ترکاریوں کا گودام ہے۔ ان اشیائے خوردنی میں یوں تو سبھی چیزیں آدمی کو بھاتی ہیں لیکن ان میں مرغ و ماہی اس کے بڑے شوق کی چیزیں ہیں اور آدمی کی مرغوب کیوں نہ ہوں ان دو چیزوں کے دیدار ہی پر نہیں ان کے ذکر پر بھی اس کی رال ضرور ٹپکتی ہے۔ ان دونوں میں مچھلی کو بطور غذا فوقیت حاصل ہے کیونکہ یہ ہمیشہ نہائی دھوئی رہتی ہیں جب کہ مرغ اتنا صفائی پسند نہیں ہوتا۔

مچھلیاں عادات و اطوار کے اعتبار سے بھی مضبوط کیریکٹر کی حامل مانی گئی ہیں۔

ان کے متعلق ایسی ویسی باتیں کبھی سننے میں نہیں آئیں۔ اس کے برخلاف مرغ (یہ عام طور پر واحد ہی ہوتا ہے) اور مرغیوں کی بے تکلفی بلکہ بے حجابی عام بات ہے۔ سچ پوچھا جائے تو اب صرف مچھلیاں ہی قدیم مشرقی تہذیب کی نام لیوا رہ گئی ہیں۔

ان کی اسی خوبی اور اس خوبی کے علاوہ دیگر اوصاف حمیدہ کی بنا پر مچھلیوں کو جل ترکاری مانا گیا ہے (جل یعنی پانی تو وہ ہوتی ہی ہیں) ترکاری بھی معصوم ہوتی ہے اور اس صنف میں شامل کیے جانے کی وجہ سے ترکاری خور لوگوں کے حلقے میں بھی مچھلی بے حد مقبول ہے۔ بلکہ ساحلی علاقے کے لوگ اسی ایک زندہ اور فعال ترکاری کے شیدائی ہیں اور وہ ساحلوں میں یہ جو پسند کرتے ہیں لیکن مچھلیوں سے دور نہیں رہ سکتے۔

مچھلی اپنی شہرت کا خود انتظام کر لیتی ہے۔ وہ کسی میڈیا کی مدد لیے بغیر دور دور تک اپنی خوشبو پھیلاتی ہے۔ اس کی خوشبو سونگھ کر پڑوس میں لوگ کف افسوس ملتے ہیں کہ ہم نے کیوں اپنے اچھے پڑوسیوں سے تعلقات بگاڑ لیے۔

ہمارے تعلقات خوشگوار ہوتے تو ہم صرف اس خوشبو کے نہیں مصدر خوشبو کے بھی حق دار ہوتے۔ مرغ پر مچھلی کی فوقیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مچھلی سے نمٹنے کے لیے کبھی دانت کھٹے نہیں ہونے پڑتے۔

اس لحاظ سے مرغ کافی مہنگا پڑتا ہے۔ اہل زبان لوگ مچھلی ہی کو پسند کرتے ہیں۔ مرغ کے ساتھ ایک دقت یہ بھی ہے کہ ڈش سے مرغ کی ٹانگ نکل جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محفل کی شمع بجھ گئی ہو۔ لیکن مچھلی کسی قسم کا غم انگیز ماحول نہیں پیدا کرتی۔ اس کا ہر حصہ بہت افضل ہوتا ہے۔ مرغ میں چوں کہ ہڈیاں ہوتی ہیں مچھلی میں کانٹے ضرور ہوتے ہیں لیکن کانٹے تو گلاب کی شاخ میں بھی ہوتے ہیں اور یوں بھی مچھلی بوقت طعام آپ کی پوری توجہ چاہتی ہے۔ اسے کھاتے وقت اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ ویسے اعلیٰ ذات کی مچھلیاں بھی ہوتی ہیں جن میں کانٹے نہیں ہوتے۔ یہ مچھلیاں اعلیٰ ذات کے آدمیوں سے بہتر ہوتی ہیں۔ یہ کوئی ضرر نہیں پہنچاتیں۔

مچھلیاں اور شاعروں کو صرف ایک ہی مچھلی کھانی چاہئے شاعروں کو یہ کہ اگر مچھلی کا کوئی معقول کانٹا ان کے حلق میں پھنس گیا تو وہ کس محفل میں اپنا کلام پیش کریں گے۔ مچھلیوں کے اوصاف کی فہرست میں ایثار اور قربانی کے جذبات بھی شامل ہیں۔ مچھلیاں غیر معمولی حد تک جاں نثار ہوتی ہیں اس لیے ہر چھوٹی مچھلی بڑی مچھلی کی غذا کے کام آتی ہے (مرغوں میں یہ وصف سرے سے معدوم ہوتا ہے وہ بیچارے خود غرض ہوتے ہیں)

مچھلیاں ہمیشہ پانی پیتی ہیں لیکن مرغ عام طور پر صرف ذبح ہوتے وقت پانی پیتے ہیں۔ زندگی میں کبھی پیتے ہوں گے لیکن ان کی زیادہ توجہ کھانے ہی کی طرف ہوتی ہے۔ مچھلیاں پانی کے ذائقے کی بھی پروا نہیں کرتیں۔ وہ پانی سے اطمینان محسوس کرتی ہیں۔ پانی میٹھا ہو یا کھارا وہ کسی بھی پانی کے ساتھ گزارا کر لیتی ہیں۔

شرافت کی نشانی ہے اور مرغیاں ہیں کہ کمبخت پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں چکھتیں۔ شاید وہ جانتی ہیں کہ صحت پانی سے صرف غرارہ کیا جاتا ہے۔ مچھلی بہت خاموش اور پرسکون شخص ہوتی ہے۔ بولتی ہی نہیں۔ جاتی ہے اس خاندانے میں کسی کی آواز نہیں جاتی ہے وہ اس کی نی جائے گی۔ مرغیاں اس معاملے میں داد و بیداد سے بے نیاز ہوتی ہیں۔ بولے چلی جاتی ہیں۔

جس گھر میں مرغیاں موجود ہوں اس گھر میں شور کے لیے بچوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مرغیوں کے شور سے بچنے کے لیے لوگ فلمی گانوں کے ریکارڈ اور لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کرتے ہیں۔ مرغیاں دوپہر کے وقت خاص طور پر بہت بولتی ہیں اور بولتی ہیں۔ کسی کو قیلولہ نہیں کرنے دیتیں۔

مچھلی کی برتری اس سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ مچھلی کا شکار ایک معزز مشغلہ ہے جب کہ مرغ کو پکڑنا شکار نہیں سمجھا جاتا۔ اس کی حیثیت دلی بروری کی ہے۔ شرفاء مچھلی کے شکار میں اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ کوئی مچھلی جلد نہ پھنسے۔ ان میں سے زیادہ شریف لوگ تو شام کے وقت خالی ہاتھ لوٹنا پسند کرتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے وہ مچھلیاں بازار سے خرید لیتے ہیں۔ یہ گھر میں داخل ہونے کا اجازت نامہ ہوتا ہے۔

صوری اعتبار سے بھی مرغیوں کے مقابلے میں مچھلیاں زیادہ قابل دید ہوتی ہیں۔ ان کی طرف نظر بھر کر دیکھا جا سکتا ہے۔ مرغیاں حسن و جمال سے محروم ہوتی ہیں اور دیکھنے میں بھی غذا ہی دکھائی دیتی ہیں۔ مرغیاں اور مچھلیاں دونوں پالی جاتی ہیں لیکن دل صرف مچھلیوں سے بہلتا ہے کیونکہ پالی جانے والی مچھلیاں تو اور بھی سہ جہتی ہوتی ہیں۔ یہ کہنا تو غلط ہوگا کہ خوب صورتی ان پر ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن ان میں سے چند واقعی حسن والی ہوتی ہیں۔ قدرت نے ان مچھلیوں کے لیے نہایت بیش قیمت رنگ استعمال کیے ہیں۔

اور ان کے کئی دیدہ زیب ڈیزائن بنائے ہیں۔ ان کے برعکس ساری کی ساری مرغیاں ایک سی دکھائی دیتی ہیں اور ان میں سے بیشتر تو صرف بھرتی کی ہوتی ہیں۔ لیکن مرغیوں میں یہ خوبی ضرور ہوتی ہے کہ یہ سب پدرانہ طریقے سے متعلق رہتی ہیں اور ان میں پولٹری جانی نہیں ہوتیں۔ یہ اپنی رہائش کے معاملے میں بہت قناعت پسند ہوتی ہیں۔ انہیں شیشے کا گھر نہیں چاہئے۔ یہ بے چاری جہاں چار یا زیادہ سے زیادہ دو دو کے پرو گھنٹوں سے بچے ہوئے ڈربوں پر اکتفا کر لیتی ہیں۔ رہائش کے علاوہ غذا کے حلقے میں بھی مچھلیوں کے مطالبات بہت ہیں جو سب کے سب پورے کرنے پڑتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ بے مروتی ہیں۔

لذت کام و دہن کے علاوہ مرغیاں اہل دانش کے غور و فکر کا بھی مرکز رہی ہیں اور مفکرین ہمیشہ اس فکر میں مبتلا ہے کہ مرغی پہلے پیدا

میری بیگم کے ساتھ یہ ہوا تو خیال آیا

میاں جمشید

میری بیگم کا ایک ٹریننگ سیشن اس اسکول میں ہوا تھا جہاں سے میں نے اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی۔ سو خوشی خوشی انہیں وہاں چھوڑنے گیا کہ چلو ذرا گزرے بچپن کی دور کی یادیں تازہ ہو جائیں گی۔ بیگم بمعہ بچوں کے بعد بیگم صاحب اسکول گیٹ کے اندر کی جانب بیٹھے سکیورٹی والوں نے اندر جانے کا کہا اور ہاتھ سے "ہوئے" کا اشارہ کرتے مجھے واپس جانے کا کہا۔

میں اس تمام دورانیے میں مشاہدہ کر رہا تھا کہ ان سکیورٹی والوں کے پاس جو بڑی عمر کے اساتذہ کا گزر ہوا تو عجب سنگ رہا تھا۔ اس کی نظریں میری بیگم کی انٹری کے پروسس اور اس کے ہال تک جانے تک ان پر مستقل جمی رہی تھیں۔ ان میں سے ایک عمر رسیدہ بچہ بھی شامل تھے جو اب بزرگی کے قریب ہی تھے۔ مجھے ذہن میں خیال آیا کہ کیا ان سب کا ایسا کرنا فطری ہوتا ہے؟ اپنے خواتین پر مستقل نظریں جمائے رکھنا اور تک ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہنا کیا عام سی بات ہوتی ہے؟ کیا خواتین ان سب کو واقعی سمجھتی ہیں؟ کیا یہ سب رومن کی باتیں ہیں یا کوئی فرق نہیں پڑتا کہ صرف دیکھا ہی تو جاتا ہے؟

لیکن بات تک نہیں کہ میری واقف ساتھ وہاں جاتا تو ہی مجھے خیال آ رہا ہے۔ ہاں ویسے یہ بھی ہے کہ جب اپنی ماں، بیوی، بہن یا بیٹی ساتھ ہوتا ہے تو زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ مگر یہ نہیں تو کوئی کم عمر تو جوان گھورتے رہا ہوتا تک اپنی نظریں جما کر رکھتا ہے تو سمجھ آتی ہے کہ اس کی عمر ابھی شرارت کی ہے مگر جب کوئی بڑی عمر کا، جو بال بچوں والا ہو ایسا کرے تو بندہ کس کو قصور وار ٹھہرائے۔ خاص کر جب کوئی استاد ہو یا کسی بھی ادارے میں سینئر پوزیشن کا حامل فرد ایسی غیر اخلاقی عادتوں سے چھٹکارا حاصل نہ کر سکے تو اس کا کیا حل ہے؟ "چھوڑیں جی یہ ہوتا ہی ہے آپ پریشان کیوں ہوتے ہیں" یہ مجھے دو مزید دوستی باتیں ان کے لیے کیا کہ اپنے کام میں مگن جاتے ہیں تو کافی ہے کیا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مشکلات دیکھی جاتی ہیں وہ صاحب کسی ایسے ہی شخص کی کیا کر سکتے ہیں۔

میں ہمیشہ ان تمام خواتین کو واقعی داد دیتا ہوں جو عمر کا لحاظ کرتے ہوئے یہ سب سہہ جاتی ہیں۔ مگر یہ بھی المیہ ہے کہ مردوں کے اس معاشرے میں جو بول بھی پڑے اور پھر متوقع ہو بھی جائے تو وہ عورت بعد میں زیادہ مرکز نگاہ بن جاتی ہے۔ "اچھا یہ ہیں وہ جنہوں نے بڑی ہمت کی، لڑکی دیکھی ہیں" اور پتا نہیں کیا کیا۔ ایسی باتوں کے ہتھکنڈے کی وجہ سے چپ سادھ لی جاتی ہے۔ جیسے بازی کو چھوڑیے صاحب، صرف مردانہ جنسی نظروں والی نگاہ میں خواتین کا دفاتر میں کام کرنا، چلنا پھرنا، پبلک اسٹیشن، عمومی بازار، دکان یا پبلک ٹرانسپورٹ پر یہ سب سہنا کتنی میں اتنا آسان نہیں جتنا ایسے میرا یہاں ایک مضمون میں لکھ دینا۔

مجھے جو ابھی تک عجیب پا رہا لگا ہے وہ یہ ہے کہ جو کوئی عام کشیدہ یا بیچ کوئی دکان والا، یا کوئی آتا جاتا ہمیں ایسی نگاہوں سے دیکھتے ہیں جو ان کا کسی تعلیم تربیت کی بات ہے۔ مگر کوئی پڑھا لکھا ہو یا کوئی دوست، استاد یا کولیگ، ایسا سب کرے تو کیوں کرے کیسے؟ کیا جنس سے ماورا کیوں ہے؟ کیا جسم محسوس تو کیوں ایسی کمی ہے؟ سب جنسی کی کمی ہے یہ شاید یہ ان ہے؟ مطلب کہ کیا یہ سب نارمل ہوتا ہے؟ فطری ہوتا ہے؟ کیا ہم اس پر قابو نہیں کر سکتے؟

اچھا خیر چھوڑیے، اب بہت لمبی بات ہوگی۔ کبھی تو کچھ سمجھ میں آ ہی جائے گا۔ کبھی تو ہم مرد خود کو بدل ہی لیں گے۔ کبھی تو ہوگا کہ ہم مردوں کی موجودگی اور ہماری نظروں سے خواتین خود کو محفوظ محسوس کریں گی۔ کبھی تو کوئی حل نکلے گا۔

آپ کو شاید مجھے بھی بتائیے گا۔

ابھی میں ذرا اپنے ادارے میں اپنے دوست کے بچے کا ایڈمیشن کرا لوں۔ اس کی کال آئی تھی کہ خود مصروف ہوں تو تمہاری بھابی آ رہی ہیں۔ اور لگتا ہے باہر استقبالیہ پر وہی موجود ہیں۔ آج میں دیکھوں تو سہی کہ بھابی لگتی کیسی ہیں؟

تنقید کی تلوار سے تعلقات کا سر قلم

سید محمد رضا

بلاشبہ حد سے بڑھ جانے والے اور کم رہ جانے والے خسارے میں ہیں۔ (قرآن)

دکھاوا اور گھٹیا حد سے بڑھ کر اور ضرورت سے کم ہمیشہ بربادی، نقصان و شکست ہوتی ہے۔ البتہ جب کوئی اور چارہ ہی نہ ہو تو ضرورت کے مطابق اپنی حس استعمال کی جا سکتی ہے۔ تاریخ میں انسانوں کو فیصلہ لینے کی حیثیت سے دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: ایک گروہ جو دل سے جذبات کی بنیاد پر فیصلہ کرتا ہے اور دوسرا وہ دماغ سے وجوہ پر غور کر کے فیصلہ لیتا ہے۔ دونوں گروہوں کے لوگ ذہن پر موجود ہر قوم میں پائے جاتے ہیں۔

یہ فیصلے لوگوں سے منسوب ہوتے ہیں ان فیصلوں کو مخصوص لوگوں سے منسوب نہیں کیا جانا چاہیے۔ البتہ یہ ضرور ہے جیسے عام طور پر ہمیشہ عقل کی بنیاد پر فیصلہ لینے والوں کو باشعور اور مضبوط تصور کیا جاتا ہے۔ مثلاً ایشیائی خطے کے لوگ مغرب والوں کو معقول تسلیم کرتے ہیں جبکہ ایشیائی لوگوں کو جذباتی مانا جاتا ہے کہ یہ جذبات اور کمزور لوگوں کی علامت خیال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ عقل کی بنیاد پر فیصلہ کرنے والے ہی تنقیدی نظر کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ تمام تر تجزیات اور تصورات سراسر غلط ہیں۔

کوئی بھی بات یا فیصلہ محض دماغ سے یا صرف دل سے لینا شدید خطر ہے۔ انسان کی نفسیاتی، معاشی، معاشرتی، مذہبی اور سیاسی زندگی میں دونوں چیزوں میں توازن کی اشد ضرورت ہے۔ ایک انسان کی مخصوص ذہنیت ہمیشہ تربیت، ماحول اور ادب (Literature) سے پروان چڑھتی ہے اور موجودہ دور میں میڈیا بھی اس لحاظ سے ایک استاد کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہماری قوم کی پسماندگی کی ایک سب سے بڑی وجہ ہمارے ادب (لٹریچر) کا فقدان اور تاریخی حالات کے حقائق سے بے خبری ہے۔ لیکن بلاشبہ آج ہمارے پاس موجود ہے افسوس کہ چند تنقیدی غلط نظر رکھنے والے اسے خاطر خواہ علم رکھنے والے لوگ اس ادب کو بھی ترقی یافتہ ادب سے موازنے میں بے تکی تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور زیادہ تر یہ لوگ حد سے بڑھنے والے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ میڈیا پر اپنے ان ذاتی مدرسوں سے متاثر خیالات کو بیان کر کے لوگوں کی ذہنیتوں میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔ آخر کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے ایک سیاستدان کو دوسرے سے موازنہ کر کے یا کسی ذاتی شخصیت پر تنقید کر کے؟ یہ چیزیں ہمیشہ تنگ نظری، شدت پسندی اور عدم برداشت کا سبب بنتی ہیں۔

آج کل حالات کی وجہ یہی ہیں کہ عوام کا بھی اس تباہی میں بھرپور کردار ہے۔ حالات کی وجہ سے ذہنیت ہی ایسی بن گئی ہے۔ سیاست میں جب تک سیاسی گروہ ایک دوسرے کو اور مذہب میں جب تک فرقے ایک دوسرے کو باطل و ضرورت سے زیادہ ہی سمجھتے سے تنقید کا نشانہ بنائیں گے تب تک ان کی بات پھر آتی ہے اور ہمیشہ مذہبی فرقوں کے مذہبی جذبات میں جوش رہتا ہے۔ اور بلاشبہ پاکستان میں بجا تحقیق و تربیت اسلام کی روح کے مطابق بڑھانے اور سکھانے کی ہی ضرورت ہے۔ اسلام میں اور اسلام پر تنقید کی وجہ سے ہی آج یہ غلط طرز عمل اور ذہنیت دیکھنے کو ملتی ہے۔ سارے اسلامی ممالک میں کوئی حقیقی کیفیت ہے مگر پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے۔ تاہم ہمارے مسلمانوں سے اصلاح کی ضرورت ہے اور اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی۔ تنقید کرنے والوں کو اولوالعزم، ہمت اور حوصلہ بھی کی لوگوں میں پیدا کرنا چاہیے جنہیں اصلاح کے لیے کسی کو بھی ایک طرف طور پر تنقید کا نشانہ بنانا ہے۔ تنقید میں صرف برائی یا کمی ہی بتائی جاتی ہیں اور اس کا حل نہیں بتایا جاتا۔

ناقدین حضرات (استاد سے لے کر ہر گھر پرست تک) کو پاکستان کے مذہبی، معاشی، اقتصادی، سیاسی اور معاشرتی پہلوؤں پر ہمیشہ دل اور دماغ، دونوں کا استعمال کرتے ہوئے حق کو حق کہنا چاہیے۔ انہیں اپنی ذاتی تعلقات اور خود کو محدود رکھنا چاہیے کیونکہ اس سے دوسروں کے نظریات متاثر ہو سکتے ہیں۔ ایک مشہور قول کے مطابق: غیر ضروری تنقید ایک ایسی تلوار ہے جو سب سے پہلے خوبصورت تعلقات کا سر قلم کرتی ہے۔

کیا صرف امیر طبقہ ہی مراعت یافتہ ہوتا ہے؟

فہد ملک

اگر آپ نے نسل در نسل اشرافیہ اسکول سے تعلیم حاصل کی ہے جہاں آپ کے دادا پڑھے پھر آپ کے والد نے علم حاصل کیا اور کسی دن آپ کے بچے بھی پڑھنے جائیں گے تو آپ کے ساتھ ساتھ بڑے ہونے والے افراد نامور بیورو کریٹس، صنعت کاروں، سیاستدانوں اور زمینداروں کی اولادیں ہوتے ہیں۔

ایک مہنگی نجی تعلیم آپ کے لیے معتبر یونیورسٹی کی راہ ہموار کرتی ہے، جہاں موجود پروفیسر آپ کو تجزیاتی نظر بنانے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ گریجویٹ ہونے تک آپ ایک ایسے خوددار شخص بن جاتے ہیں جو ہر چیز کے بارے میں اپنے زاویہ نظر سے دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور وہاں آپ کی جان پہچان بااثر ہم وطنوں سے ہو جاتی ہے، جو آپ کی ایک آواز پر لبیک کہہ کر ہر میدان میں آپ کے ساتھ دینے کو تیار ہوں گے۔

آپ جیسے ہی اپنی عملی زندگی کا آغاز کریں گے تو آپ محسوس کریں گے کہ ملازمت کا حصول تو عام لوگوں کے لیے ہوتا ہے آپ کے لیے نہیں۔ آپ تو اپنے والد کے کامیاب کاروبار کو وہیں سے اپنے ہاتھوں میں لے سکتے ہیں جہاں پر آپ کے والد چھوڑیں گے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر آپ کے والد کو چند لوگوں کو فون کر کے سفارش کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوگی۔ پھر آپ اپنی قابلیت اور درست سفارشات کے بل بوتے پر ایک ٹاپ کارپوریٹ کمپنی میں مڈل منیجر بن جاتے ہیں اور یوں ایگزیکٹو سطح کا عہدہ حاصل کرنے کے لیے آپ کو کم از کم ایک دہائی کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔

جب آپ 40 برس کے ہو جاتے ہیں تو آپ کے پاس اتنی دولت جمع ہو جاتی ہے کہ جس کو مد نظر رکھتے ہوئے قبل از وقت ریٹائرمنٹ کا بھی سوچا جا سکتا ہے اور آپ ایسے اہم لوگوں سے مراسم بھی قائم کر لیتے ہیں جو آپ کی آئندہ نسلوں کے آگے بڑھنے کی راہ ہموار کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

جہاں آپ اپنی کئی کامیابیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں وہیں آپ سے کئی باتوں باتوں میں یہ پوچھا جاتا ہے کہ آپ کی کامیابی کا راز کیا ہے، جس پر آپ پورے فخر کے ساتھ جواب دیتے ہیں کہ مجھے سب کچھ تھالی میں رکھا نہیں ملا، میں نے یہاں تک پہنچنے کے لیے سخت محنت کی ہے۔

خود کو حاصل خصوصی حیثیت یا مراعات کی ایسی فراموشی کا مظاہرہ ہمیں اکثر و بیشتر اس وقت دیکھنے کو ملتا ہے جب کوئی دوست یا رشتہ دار اپنے کیریئر زندگی کو آگے بڑھانے میں مددگار ثابت ہونے والی ذاتی خصوصی حیثیت، سماجی سطح پر حاصل برتری کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔

مراعات پر بات کرنا یا غور و فکر کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مراعات کا تعلق صرف طبقاتی فرق سے ہے کہ امیر کے پاس ملازم طبقے کی نسبت زیادہ مواقع اور ثبات دستیاب ہوتے ہیں۔ لیکن مراعات کا طول و عرض یہاں تک ہی محدود نہیں بلکہ جنس، نسل، مذہبی شناخت، جنسی جھکاؤ اور جسمانی و ذہنی صحت کے معاملات تک بھی پھیلا ہوا ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لیے آپ مراعات اور جبر کو ایک دوسرے کا متضاد تصور کرتے ہوئے جائزہ لیجیے۔ ایک شخص کو مراعتوں کی نسبت جتنا جبر سہنا پڑتا ہے اسے گننا کافی آسان ہے کیونکہ اکثر و بیشتر ہمارا ذہن منصفانہ رویے سے زیادہ خراب رویوں کی یاد محفوظ کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ یوں جبر کی شدت کو سمجھنا کافی آسان ہو جاتا ہے۔ اب ان سوالوں کو ہی لیجیے کہ کیا آپ غریب ہیں؟ آپ کا رنگ گورا ہے؟ کیا آپ خاتون ہیں؟ کیا آپ کا جنسی جھکاؤ معاشرے میں تسلیم کیا جاتا ہے؟ کیا آپ جسمانی یا ذہنی طور پر معذور ہیں؟

مذکورہ تمام حالات نہ صرف لوگوں کو اپنے اپنے سماجی حلقوں سے الگ کر دیتے ہیں بلکہ اس طرح ان کی شخصیت کے امتیازی پہلوؤں میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے جنہیں معاشرہ تسلیم نہیں کرتا۔ مگر وہ لوگ جنہیں معاشرہ تسلیم کرتا ہے بلکہ ہمارے عرصے پر با اختیار بناتا ہے تو انہیں کس کھاتے میں لائیں گے؟ تو جناب یہ جبر کے متضاد مراعات کے کھاتے میں آتے ہیں۔

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے چند کے پاس مختلف وجوہات کے باعث دیگر کے مقابلے میں نمایاں برتریاں حاصل ہیں، لیکن ان وجوہات میں ہمارا عمل دخل نہیں ہوتا۔ مثلاً ہم کون ہیں، ہماری جلد کا رنگ کیا ہے، ہم کہاں سے تعلق رکھتے ہیں، جب ہم بڑے ہو رہے تھے تب ہمارے پاس کس قسم کی مالی اور اخلاقی حیثیت حاصل تھی، ہم کس مذہب کی پیروی کرتے ہیں، یا چند مخصوص وہ معاملات جن کی وجہ سے ہماری زندگیاں بہتری کی جانب مائل ہوئیں۔ ان چھوٹے چھوٹے امتیازی فرق پر لوگوں کی نظر ہی نہیں جاتی۔

گزرتے وقت کے ساتھ دیگر کے مقابلے میں حاصل امتیازی فرق زندگی میں مددگار ثابت ہوتا رہتا ہے اور پھر ایک حد آتا ہے کہ جب یہی لوگ، جو عام طور پر مراعات یافتہ طبقے میں آتے ہیں، محسوس کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ وہ تو ہمیشہ سے ہی کامیابی کے حق دار تھے، اور انہوں نے سب کچھ اپنے بل بوتے پر حاصل کیا ہے۔ دوسری طرف ہم سب ان کی بات تسلیم کرنا شروع کر دیتے ہیں اور معاشرے میں ان کی جگہ پر آرام سے جا بیٹھتے ہیں۔

ہم میں سے چند لوگ اس خیال سے اختلاف کر سکتے ہیں یا پھر ناراض ہو سکتے ہیں، خاص طور پر جب محنت کو خاطر میں نہ لایا جائے۔ یہ قابل فہم بات ہے۔

لیکن اس مراعات کو حقیقی معنی میں جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا یہی ایک منظم ذریعہ ہے کہ اس کے طور پر تسلیم کرنا ضروری ہے جو کسی فرد کو محض اس کی شناخت کی بنیاد پر مفت میں برتری بخش دیتا ہے۔ جیسے کہ کسی بندے والے خصوصی حقوق کا حق حاصل ہو جو جب چاہے آپ اپنی مرضی سے استعمال کریں اور انکار سے بچ جائے آپ تقویت مل جاتی ہے۔ ویسے بھی کون یہ تسلیم کرنا چاہے گا کہ انہیں چنے ہوئے جوتے در اصل ان کے باپ کی کمائی سے خریدے گئے ہیں جو کامیابی کا سفر جلدی طے کرنے میں ان کے لیے مددگار ثابت ہوئے؟

اگر آپ کسی طرح یہ تسلیم کرنے میں کامیاب ہوگئے کہ زندگی کی ریس کے اندر "آپ کہاں پیدا ہوئے" یا "آپ کیسے دکھتے ہیں" جیسی پیدائشی امتیازی حیثیت نے مدد کی جس میں آپ کا کوئی قصور نہیں تو پھر آپ کو جواب دہ ہونا پڑے گا۔

آپ اپنی کامیابی کے پیچھے وجوہات کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ خود کو حاصل مراعات کو تسلیم کر لینے سے آپ اپنے اندر موجود اعتراض خیالات کو ختم کرنے لگتے ہیں کہ آپ کے عروج کے پیچھے صرف آپ ہی کا ہاتھ ہے۔ چند لوگوں کے لیے اس خیال کو ختم کرنا بہت ہی دشوار ثابت ہو سکتا ہے۔

"جس دیس سے ماؤں بہنوں کو"

فیض احمد فیض

"جس دیس سے ماؤں بہنوں کو"
"اغیار اٹھا کر لے جائیں"
"جس دیس سے قاتل غنڈوں کو"
"اشراف چھڑا کر لے جائیں"
"جس دیس کی کورٹ کچہری میں"
"انصاف ٹکوں پر بکتا ہو"
"جس دیس کا منشی قاضی بھی"
"مجرم سے پوچھ کے لکھتا ہو"
"جس دیس کے چپے چپے پر"
"پولیس کے ناکے ہوتے ہوں"
"جس دیس کے مندر مسجد میں"
"ہر روز دھماکے ہوتے ہوں"
"جس دیس میں جاں کے رکھوالے"
"خود جانیں لیں معصوموں کی"
"جس دیس میں حاکم ظالم ہوں"
"سسکی نہ سنیں مجبوروں کی"
"جس دیس کے عادل بہرے ہوں"
"آہیں نہ سنیں معصوموں کی"
"جس دیس کی گلیوں کوچوں میں"
"ہر سمت فحاشی پھیلی ہو"
"جس دیس میں بنت حوا کی"
"چادر بھی داغ سے میلی ہو"
"جس دیس میں آٹے چینی کا"
"بحران فلک تک جا پہنچے"
"جس دیس میں بجلی پانی کا"
"فقدان حلق تک جا پہنچے"
"جس دیس کے ہر چوراہے پر"
"دو چار بھکاری پھرتے ہوں"
"جس دیس میں روز جہازوں سے"
"امدادی تھیلے گرتے ہوں"
"جس دیس میں غربت ماؤں سے"
"بچے نیلام کراتی ہو"
"جس دیس میں دولت شرفاء سے"
"نا جائز کام کراتی ہو"
"جس دیس کے عہدیداروں سے"
"عہدے نہ سنبھالے جاتے ہوں"
"جس دیس کے سادہ لوح انساں"
"وعدوں پہ ہی ٹالے جاتے ہوں"
"اس دیس کے ہر اک لیڈر پر"
"سوال اٹھانا واجب ہے"
"اس دیس کے ہر اک حاکم کو"
"سولی پہ چڑھانا واجب ہے"

مصنوعی ذہانت

انسانی تاریخ کا بڑا انقلاب

لیاقت علی جتوئی

مصنوعی ذہانت یعنی آرٹیفیشل انٹیلی جنس کمپیوٹر سائنس کا ایک ایسا ذیلی شعبہ ہے، جس میں ذہانت (یا فہم)، سیکھنے اور کسی صلاحیت کو اپنانے سے متعلق بحث کی جاتی ہے۔ مستقبل کی پیش گوئی کے حوالے سے شہرت رکھنے والے ڈاکٹر رے کروزویل کے مطابق 2045ء تک دنیا ایک ایسے مرحلے میں داخل ہوجائے گی، جب مشینیں عقل اور جدت طرازی میں انسانوں سے زیادہ ذہین ہوجائیں گی۔ کروزویل وہ مستقبل بین ہیں، جن کی ماضی میں کی گئی 86 فی صد پیش گوئیاں درست ثابت ہوئی ہیں۔ کروزویل کہتے ہیں کہ مصنوعی ذہانت ہمارے دماغ کو الیکٹرانک سرکٹ سے منسلک کردے گی، جو حیاتیاتی خلیوں کے مقابلے میں بہت بہتر ہوں گے۔ 2030ء کی دہائی تک ہم انسانی دماغ اور شعور کو الیکٹرانک میڈیم سے منتقل کرنے کے بھی قابل ہوجائیں گے۔

بنیادی طور پر آرٹیفیشل انٹیلی جنس یا اے آئی انسانی دماغ کو بائے پاس کرکے اس سے کئی گنا زیادہ سوچنے، سمجھنے اور پھر عمل کر دکھانے والی مشین کی تیاری کی سائنس ہے۔ نصف صدی کے اس سفر میں تیز تر تحقیق کا یہ عالم ہے کہ آج انسان مصنوعی انسانی دماغ 'مورٹیلیجی ٹیکنالوجی' کی تحقیق کے منصوبے کا آغاز کر چکا ہے۔

مصنوعی ذہانت، سائنس اور ٹیکنالوجی کو بام عروج پر پہنچانے کی ایک انسانی کاوش ہے۔ اسے آرٹیفیشل انٹیلی جنس کا نام دینے والے سائنس دان جان میک کارتھی نے اسے ایسی مشینیں بنانے کی سائنس قرار دیا تھا، جو ذہانت رکھتی ہوں۔

اسے مزید آگے بڑھاتے ہوئے اسٹورٹ رسل اور پیٹر نوروگ نے اس پر اپنی کتاب میں مشینوں کی جگہ پہلی دفعہ 'انٹیلی جنٹ ایجنٹس' کی اصطلاح استعمال کی، یعنی ایسے ایجنٹس جو پوری طرح اپنے ماحول کو سمجھنے اور پرکھنے کی صلاحیت کے حامل ہوں تاکہ ماحول از خود ان سے برتاؤ کرسکے، جس سے نا صرف انسان کے کام کرنے کی رفتار بڑھ جائے گی بلکہ آخری حد تک درست نتیجے کا حصول بھی ممکن ہوجائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کو انسانی تاریخ کا دوسرا بڑا انقلاب اور سنگ میل قرار دیا جاتا ہے۔ مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کو سمجھنے کے لیے چار بنیادی مکاتب فکر سے واقفیت ضروری ہے۔ پہلے مکتب فکر کے روح رواں رسل، نوروگ اور جان ہاگیلینڈ رہیں، جن کے مطابق مصنوعی ذہانت کا اصل مقصد ایسی مشینوں کی تیاری ہے، جو بالکل انسانوں کی طرح سوچنے اور سمجھنے کی قدرت رکھتی ہوں۔ دوسرے مکتب فکر کا لب لباب یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کے ذریعے مشین کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ نا صرف پوری طرح اپنے ماحول کو سمجھتے ہوئے رد عمل دے سکے بلکہ سیکنڈوں میں انسان کے حسب خواہش افعال بھی سر انجام دے سکے، جس کی ایک قابل ذکر مثال روبوٹس ہیں، جو ٹیکنالوجی میں روز افزوں ترقی سے اس قابل ہوگئے ہیں کہ فوری فیصلہ کرسکیں مگر اب بھی ان کے افعال بہت حد تک 'قابل پیشگوئی' ہیں۔ اس کے علاوہ کمپیوٹرز سائنس تصاویر اور ویڈیوز کے ذریعے متعلقہ شخص یا جگہ کے متعلق ویژول انفارمیشن فراہم کرتے ہیں، یہ بھی ذہین مشینوں کی ایک جہت ہے۔ مصنوعی ذہانت کے تیسرے مکتب فکر کا تعلق انسانی دماغ کو تسخیر کرنے کی صلاحیت سے ہے، یعنی ایسے ماڈلز بنائے جائیں، جن کے ذریعے انسانی دماغ کو سمجھا جاسکے اور یہ جانا جاسکے کہ دماغ اپنے ماحول، اردگرد رہنے والے افراد اور روزمرہ کی اشیا کو کس طرح سمجھتا ہے؟ جب کہ آخری مکتب فکر ان تکنیکس سے متعلق ہے، جن سے مشین کو اس قابل بنایا گیا ہے کہ وہ انسان سے بہتر اور کئی گنا زیادہ نتائج دے سکے۔ اس کی ایک مثال انٹرنیٹ پر میسر مختلف سرچ انجن ہیں۔ بادی النظر میں دیکھا جائے تو تیسرے اور چوتھے مکاتب فکر کی تمام تر اساس ہمارا دماغ مسخر کرنے کی صلاحیت پر ہے اور بلاشبہ دماغ انسانی جسم کا پیچیدہ ترین عضو ہے جس کے افعال اور میکنزم کو پوری طرح سمجھنا اب تک ممکن نہیں ہوسکا۔ گوگل سرچ، آئی بی ایم واٹسن، جدید مہلک ہتھیاروں کی دوڑ، صنعتوں، معاشیات و سوشل میڈیا یا غرض یہ کہ اب ہر جگہ مصنوعی ذہانت کا سکہ چلتا نظر آتا ہے۔ گزشتہ 50 برس میں جو ایجادات اور تحقیقی مواد سامنے آیا ہے، وہ ایک حد تک 'کمزور یا محدود ذہانت' کا حصہ تھا، جیسے کہ چہرہ پہچاننا، یا انٹرنیٹ سرچ انجن، جن کے ذریعے ہم انتہائی کم وقت میں اپنے کام کو بھرپور طریقے سے سرانجام دینے کے قابل ہوگئے ہیں۔

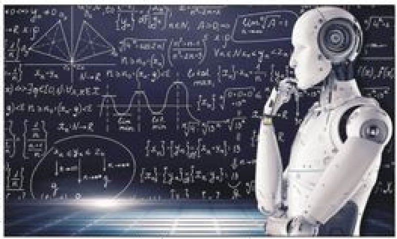

محققین کے لیے یہ مصنوعی ذہانت کی کم ترین سطح ہے کیونکہ ان کا اصل پروگرام ٹیکنالوجی کو اس حد تک لے کر جانا ہے کہ مشین انسان کے آپریٹ کیے بغیر از خود کام سر انجام دینے کی اہلیت کی حامل ہو، جس کی ایک مثال ہیومنائیڈ یا انسان نما روبوٹس ہیں، جن پر 1995ء سے کام کیا جارہا ہے اور اب تک ایسے لاکھوں کی تعداد میں روبوٹس متعارف کروائے جاچکے ہیں جو مشینوں کو کنٹرول کرنے کے ساتھ ساتھ کسی بھی اچانک رونما ہونے والی خرابی اور ہنگامی صورتحال سے موثر طریقے نمٹ سکتے ہیں۔ اس کا ایک منفی پہلو یہ ہے کہ ہماری زندگی میں مصنوعی ذہانت کا تیزی سے بڑھتا ہوا اثر و رسوخ انسان کی اہمیت کو گھٹا کر مشین کو اس کے متبادل کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ لوگ ٹیکنالوجی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا کر اپنی ذاتی استعداد و صفات پر انحصار ترک کرتے جارہے ہیں۔ معروف برطانوی مفکر اور سائنسدان اسٹیفن ہاکنگ نے مصنوعی ذہانت کو انسانیت کے لیے خطرہ قرار دیا تھا۔ ایسے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کو اس طرح ترقی دی جائے کہ وہ انسانیت کی صحیح خدمت گار کے طور پر ترویج پائے تاکہ اسے انسانی دماغ اور ذہانت کو مات دینے کے لیے استعمال کیا جائے۔

> معروف برطانوی مفکر اور سائنسدان اسٹیفن ہاکنگ نے مصنوعی ذہانت کو انسانیت کے لیے خطرہ قرار دیا تھا۔ ایسے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کو اس طرح ترقی دی جائے کہ وہ انسانیت کی صحیح خدمت گار کے طور پر ترویج پائے تاکہ اسے انسانی دماغ اور ذہانت کو مات دینے کے لیے استعمال کیا جائے۔

غزل

خود نمائی کا حال مت پوچھو
ان کے خواب و خیال مت پوچھو
خود پلاتے ہیں، پھر گراتے ہیں
ناز نینوں کی چال مت پوچھو
خود فریبی ہی خود فریبی ہے
عشق و مستی کے جال مت پوچھو
کچھ تو پردہ رہے معاصی کا
ہر گنہ کا وبال مت پوچھو
گفت و انداز کی نمائش کہ وہ
نازشِ بے مثال مت پوچھو

ابوالکلام ساحرؔ

جوش ملیح آبادی

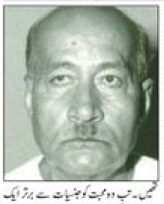

ایک ہی وقت میں شاعر انقلاب اور شاعر شباب کے طور پر مقبول ہوئے۔ وہ اپنی ذات میں انجمن تھے اور اس قدر متنازع کہ بقول مشفق خواجہ "ان کی زندگی ہی میں ان کے خلاف ایک ادبی رسالے کا ضخیم جوش نمبر شائع ہوا تھا جس میں درجنوں معاصرین نے جوش کے ان 'عیبوں' کی نشاندہی کی تھی جو اگر جوش میں نہ ہوتے تو ہم ایک طرح دار اور رنگا رنگ شخصیت سے محروم رہ جاتے۔" مشفق خواجہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ "جوش صاحب کو اپنے خلاف فضا پیدا کرنے میں مزا آتا تھا۔" قمر رئیس نے اپنی ایک تحریر میں بجا لکھا ہے کہ جوش نے اپنی معتوبی کا سامان بہت پہلے سے جمع کرنا شروع کر دیا تھا۔

کبھی اہل ایمان کو بھڑکا کر، کبھی اہل اقتدار کو آنکھیں دکھا کر، کبھی درجنوں عشق کرکے ہم چشموں کو حاسد بنا کر، کبھی درگاہوں اور خانقاہوں میں ٹھٹھے لگا کر، کبھی دیسی ریاستوں میں برہنہ گفتاری کے تماشے دکھا کر، کبھی مرگ انسانیت اور تذلیل آدم کا نوحہ پڑھ کر، کبھی آدم نو کی بشارت دے کر، کبھی (آزادی کے بعد) لال قلعہ کے مشاعرے میں آزادی کا مضحکہ اڑا کر اور کبھی 'شاہنامہ اسلام' پر کڑی تنقید کرکے۔ تاہم ایسا بھی نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے خلاف ایسی فضا بنائی تو ان کے حق میں کوئی بولنے والا کوئی نہ تھا۔ ان کے فن کا اقرار کرنے والے بھی کم نہ تھے جو یہ سمجھتے تھے کہ جوش کی شاعری اور شخصیت کی داستان اردو شاعری اور ہندوستانی تہذیب کے عروج و زوال کی داستان تھی۔ جوش ملیح آبادی نے رد و قبول کی یہ فضا، اور اپنے فکر اور ذات سے جڑے تضادات بہت محنت سے کمائے تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی اس میں جھونک دی تو یہ کمائی ہوئی تھی۔ وہ اپنی تخلیقی زندگی کے آغاز میں ایسے نہ تھے اور میں یقین سے یہ اس لیے کہہ رہا ہوں کہ میں نے جوش کی ۱۹۲۰ء میں شائع ہونے والی نظم و نثر کی پہلی کتاب "روح ادب" میں اکبر الہ آبادی کا یہ قطعہ پڑھ رکھا ہے:

"کاش! کسی وقت میں، آپ اور اقبال یکجا ہوتے۔"

اکبر الہ آبادی نے یہ تمنا یوں کی تھی کہ وہ جوش کے ہاں اپنا قومی درد اور اقبال کی فکر جلیل کی جھلک دیکھ چکے تھے اور شاید امید بھی لگا بیٹھے تھے کہ جوش کے ہاں یہ روایت آگے چلے گی۔ تاہم ان کے من میں کوئی کھٹکا ضرور رہا ہوگا کہ یہ شاعر آگے چل کر بگڑ بھی سکتا ہے تبھی تو "روح ادب" میں موجود تحریر وہ جوش کو نماز پڑھنے کی تلقین بھی فرما گئے تھے۔

خود جوش نے اسی کتاب میں "بانگ پریشاں کی زخم" کا عنوان جما کر لکھا تھا کہ وہ ایک مدت تک نماز کے پابند رہے تھے۔ نماز کے وقت خوشبوئیں جلاتے اور کمرہ بند کرکے گھنٹوں رکوع و سجود میں پڑے رہتے۔ اس دور میں داڑھی بھی رکھ لی تھی اور یہ بقول ان کے صوفیائے کرام جیسی "تجلیات" ان کے قلب کو حاصل تھیں۔ تب وہ محبت کو جنسیات سے برتر ایک مقدس آسمانی چیز سمجھتے تھے۔ یہ تو بعد میں ہوا تھا کہ ان کے دماغ میں موجود کوئی خطرناک کمانی کھلی تھی یا خیانہ میلان پیدا ہوا اور بدلا ہوا جوش سامنے آکر خود ان کی راہ روک کر کھڑا ہو گیا تھا۔ یہ نیا جوش ایسا تھا کہ انہیں خط مستقیم کا آدمی بن کر چلنے نہ دیتا تھا۔

اگرچہ جوش صاحب نے نظم و نثر میں اپنے بارے میں کھل کر لکھا ہے مگر میں نے کہا ناں کہ وہ خط مستقیم کے آدمی نہ تھے لہٰذا ان پر بات کرنا آسان نہیں ہے۔ محض رموز فن سے انہیں آنکنا کافی بھی نہیں ہے۔ اپنے زمانے کی عطا کی ہوئی حیثیت سے معاملہ اور وہ خاص آگ جو انہیں مختلف کرتا گیا یہ سب مل کر جوش کے فن اور شخصیت کی مکمل تصویر نہیں بنا پاتے۔ وہ اپنے لیے مختص کردہ ساری جہتوں میں ایک منتشر بکھراؤ کے ساتھ موجود ہیں۔ آپ اسے بکھراؤ نہ کہیں، دو متضاد جہتوں کی جانب جست کہہ لیں، یہ جو آجکل ناقدین فکری بائنریز (Binaries) پر موجود سماج کی الجھنیں، دو متضاد انتہاؤں کے اندر تلاش اور شناخت کرتے ہیں تو یوں ہے کہ یہ جوش صاحب کے ایک وجود کے اندر یوں موجود تھیں جیسے ایک مقناطیس کے دو کنارے۔

ان متضاد مگر باہم جڑے ہوئے موضوعات کی جانب فکری رجحان کا اندازہ تو ناقدین نے محض ان کی کتب کے ناموں سے لگایا تھا: "شعلہ و شبنم"، "فکر و نشاط"، "جنون و حکمت"، "عرش و فرش"، "رامش و رنگ"، "سنبل و سلاسل"، "سیف و سبو"، "سموم و صبا"، "الہام و افکار" وغیرہ وغیرہ۔ جوش ان سب انتہاؤں پر ہیں اور ان کے درمیانی علاقے میں بھی مگر یہ درمیانی علاقہ فکری کم اور لسانی معجزوں اور فطرت سے کشید کی گئی جمالیات کا زیادہ ہے۔ ان کی فکر تو ہر دو انتہاؤں پر ہی اپنا آپ دکھاتی رہی ہے۔

جوش صاحب نے "یادوں کی بارات" میں اپنی زندگی کے چار میلانات نشان زد کر رکھے ہیں: شعر گوئی، عشق بازی، علم طلبی اور انسان دوستی۔ یہ تو یوں کہ شاعری ان کی حاکم ہے اور وہ محکوم۔ عشق کو وہ فطرت کا فریب سمجھتے تھے اور یہ فریب ایسا ہے کہ افزائش نسل کے وسیلے سے موت کے مقابلے میں حیات پیدا کی جاتی رہے اور دل لگی کا سامان بھی ہوتا رہے۔ علم کی طلب میں جوش صاحب جتنے آگے بڑھے اتنے الجھتے گئے حتیٰ کہ یہاں تک کہہ دیا: "جب علم کے سب کھنگال ڈالے قلزم۔ تب دولت عرفان جہالت پائی" اور ان کے چوتھے میلان تو یوں ہے اس باب کے موضوعات پر تو وہ بکثرت کلام کرتے ملیں گے۔ "جو مشرک یزداں ہے وہ نادان ہے فقط۔ جو مشرک انساں ہے، وہ انسان نہیں۔"

ناقدین نے جوش کی شاعری کو تین حصوں میں تقسیم کر کے دیکھا ہے: جذبہ آزادی، حسن پرستی اور انسان دوستی مگر جس طرح مظاہر فطرت کے ساتھ وہ جڑتے ہیں یا جس طرح وہ فکری سطح پر شعلہ و شبنم ہوتے ہیں یا پھر انقلاب اور شباب کے مضامین میں بلند آہنگ میں برتتے ہیں، وہ میر، غالب، انیس اور اقبال کے بعد توجہ پانے والے شاعروں سے اپنی شناخت الگ بنانے لگتے ہیں۔ جوش صاحب کی یہ شناخت اپنے ہم عصروں کے ساتھ بھی اور ان سے بچھڑتے ہوئے بھی۔ ساتھ یوں کہ وہ اپنے ہم عصروں کے ساتھ رو رہے تھے اور شعر کہہ رہے تھے: کچھ کم نہ کہہ رہے تھے، افراط سے کہہ رہے تھے۔

وہ قادر الکلام تھے، زبان کے استعمال کے قرینوں پر کمال رکھتے تھے اور الفاظ کا ذخیرہ ہو یا نادر لسانی تشکیلات کا، اساطیری حوالے ہوں یا تلمیحاتی حوالے، ان سب پر ان کی دسترس صد درجہ غیر معمولی تھی۔ جوش اپنے ہم عصروں سے یوں بچھڑتے ہوئے ہیں کہ جس طرح ان کے ہم عصر اردو دنیا میں اب تک زیر بحث چلے آتے ہیں، جوش پر اس طرح بات نہیں ہو رہی اور وقت گزرتا جاتا ہے۔ گوپی چند نارنگ نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ "کون نہیں جانتا کہ بیسویں صدی میں ٹیگور اور اقبال کے بعد جتنی عزت، شہرت اور مقبولیت جوش کو نصیب ہوئی، کسی دوسرے شاعر کے حصے میں نہیں آئی۔" جوش نے خود کو 'شاعر آخر الزماں' کہلوانا پسند کیا تھا مگر حریف کہ وہ نہیں جانتے تھے ان کے ساتھ ہی ان کا زمانہ بھی ختم ہو جائے گا۔ نارنگ کا ایک مضمون میں نے کوئی گیارہ بارہ سال پہلے میں نے پڑھا تھا۔ وہی جس میں انہوں نے کہا تھا: "جوش اس قدر جلد روایت پارینہ بن جائیں گے کہ آج سے پچیس برس پہلے اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔" تو ایسا کیا ہے کہ جوش جیسے قادر الکلام شاعر کی دہائیوں سے موضوع بحث نہیں بن پا رہے تھے؟ وارث علوی کے مطابق اس کا سبب یہ ہے کہ 'جوش ہماری کلاسیکی شعری روایت کے آخری بڑے شاعر تھے۔ ہماری تنقید، مذاق سخن کی تبدیلی کے سبب [illegible] ہی ہے کہ جوش کی شاعری کی ناقدانہ تحسین کا صائب طریقہ کون سا ہو سکتا ہے۔' مجھے یوں لگتا ہے کہ وارث علوی کی یہ تشخیص بڑی حد تک درست ہے اور یہ بھی ہے کہ اب ہمارا ناقد یہ یقین کیے بیٹھا ہے کہ جوش ہیں نہیں، بس ہماری روایت پارینہ کا روشن حصہ تھے۔ خیر یہ بات مان لی جائے تو بھی یہ ماننا ہوگا کہ روایت کی ایک خوبی یہ بھی تو ہے کہ موت اس کا مقدر نہیں ہوتی، اس میں پھر سے جی اٹھنے کے امکانات رہتے ہیں۔ گویا معاملہ مذاق سخن کے ایک بار پھر بدلنے کا ہے۔ اگر ایسا ہوجاتا ہے (اگرچہ اس "اگر" کے آگے ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے) تو جوش اپنے سارے کلام اور پوری قامت کے ساتھ روایت کے اس ناطول سے اٹھ کر رواں وقت کے وسط میں پہنچیں گے اور پھر سے مرکز نگاہ ہوجائیں گے بالکل ویسے ہی جیسے اپنی زندگی میں مقبولیت کے برسوں میں رہے تھے۔

کیا نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانا لازمی ہے؟

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سوال: یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ دعا کرنی چاہیے اور نماز کے بعد خاص طور پر کرنی چاہیے، اسی طرح دعا کریں تو ہاتھ اٹھا کر کریں، یہ بھی جانتے ہیں، مگر کیا نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کا ثبوت حدیث سے ہے۔ اس حوالے سے رہنمائی فرمائیں۔

جواب: "المعجم الکبیر" میں علامہ طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر سے روایت ذکر کی ہے کہ محمد بن یحییٰ اسلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہا تھا، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب تک نماز سے فارغ نہ ہوتے، اس وقت تک (دعا کے لیے) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے (لہٰذا تم بھی ایسا ہی کرو)۔ (المعجم الکبیر 13/129، برقم: 324) اس سلسلے میں اور بھی روایتیں ہیں، جن کا ذکر تفصیل چاہتا ہے۔

نماز میں سورتوں کی ترتیب

سوال: فرض نماز میں سورتوں کو کس ترتیب سے پڑھنا چاہیے؟ دوسرا یہ کہ کیا امام جب سورۂ فاتحہ پڑھ رہا ہو تو ہمیں خاموش رہنا چاہیے یا کچھ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: نماز میں سورتوں کو اسی ترتیب سے پڑھنا چاہیے، جس ترتیب پر وہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔ مقتدی کو امام کے پیچھے خاموش رہنے کا حکم ہے۔ (البحر الرائق: 1/68)

'سادگی' پُرسکون زندگی کی ضمانت

شہرین ترنم

سادگی وہ بنیادی وصف ہے جو ملکی تعمیر و ترقی میں خصوصی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ زندگی کے ہر شعبے میں راحت و سکون کا باعث بنتی ہے۔ اگر خوراک، پوشاک، سامان زندگی، رہن سہن اور ہر موقع پر بے جا تکلفات سے بچا جائے تو سادہ زندگی گزارنے میں راحت ہی راحت ہے۔ سادگی اسلامی تہذیب کا جوہر ہے۔ انسانی ضروریات کو جتنا بھی بڑھایا جائے اس میں اضافہ ہوتا ہی چلا جاتا ہے۔ انسانی ضروریات اس قدر لامحدود ہو جاتی ہیں کہ انہیں پورا کرنا انسانیت کے بس سے باہر ہو جاتا ہے، لیکن خود پر جبر کرتے ہوئے ان میں صرف ضروری حاجات پوری کرنا اور باقی کو ترک کرنا ہی دراصل زندگی ہے۔

وہ بڑا اچھا وقت تھا جب لوگ بھی سادہ اور ان کی زندگی بھی سادگی اور کفایت شعاری والی تھی۔ نمود و نمائش نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ گھر کے تمام خرچے بھی پورے ہوتے تھے۔ تقریبات اس دور میں بھی ہوتی تھیں، بلکہ گھروں میں دعوتوں کے پکوان پکائے جاتے تھے۔ خواتین گھر میں تن کے لباس خود تیار کرتی تھیں۔ زندگی نہایت خوبصورت طریقے سے گزر رہی تھی لیکن اچانک ایسا کیا ہوا کہ زمانے نے اپنا رنگ روپ ہی بدل ڈالا۔ مادیت پرستی کے دور میں سادگی کی جگہ خود نمائی نے لے لی۔ ہر طرف پیسہ ہی پیسہ چھا گیا۔ اب وہی معزز مانا جاتا ہے جو زیادہ روپیہ خرچ کرتا ہے۔ اس لئے تو آج فضول خرچی ہماری زندگی کا حصہ بنتی جارہی ہے۔ آج ہر شخص اس نفسیاتی دباؤ میں زندگی گزار رہا ہے کہ اسے دنیا کے ساتھ چلنا ہے۔ پیسے کا بے جا ضیاع اسٹیٹس سمبل بن چکا ہے اور جھوٹے نمائشی رویے معاشرے کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ عورت ہی زیادہ فضول خرچ ہوا کرتی ہیں، کیوں کہ خود نمائی کی عادت عورت میں زیادہ ہوتی ہے۔ خاندان میں یا احباب میں کوئی تقریب یا شادی آجائے تو گھر کا سارا بجٹ درہم برہم ہو جاتا ہے اور خاتون خانہ کے مطالبات زور پکڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے عورت کو سب سے بڑا فضول خرچ ہونے کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔ اکثر لوگ سردیوں میں شادی کی تقریبات کرنا پسند کرتے ہیں، کیوں کہ میک اپ خراب ہونے کا خطرہ، سخت سردی میں سوئیٹر سے بے نیاز لڑکیاں، خواتین آرائش و زیبائش، مہنگے ترین لباس فاخرہ میں سردی سے ٹھٹھرتی، سکڑتی، بلند بانگ قہقہے بکھیرتی ہیں تو مرد حضرات بھی [illegible] تھے، دیکھے، موتی سے جڑے ریشم کے کرتے، شیروانیاں، قیمتی ملبوسات میں، عورتوں کی سی مشابہت اختیار کیے ہوتے ہیں۔ اس فیشن پرستی نے ایسی وبائی مرض کی شکل اختیار کی ہے کہ سادگی، سیرت، کردار کی حقیقی خوبصورتی نظروں سے اوجھل ہوگئے ہیں۔ شادی کے ابتدائی دنوں میں قدرے فضول خرچی ایک فطری امر ہے۔ آپ اپنی خواہشات اور احساسات کا گلا نہیں گھونٹ سکتے۔ لیکن بہتر یہی ہوتا ہے کہ دونوں سمدھی اپنی اپنی مالی پوزیشن ابتدا ہی میں ایک دوسرے پر واضح کردیں، تاکہ بعد میں کوئی رنجش پیدا نہ ہو۔ شادی کے موقعے پر خرچ کرتے ہوئے ایک دوسرے کے جذبات اور ضروریات کا پوری طرح خیال رکھا جائے۔ یہ عملی سوچ ان کی طویل ازدواجی زندگی میں ایک مضبوط بنیاد کی تعمیر کا سبب بن جائے گی اور اس کے نتائج بڑے دور رس ہوں گے۔ یہ ایک عام رجحان ہے کہ جب بھی کسی پارٹی یا تقریب وغیرہ پر خرچ کرنے چلتے ہیں تو اپنی حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ لیکن یہ رجحان کچھ عرصے بعد ہی ذہنی کرب اور افسوس کا باعث بن جاتا ہے، کیوں کہ اپنی جھوٹی شان دکھانے کی خاطر وہ فرد قرضوں کے جال میں جکڑتا جاتا ہے۔ ایسی صورت حال سے بچنے کی خاطر بہتر یہی ہے کہ جھوٹی انا اور ظاہری شان و شوکت کے اظہار سے گریز کیا جائے اور اتنے ہی پاؤں پھیلائے جائیں جتنی کہ چادر میں گنجائش ہو۔ اسی طرح آپ پرسکون زندگی گزار سکتے ہیں۔ خواتین کا کردار اس معاملے میں مردوں سے کہیں زیادہ اہم ہے۔

ذہین افراد میں پائی جانے والی

خصوصیات

فاروق احمد انصاری

بہت سی چیزیں ایک دوسرے سے مشروط ہوتی ہیں۔ ایک بچے کی شخصیت کا پروان چڑھنا جہاں اس کے اپنے سیکھنے اور سیکھنے کی صلاحیت و جستجو پر منحصر ہوتا ہے، وہیں وہ ماحول بھی انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے، جس میں وہ پلتا بڑھتا ہے۔

ایسے میں والدین کے لیے یہ بات انتہائی اہم ہوجاتی ہے کہ وہ نہ صرف اپنے بچوں کی پرورش پر خصوصی توجہ دیں بلکہ انہیں مجموعی طور پر ایسا ماحول فراہم کریں، جو انہیں مثبت سوچ اور شخصی ترقی کے مواقع فراہم کرسکے۔

ایک اور ضروری بات جو ذہن نشین رکھنی چاہیے، وہ یہ کہ فطری طور پر کچھ لوگ زیادہ ذہین اور کچھ کم ذہین ہوتے ہیں۔ ذہین افراد کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں، جن کی بنیاد پر انہیں دیگر سے الگ کیا جاسکتا ہے۔ کئی سال کی سائنسی تحقیق کے بعد ماہرین نے ذہین افراد میں ان خصوصیات کی نشاندہی کی ہے۔

غیر متزلزل ارادہ

صف اول پر انسانی ذہن کا ارتکاز ہے۔ اگر کوئی شخص سالہا سال یا لمبے عرصے تک اپنی توجہ ایک ہی کام پر مبذول رکھ کر اس کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر دم لے تو بلاشبہ وہ غیر معمولی ذہنی صلاحیتوں کا حامل ہے۔ ایسے افراد ثانوی باتوں کو اہمیت دینے کے بجائے اپنی توجہ جزیات پر مرکوز رکھتے ہوئے کم سے کم وقت میں اپنا مقصد یا منزل حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سونے جاگنے کے معمولات

یہ ایک حقیقت ہے کہ جو بچے زیادہ ذہین ہوتے ہیں، وہ دوسرے بچوں کی نسبت نہ صرف کم سوتے ہیں بلکہ ان کے سونے جاگنے کے اوقات بھی ان سے مختلف ہوتے ہیں۔ ذہین افراد بچپن سے ہی رات کو دیر سے سونے اور صبح دیر سے اٹھنے کے عادی ہوتے ہیں، اسی وجہ سے اکثر اوقات وہ آخری وقت میں بھاگم بھاگ اسکول، یونیورسٹی یا دفتر پہنچتے ہیں۔

علمی قابلیت پہ ناز نہ کرنا

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق، ذہین وہ ہے جو یہ جانتا ہے کہ اسے کس چیز کے بارے میں علم ہے اور کس سے ناواقف ہے۔ ذہین لوگ اپنی لاعلمی کا کھل کر اظہار کرتے ہیں، ان میں نہ تو احساس کمتری جنم لیتا ہے اور نہ ہی لاعلمی یا ناکامی کا خوف ان کے راستے کی رکاوٹ بنتا ہے، لہٰذا وہ عملی زندگی میں بہت کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔

لچک دار رویہ اور اصول پسندی

اس کا تعلق انسانی رویے سے ہے۔ ذہین افراد خود کو بہت جلد نئے ماحول میں ڈھال لینے اور نئے لوگوں کے ساتھ گھل مل جانے کے عادی ہوتے ہیں، تاہم وہ اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کرتے۔ درحقیقت وہ معاون فطرت اور نرم دل رکھتے ہیں۔

ہزاروں افراد پر نفسیاتی تحقیق کا نچوڑ بتاتا ہے کہ وہ افراد جو اپنی غلطی کھلے دل سے تسلیم کرکے نہ صرف اپنی اصلاح کرتے ہیں بلکہ اس تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے اپنے ماحول، دوستوں اور عزیز و اقارب میں مثبت تبدیلیاں لانے کے لیے سرگرم رہتے ہیں، وہ بلاشبہ غیر معمولی ذہین ہوتے ہیں۔

حصول علم کی جستجو

کچھ حاصل کرنے کی جستجو، ذہانت کی ایک واضح علامت ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق، بچپن کی ذہانت اور تجربات کے ساتھ زندگی بتدریج بڑھتی جاتی ہے، مگر اس بڑھوتری کی رفتار ان افراد میں تیز ترین دیکھی گئی ہے، جو لوگوں، چیزوں اور رویوں سے متعلق زیادہ تجسس کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

نئی چیزوں کو قبول کرنا

ذہین لوگ کھلے ذہن کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ اپنے نظریات اور سوچ کو ایک حد تک پہنچا کر بند نہیں کرتے بلکہ ان میں مزید بہتری لانے اور وسعت دینے کے لیے زیادہ سے زیادہ سیکھنے کا سفر جاری رکھتے ہیں۔

خود سے پیار

ہر چند کہ دیگر لوگوں کی طرح ان کی بھی سماجی زندگی اور دوستوں کا وسیع حلقہ ہوتا ہے مگر اکثر اوقات وہ تقریبات میں شرکت کرنے سے صرف اس لیے گریز کرتے ہیں کہ ان کا موڈ نہیں ہوتا۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ غیر معمولی ذہانت کے حامل افراد حد درجے کے موڈی ہوتے ہیں۔

خود پر یقین

ذہین افراد کا سیلف کنٹرول مثالی ہوتا ہے۔ چاہے کام کے شدید دباؤ کے باعث تھکن ہو یا کسی کی جانب سے ان کے کام میں مداخلت و مزاحمت کی گئی ہو، وہ ہر طرح کی صورتحال میں خود پر پوری طرح قابو رکھتے ہوئے مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر حال میں انہیں خود پر یقین ہوتا ہے۔

کینسر کے خطرات کم کرنے والی غذائیں

کینسر یا سرطان اب ماضی کی طرح لاعلاج مرض تو نہیں رہا مگر اس کا علاج بہت تکلیف دہ اور طویل ثابت ہوتا ہے تاہم کچھ غذائیں اس جنگ کے خلاف اہم ترین ہتھیار کا کام کرتی ہیں۔

ہر سال 4 فروری کو کینسر کے حوالے سے لوگوں کا شعور اجاگر کرنے کے لیے عالمی دن منایا جاتا ہے تاکہ ہر ایک اس مرض کے خلاف جدوجہد کر سکے جس کے اعداد و شمار میں حالیہ برسوں میں تشویشناک حد تک اضافہ ہوا۔

عالمی ادارہ صحت کے حالیہ اعداد و شمار کے مطابق ہر 5 میں سے ایک مرد اور ہر 6 میں سے ایک خاتون زندگی میں اس مرض کا شکار ہوتی ہے اسی طرح ہر 8 میں سے ایک مرد جبکہ ہر 11 میں سے ایک خاتون کینسر کے باعث ہلاک ہو رہی ہے۔

دنیا بھر میں پھیپھڑوں اور بریسٹ کینسر کے کیسز سب سے زیادہ سامنے آتے ہیں جس کے بعد قولون کے کینسر کا نمبر آتا ہے جبکہ چوتھے پر پروسٹیٹ اور پھر معدے کا سرطان ہے۔ 2019 میں ورلڈ کینسر ڈے کی تھیم آئی ایم اینڈ آئی ول تھی جس کا مطلب کینسر کے مریض اپنی کہانی بیان کرنے کے ساتھ اس مرض کے خلاف لڑنے کے لیے اپنے عزم کا اظہار کریں، چاہے صورتحال کتنی ہی مشکل کیوں نہ ہو۔ کسی غذا کا رنگ اس کی صحت بخش فوائد کا بہترین ذریعہ ثابت ہوتا ہے اور مختلف رنگوں کے پھل اور سبزیاں مخصوص اقسام کے کینسر کے خلاف جنگ میں آپ کے بہترین اتحادی ثابت ہوتے ہیں۔

سرخ غذائیں

اس رنگ کے پھل و سبزیاں لبلبے اور بلادر رحم کے کینسر کے خلاف جنگ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اگر خواتین ہفتے میں چار یا اس سے زائد مرتبہ ٹماٹر کا استعمال کریں تو ان میں بلادر رحم کے کینسر کا خطرہ 50 فیصد تک کم ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ امریکا کے سرکاری ادارے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کی ایک تحقیق کے مطابق ٹماٹروں کے استعمال سے لبلبے کے کینسر کا خطرہ کم ہوتا ہے جس کی وجہ اس سبزی میں پایا جانے والا اینٹی آکسائیڈنٹ لائیکوپین کا موجود ہونا ہے۔

یہ جز ٹماٹروں کے علاوہ سرخ مرچ اور سرخ بیریوں میں بھی پایا جاتا ہے، دن بھر میں ان اشیا کا ایک مرتبہ استعمال اس جان لیوا کینسر سے بچانے کے لیے مددگار ثابت ہوتا ہے۔

اسی طرح سرخ پیاز بریسٹ اور کولون سمیت کینسر کی تمام اقسام سے بچاؤ کے لیے نہایت ہی مفید ہیں۔

اورنج یا نارنجی غذائیں

اس رنگ کے پھل یا سبزیاں معدے اور بلادر رحم کے سرطان سے بچاتے ہیں، کدو، گاجر اور شکر قندی وغیرہ معدے کے سرطان سے بچانے کے لیے کینسر خلیات کو تباہ کرنے کی صلاحیت سے بھرپور ہوتے ہیں۔

گاجروں اور شکر قندی میں ایک زرد کیمیکل اینڈ موجود ہوتا ہے جو بریسٹ کینسر کے پھیلاؤ کو سست کر دیتا ہے بلکہ کئی مواقع پر کینسر خلیات کو ختم بھی کرتا ہے۔ ان اشیاء کا ہفتے میں 3 مرتبہ استعمال اس حوالے سے فائدہ مند ہوتا ہے۔

زرد یا پیلی غذائیں

اس رنگ کی غذائیں معدے اور غذائی نالی کے کینسر سے بچانے کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں، ترش پھل جیسے گریپ فروٹ، لیموں، پپیتا اور نارنگی وٹامن سی سے بھرپور ہوتی ہیں، جو ایسا طاقتور اینٹی آکسائیڈنٹ ہوتا ہے جو لگ بھگ ہر قسم کے کینسر کے خلاف تحفظ فراہم کرتا ہے خاص طور پر منہ، گلے اور معدے کے سرطان کے لیے تو یہ بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔

یہ پھل فلیوونائڈز سے بھی بھرپور ہوتے ہیں جو رسولی کا سبب بننے والے خلیات کو پھیلنے سے روکتے ہیں، ان پھلوں کو ہفتے میں کم از کم 2 مرتبہ استعمال کرنا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

سبز غذائیں

اس رنگ کی سبزیاں اور پھل پھیپھڑے، سینے اور بلادر رحم کے کینسر کے خلاف موثر ثابت ہوتے ہیں، ایسے شواہد ملے ہیں کہ اس رنگ کی سبزیاں خاص طور پر پتوں والی کے استعمال سے پھیپھڑے، معدے، بریسٹ، بلادر رحم اور قولون کینسر کا شکار ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

یہ سبزیاں ایسے اجزاء سے بھرپور ہوتی ہیں جو کینسر کے پھیلاؤ سے تحفظ فراہم کرتے ہیں، اس کے علاوہ ان میں وٹامن کے بھی پایا جاتا ہے جو ذیابیطس کی روک تھام کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے جو لبلبے کے کینسر کا خطرہ کم کرتی ہے۔

ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ ان سبزیوں کا استعمال کینسر سے بچاؤ کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

قدرتی رنگ کی غذائیں یہ بلادر رحم، معدے اور آنتوں کے کینسر سے تحفظ فراہم کرتی ہیں، مشروم، لہسن، پیاز اور شلجم وغیرہ معدے کے کینسر کا خطرہ کم کر دیتے ہیں، لہسن میں موجود متحرک جز ایلیسن ایک زبردست اینٹی آکسائیڈنٹ ہوتا ہے جو اس کینسر سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

اس طرح پیاز میں موجود پولی فینول نامی جز آنتوں کے کینسر کے خلیات کو بڑھنے سے روکتا ہے، جو خواتین باقاعدگی سے ان اشیا کا استعمال کرتی ہیں ان میں بلادر رحم کے کینسر کا خطرہ بھی کم ہوتا ہے۔

مشروم وٹامن ڈی سے بھرپور ہوتے ہیں جو بلادر رحم کے کینسر سے بچاتے ہیں، ہفتے میں اپنی خوراک میں کم از کم 2 مرتبہ ان اشیا کو شامل کرنا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

کس عمر میں بلڈ پریشر کو چیک کرانا عادت بنالینا چاہیے؟

ہائی بلڈ پریشر ایک ایسا مرض ہے جسے خاموش قاتل قرار دیا جائے تو غلط نہیں کیونکہ یہ خون کی شریانوں، دل، دماغ، گردوں اور آنکھوں سمیت جسم کے دیگر اعضا پر دباؤ بڑھاتا ہے۔ مسلسل ہائی بلڈ پریشر کا شکار رہنا جان لیوا امراض جیسے دل کی بیماریوں، ہارٹ اٹیک، فالج، دماغی تنزلی اور گردوں کے امراض کا خطرہ بڑھاتا ہے۔

طبی ماہرین کے مطابق بلڈ پریشر خون کا دباؤ ہوتا ہے جو ہماری شریانوں کو دھکیلتا ہے۔ بلڈ پریشر ناپنے کے 2 پیمانے ہوتے ہیں ایک خون کا انقباضی دباؤ (systolic blood pressure) جو کہ اوپری دباؤ کے نمبر کے لیے ہوتا ہے جو کہ دل کے دھڑکنے سے خون جسم میں پہنچنے کے دوران دباؤ کا بھی مظہر ہوتا ہے۔

دوسرا خون کا انبساطی دباؤ (diastolic blood pressure) ہوتا ہے جو کہ نچلا نمبر ہوتا ہے یعنی اس وقت جب انسانی دل دھڑکنوں کے درمیان وقفہ اور آرام کرتا ہے۔ اگر کسی انسان کے خون کا دباؤ 139/89 سے زیادہ ہے تو یہ ہائی بلڈ پریشر تصور کیا جاتا ہے۔ اگر کسی انسان کے خون کا دباؤ 139/89 سے زیادہ ہے تو یہ ہائی بلڈ پریشر تصور کیا جاتا ہے۔

ماہرین کے مطابق اگر کسی شخص کے خون کا دباؤ 140/90 سے اوپر ہو جائے تو ہم اس کے علاج کا مشورہ دیتے ہیں جس کے نتیجے میں طرز زندگی میں تبدیلیاں بھی ضروری ہوتی ہیں جیسے زیادہ ورزش اور غذا میں تبدیلی۔ درحقیقت اس مرض پر قابو پانے کے لیے انسان کو خود ہی محنت کرنا ہوتی ہے۔ لو بلڈ پریشر 90/60 سے کم کو کہا جاتا ہے اور صحت مند افراد کا بلڈ پریشر 120/80 ہونا چاہیے۔

ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ہائی بلڈ پریشر اس وقت ہوتا ہے جب جسم کو زیادہ حرکت یا جدوجہد کرنا ہوتا ہے یعنی اسے زیادہ آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کا شکار ہونے کی شکل میں دل کے لیے کام کرنا زیادہ مشکل ہو جاتا ہے جو ہمارے جسم کے مختلف حصوں میں خون کو پہنچانے کے لیے زیادہ کام کرتا پڑتا ہے جس کی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ دل کے مختلف امراض یا ہارٹ اٹیک کی شکل میں نکلتا ہے جبکہ خون کی شریانیں بھی سکڑنا یا اکڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔ کس عمر میں بلڈ پریشر چیک کرانا شروع کردیں؟

طبی ماہرین کے مطابق ہائی بلڈ پریشر کا مرض کسی بھی عمر میں سامنے آسکتا ہے اور اگر کافی عرصے سے بلڈ پریشر چیک نہیں کرایا تو ایسا کرلیں۔ یہ خیال کہ ابھی عمر کم ہے اور آپ بلڈ پریشر سے محفوظ ہیں تو یہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ درحقیقت موجودہ عہد میں فشار خون کے نوجوان مریضوں کی شرح میں اضافہ ہوا ہے اور 18 سال کی عمر کے بعد سے ہی سال میں کم از کم ایک بار ضرور بلڈ پریشر چیک کرانا عادت بنانا چاہیے۔

کس عمر کے افراد زیادہ شکار ہوتے ہیں؟

اس بارے میں کچھ کہنا واضح تو نہیں مگر ایک تحقیق کے مطابق 35 سال سے کم عمر مردوں میں ہائی بلڈ پریشر کا عارضہ اب بہت زیادہ عام ہو چکا ہے جس کا علم کافی عرصے بعد ہوتا ہے کیونکہ عام طور پر اس مرض کی کوئی علامات سامنے نہیں آتیں۔ اگر نوجوانی میں بلڈ پریشر بڑھنا شروع ہو جائے تو عمر بڑھنے کے ساتھ یہ زیادہ مسائل کا باعث بن سکتا ہے چاہے آپ اسے کنٹرول میں کیوں نہ رکھیں۔

نوٹ: یہ مضمون عام معلومات کے لیے ہے۔ قارئین اس حوالے سے اپنے معالج سے بھی ضرور مشورہ لیں۔

خراٹوں کا ایک اور نقصان سامنے آگیا

خراٹے ویسے تو کسی بھی شخص کو پسند نہیں خاص طور پر گھر میں کوئی اس عارضے کا شکار ہو تو دیگر افراد کی نیند خراب ہونے کا خدشہ ہوتا ہے تاہم یہ یادداشت متاثر کرنے کا باعث بھی ہو سکتا ہے۔ یہ بات آسٹریلیا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ RMIT یونیورسٹی کی تحقیق میں دعویٰ کیا گیا کہ خراٹے لینے کے عادی افراد کو ماضی کی یادیں دہرانے میں مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے۔

تحقیق کے مطابق آبسٹرکٹیو سلیپ اپنیا (او ایس اے) (خراٹوں کی بڑی وجہ) کی یادداشت بدترین ہوتی ہے۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ ایسے افراد کو مخصوص تفصیلات جیسے ساتھیوں کے نام یا گھر اور گلی کا نمبر یاد کرنے میں مشکل کا سامنا ہو سکتا ہے۔ تحقیق میں مزید بتایا گیا کہ او ایس اے کے نتیجے میں جب کوئی خراٹے لیتا ہے تو دماغ تک آکسیجن کی فراہمی منقطع ہو جاتی ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ اس کے نتیجے میں دماغ کے کچھ حصے متاثر ہوتے ہیں جو کہ یادداشت کے لیے اہمیت رکھتے ہیں۔

اس تحقیق کے دوران 44 افراد کا جائزہ لیا گیا جو کہ او ایس اے کے شکار تھے اور دریافت کیا گیا کہ اس کے نتیجے میں ان کی بچپن کی یادیں ذہن سے محو ہو چکی ہیں۔ جب ان افراد سے مختلف چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مخصوص تفصیلات دہرانے میں بھی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں اسی عمر کے صحت مند افراد کو اس طرح کے مسائل کا سامنا بہت کم ہوتا ہے اور وہ عام طور پر تفصیلی یادیں دہرانے میں کامیاب رہتے ہیں۔

اس سے قبل امریکا کے ہنری فورڈ ہاسپٹل کی تحقیق کے مطابق خراٹے عام طور پر رات کو نیند کے دوران جسم میں آکسیجن کی کم مقدار جذب ہونے کے نتیجے میں عادت بنتے ہیں جس کے دوران سانس چند لمحوں کے لیے رکتی ہے۔ تحقیق میں مزید بتایا گیا کہ خراٹوں سے گلے میں شہ رگ کو نقصان پہنچتا ہے جس کے نتیجے میں فالج اور دل کے دورے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

محققین نے بتایا کہ خراٹوں کے نتیجے میں شہ رگ کو تمباکو نوشی، ہائی کولیسٹرول یا موٹاپے سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے اور یہ وہ رگ ہے جو دماغ کو خون پہنچاتی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ خراٹوں کے نتیجے میں شہ رگ کی موٹائی میں اضافہ ہوتا ہے اور اکڑن پیدا ہوتی ہے جو مختلف امراض کا خطرہ بڑھ جاتی ہے۔

بانجھ پن سے تحفظ دینے میں مددگار غذائیں

شادی کے بعد بچوں کا نہ ہونا میاں بیوی کے تعلق میں دوری لانے کا باعث بھی بن سکتا ہے اور آج کے عہد میں بانجھ پن کا مرض بہت تیزی سے پھیل رہا ہے جس کی وجہ عام طور پر آلودگی، غذائی کمی اور طرز زندگی کی چند دیگر عادات ہوتی ہیں۔

ویسے ضروری نہیں کہ کوئی مرد یا خاتون بانجھ ہو درحقیقت ہارمونز کا نظام درست نہ ہونا بھی بچوں کی پیدائش میں تاخیر کا باعث بن جاتا ہے۔

اب اس کی تکنیکی وجوہات جاننا تو ضروری نہیں مگر بس یہ جان لیں کہ ہارمونز کو متاثر کرنے والے کیمیکلز اور ذہنی تناؤ ہمارے جسموں پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔

تاہم طبی سائنس کا کہنا ہے کہ غذائی عادات بھی اس خطرے سے بچانے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں اور یہاں کچھ ایسی ہی غذاؤں کا ذکر کیا گیا ہے جو فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔

بادام

گریاں جیسے بادام روزانہ کھانا مردوں کو بانجھ پن سے بچانے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ ایک تحقیق میں بتایا گیا کہ اس گری کو روزانہ کھانا اسپرم کوالٹی کو بہتر بناتا ہے جس سے بانجھ پن کا خطرہ دور ہوتا ہے۔ اس تحقیق کے دوران محققین نے 18 سے 35 سال کی عمر کے 119 مردوں کو دو گروپس میں تقسیم کیا۔ ایک گروپ کو روزانہ 60 گرام بادام اور اخروٹ کا استعمال کرایا گیا جبکہ دوسرے گروپ کو گریوں سے محروم رکھا گیا۔ 14 ہفتے بعد معلوم ہوا کہ گریاں کھانے والے افراد میں اسپرم کوالٹی بہتر ہوئی جبکہ بانجھ پن کا باعث بننے والے عناصر میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی۔

اخروٹ

اخروٹ کے فوائد اکثر سامنے آتے رہتے ہیں جیسے کینسر کے خلاف جدوجہد، موٹاپے سے بچاؤ وغیرہ، اسی طرح یہ اومیگا تھری فیٹس اور وٹامن ای سے بھرپور ہونے کے باعث مردوں میں اسپرم کا معیار بہتر کرتے ہیں جبکہ وٹامن بی اور پروٹین خواتین کے سسٹم کی صحت بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ کیلیفورنیا یونیورسٹی کی ایک تحقیق کے مطابق اخروٹ کا روزانہ کچھ مقدار میں استعمال بانجھ پن کے خطرے سے تحفظ دیتا ہے۔

میٹھا کدو

میٹھا کدو غذائیت اور صحت بخش اجزاء سے بھرپور سبزی ہے جس میں متعدد وٹامنز، منرلز اور اینٹی آکسائیڈنٹس کے ساتھ ساتھ کافی مقدار میں قابل ہضم فائبر موجود ہوتا ہے۔ میڈیکل جرنل فرٹیلیٹی اینڈ اسٹریلیٹی میں 2013 میں شائع ایک تحقیق کے مطابق بیٹا کیروٹین سے بھرپور یہ سبزی ہارمون کے نظام کو بہتر بنا کر مردوں کے اندر اولاد کے لیے ضروری اسپرم کو بڑھاتی ہے۔

چقندر

اینٹی آکسائیڈنٹ resveratrol کا زبردست ذریعہ چقندر عمر بڑھنے سے پیدا ہونے والے بانجھ پن کے مسائل کے خلاف مددگار ثابت ہوتی ہے، جبکہ اس میں نائٹریٹ بھی موجود ہوتا ہے جو خون کی روانی کو بہتر بناتا ہے۔

مچھلی

مچھلی پروٹین کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے خاص طور پر اومیگا تھری فیٹی ایسڈز اسے خاص بناتے ہیں۔ مختلف طبی تحقیقی رپورٹس میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ خواتین میں بانجھ پن کے حوالے سے اومیگا تھری کی کمی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مچھلی عام صحت کے لیے بھی بہترین ہے جو خون کی شریانوں کا نظام ٹھیک کرنے کے ساتھ دماغی افعال اور آنکھوں کی صحت کو بھی بہتر بنا سکتی ہے۔

انڈے

انڈوں میں کولائن نامی جز موجود ہوتا ہے جو بانجھ پن کے خطرے سے بچانے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے جیسا کہ کارنیل یونیورسٹی کی ایک تحقیق میں دعویٰ کیا گیا ہے، اس کے علاوہ بھی یہ مختلف وٹامنز اور منرلز کا مجموعہ ہوتے ہیں جو مختلف طبی فوائد کا باعث بنتے ہیں۔

انار

انار وٹامن سی، وٹامن کے، فولک ایسڈ اور متعدد دیگر وٹامنز اور منرلز سے بھرپور ہوتے ہیں، ان میں عمر کے اثرات جھاڑنے، انسداد کینسر خوبیاں بھی موجود ہیں جبکہ یہ خون کی شریانوں کی صحت کے ساتھ ساتھ ہڈیوں کو مضبوط بھی بنا کر خون کی روانی کو بڑھاتے ہیں۔ طبی تحقیق کے مطابق انار کا استعمال بانجھ پن سے بچا سکتا ہے جبکہ دوران حمل اس کا جوس پینا بچوں کی دماغی نشوونما کے لیے بہترین ثابت ہوتا ہے۔

سورج مکھی کے بیج

سورج مکھی کے بیج وٹامن ای کے حصول کا بہترین ذریعہ ہوتے ہیں، جو کہ مردوں میں بانجھ پن سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ان بیجوں سے اسپرم کاؤنٹ اور ڈی این اے fragmentation بہتر ہوتا ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بیج جسم کو فولیٹ، سیلینیم، زنک اور اومیگا تھری فیٹی ایسڈز بھی فراہم کرتے ہیں۔

دالیں اور بیج

دالیں اور بیج جیسے لوبیا، چنے، مٹر وغیرہ پروٹین کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ مختلف طبی تحقیقی رپورٹس میں یہ بات سامنے آچکی ہے کہ جو خواتین نباتاتی پروٹین سے بھرپور غذاؤں کا استعمال کرتی ہیں، ان میں بانجھ پن کا خطرہ دیگر کے مقابلے میں کم ہوتا ہے۔ دالوں سے فرٹیلائزیشن کا عمل آسان ہوتا ہے جو حمل ٹھہرنے کے امکانات بڑھاتا ہے۔

نوٹ: یہ مضمون عام معلومات کے لیے ہے۔ قارئین اس حوالے سے اپنے معالج سے بھی ضرور مشورہ لیں۔

خواتین میں سامنے آنے والی ہارٹ اٹیک کی علامات

جب آپ ہارٹ اٹیک کے بارے میں سوچتے ہیں تو ممکنہ طور پر ذہن میں ایک تصویر سامنے آتی ہوگی جس میں کوئی فرد اپنے سینے کو تھامے ہوئے چیخ رہا ہے۔ مگر حقیقت تو یہ ہے اس کی علامات خصوصاً خواتین میں بالکل مختلف ہو سکتی ہیں، جس کی وجہ سے ان پر زیادہ توجہ بھی نہیں دی جاتی۔ امراض قلب دنیا بھر میں مردوں اور خواتین کی اموات کی سب سے بڑی وجہ ہیں مگر مردوں میں ہارٹ اٹیک کی شرح زیادہ ہوتی ہے تاہم خواتین میں بھی یہ کم نہیں۔

خواتین میں ہارٹ اٹیک کی علامات درج ذیل ہو سکتی ہیں جو کہ عام طور پر کئی دن پہلے ہی سامنے آجاتی ہیں۔

بدہضمی

چونکہ دل معدے کے اوپر موجود ہے تو ہارٹ اٹیک کو بدہضمی سمجھنا بہت عام ہے مگر بدقسمتی سے خواتین کے لیے یہ زیادہ تباہ کن ثابت ہوتا ہے کیونکہ ان کے لیے ہارٹ اٹیک کو شناخت کرنا اس لیے مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ پیٹ یا معدے میں درد محسوس کر رہی ہوتی ہیں تو وہ گھر میں رہ کر علاج کی کوشش کرتی ہیں۔ تو اگر درد معدے سے زیادہ ہو یا کئی منٹ سے زیادہ ہے تو ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

جبڑے اور کمر میں درد

سینے میں درد کو کسی اور حصے جیسے جبڑے یا کمر درد سمجھ لینا بہت آسان ہوتا ہے، یہ یاد رکھیں کہ ہارٹ اٹیک مختلف نہیں بلکہ خواتین میں علامات کا تصور مختلف ہوتا ہے۔

سینے میں جلن

بدہضمی کی طرح خواتین کے لیے ہارٹ اٹیک اور سینے میں جلن میں فرق کرنا بھی کافی مشکل ثابت ہوتا ہے، دل غذائی نالی کے اوپر موجود ہے تو کئی بار سینے میں جلن ہارٹ اٹیک کی طرح لگتی ہے اور ہارٹ اٹیک سینے کی جلن جیسا لگ سکتا ہے۔ تو اگر یہ جلن 5 سے 7 منٹ سے زیادہ ہو اور بیٹھنے یا آرام کرنے سے بھی سکون نہ ملے تو یہ غیر معمولی ہے۔

سانس لینے میں مشکل

اگر جسمانی سرگرمی کے بعد سانس گھٹنے کا احساس ہو تو یہ معمول کا حصہ ہے مگر جب یہ تجربہ بیٹھے ہوئے یا سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ہو تو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ دل میں کچھ گڑبڑ ہے۔ یہاں تک کہ سانس لینے میں مشکل کے ساتھ سینے میں تکلیف نہ بھی ہو تو بھی یہ ہارٹ اٹیک کی علامت ہو سکتی ہے، اگر آپ کو محسوس ہو کہ کچھ غلط ہے تو فوری طبی امداد حاصل کریں۔

بائیں ہاتھ میں تکلیف

مردوں اور خواتین میں یہ ایسی عام علامات کا سامنا ہو سکتا ہے مگر بائیں ہاتھ میں درد ایسی علامت ہے جس میں اکثر دماغ کا تعین نہیں کر پاتا کہ درد کہاں سے آرہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اعصاب اوپری بازو، سینے سے ایک ہی جگہ جڑے ہوتے ہیں تو دماغ سمجھ نہیں پاتا کہ دل میں درد ہے وہ اسے ہاتھ میں سمجھ لیتا ہے جیسے آپ انگلی میں چٹکی لیں تو آپ کو تکلیف وہاں ہی محسوس ہوگی، سینے میں اس کا احساس نہیں ہوگا۔

دل متلانا

ہارٹ اٹیک سے پہلے دل متلانا خواتین میں عام علامت ہے۔ دل جسم کا اہم ترین عضو ہے اور جب اسے دوران خون مناسب مقدار میں نہیں ملتا تو دل کے مسلز مرنے لگتے ہیں اور لوگوں کو بیماری کا احساس ہوتا ہے جیسے دل متلانا، سر گھومنا وغیرہ۔ تو اگر یہ حالت 5 سے 7 منٹ سے زیادہ طویل ہو تو ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

سینے میں درد

یہ ہارٹ اٹیک کی سب سے جانی پہچانی جانے والی علامت ہے جس میں ایسا لگتا ہے کہ سینے میں کوئی بھاری چیز بیٹھ گئی ہے یا دل کے قریب جکڑن کا احساس ہوتا ہے۔ اگر ایسا تجربہ ہو تو طبی امداد حاصل کرلی جائے۔

* * *

سپورٹس صورت حال

کسی بھی عوامی مسئلہ کیلئے ''صورتحال'' کوان نمبرات پرفون کریں:
0194-2477545, 9419069641

سری لنکا کو بڑی شکست دے کر ٹیم انڈیا نے ٹی-20 میں عالمی ریکارڈ قائم کیا

(مانیٹرنگ ڈیسک)

ایشیائی کھیلوں کے کرکٹ ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں سری لنکا کو 124 رن سے شکست دینے کے ساتھ ہندوستانی ٹیم نے مردوں کے ٹی-20 بین الاقوامی کرکٹ میں 100 یا اس سے زیادہ رن کے فرق سے جیت کا عالمی ریکارڈ اپنے نام کر لیا۔ اس فرق سے یہ ہندوستان کی 11ویں جیت ہے۔ ہندوستان کی جیت میں ایشان کشن کی 80 رن کی ناٹ آوٹ اننگز کے بعد اکشر پٹیل، جسپریت بمراہ اور ابھیشیک شرما کی شاندار گیند بازی میں اہم کردار رہا۔ مشکل پچ پر ہندوستان کے 169 رن کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے سری لنکا کی پوری ٹیم 5.9 اوورز میں صرف 45 رن پر سمٹ بھی ہندوستان کے نام تھا، جب اس نے احمد آباد میں 2026 ٹی-20 ورلڈ کپ کے فائنل میں نیوزی لینڈ کو 96 رن سے شکست دی تھی۔ سری لنکا کا 45 رن کا اسکور کسی ٹیسٹ کھیلنے والے ملک کے خلاف ٹی-20 بین الاقوامی میچ میں پوری ٹیم کے آوٹ ہونے کے بعد مشترکہ طور پر سب سے کم اسکور ہے۔ اس سے قبل ویسٹ انڈیز نے 2019 میں باسٹیئر میں انگلینڈ کے خلاف 45 رن بنائے تھے۔ سری لنکا کی اننگز میں پانچ بلے باز اپنا کھاتہ بھی نہیں کھول سکے۔ ایک اننگز میں سب سے زیادہ صفر پر آوٹ ہونے کے معاملے میں یہ مشترکہ طور پر دوسرا بڑا اہندسہ ہے۔ اس معاملے میں زمبابوے کے نام 2010 میں ویسٹ انڈیز کے خلاف چھ بلے بازوں کے صفر پر آوٹ ہونے کا ریکارڈ لنکا نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہندوستان کی جانب سے 15 سالہ ویبھو سوریہ ونشی نے 21 گیندوں پر چھ چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے 38 رن کی کارگر اننگز کھیلی۔ ابھیشیک شرما اور سنجو سیمسن تاہم زیادہ تعاون نہیں کر سکے۔ ٹیم انڈیا کا اسکور جب 87 رن پر چار وکٹ تھا، تب ایشان کشن نے اننگز کو سنبھالا۔ انہوں نے 46 گیندوں پر چار چوکوں اور پانچ چھکوں کی مدد سے ناٹ آوٹ 80 رن بنائے اور ہندوستان کو 20 اوورز میں سات وکٹ پر 169 رن تک پہنچایا۔ سری لنکا کے لیے ساہان آراچیگے نے 2/28 اور تھارندو رتنایکے نے 2/32 وکٹیں حاصل کیں۔ ہدف کا تعاقب کرنے اتری سری لنکن ٹیم وقفے وقفے سے وکٹیں گنواتی رہی۔ نووانیدو فرنینڈو 15 رن کے ساتھ اس کی اننگز میں 10 سے زیادہ رن بنانے والے واحد بلے باز رہے۔ ہندوستان کی جانب سے اکشر پٹیل نے 3/8، جسپریت بمراہ نے 2/7، ابھیشیک شرما نے 2/2 اور واشنگٹن سندر نے 1/18 وکٹ لے کر سری لنکا کی اننگز 45 رن پر سمیٹ دی۔

-

4. اینٹی آکسیڈینٹ

کیورسیٹن سیب میں پولی فینول کی ایک مخصوص قسم ہے۔ یہ اپنے اینٹی آکسیڈنٹ اثر کی وجہ سے مجموعی صحت سے متعلق کئی شعبوں میں مدد کر سکتا ہے۔ یہ آپ کی عمر کے ساتھ ساتھ جسم کو آکسیڈیٹیو تناؤ کے نقصان سے لڑنے میں مدد فراہم کر سکتا ہے۔ یہ عام طور پر سوزش کے مسائل میں مدد کر سکتا ہے۔ فوڈز جرنل کے مطابق یہ خاص طور پر الزائمر کی بیماری اور ڈیمنشیا سے لڑنے میں بھی مددگار ہے۔

5. کولیسٹرول کو کم کرنا

اپنی خوراک میں چند سیب شامل کرنے سے آپ کے دل کی صحت میں نمایاں بہتری آسکتی ہے۔ امریکن جرنل آف کلینیکل نیوٹریشن میں شائع ہونے والی 2019 کی ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ روزانہ دو سیب کھاتے ہیں ان کا کولیسٹرول قدرے بلند ہوتا ہے۔ ان کا خراب کولیسٹرول کم ہو جاتا ہے جس سے خون کی نالیوں کی چوڑائی بڑھ جاتی ہے۔

ہم آپ کیلئے ٹرافی نمبر 6 لائیں گے، روہت شرما نے ایم آئی کے مداحوں سے پختہ وعدہ کیا

(نیوز ڈیسک)

ممبئی انڈینز (ایم آئی) کے شائقین کے لیے ایک بار پھر امید کی کرن ابھری ہے! آئی پی ایل 2026 کے آغاز سے ٹھیک پہلے، ٹیم نے جیو ورلڈ گارڈن میں ایک شاندار بانڈنگ ایونٹ، دی مکس کی میزبانی کی، جہاں روہت شرما نے شائقین سے براہ راست وعدہ کیا، ہم اس بار آپ کو اپنی چھٹی ٹرافی لانے کی پوری کوشش کریں گے روہت شرما اپنی بیٹی کے ساتھ تقریب میں شریک ہوئے جبکہ کپتان ہاردک پانڈیا اپنی گرل فرینڈ ماہیکا شرما کے ساتھ نظر آئے۔ جس میں ٹیم کے تمام کھلاڑیوں، کوچنگ سٹاف اور انتظامیہ نے شرکت کی۔ شائقین کو بھی خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا جس سے بہت پر جوش ماحول ہو گیا۔ روہت نے اسٹیج پر شائقین سے کہا، پچھلے کچھ سال مشکل رہے، لیکن اب ہم واپسی کے لیے تیار ہیں۔ ہماری ٹیم آپ سب کے لیے ہماری چھٹی ٹرافی جیتنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ ایم آئی کا آئی پی ایل 2026 کا پہلا میچ 29 مارچ کو وانکھیڑے اسٹیڈیم میں کولکاتہ نائٹ رائیڈرز کے خلاف ہے۔ اس بار ٹیم کی طاقت ان کی مضبوط بیٹنگ لائن اپ سے ظاہر ہوتی ہے، جس میں روہت شرما، سوریہ کمار یادو، تلک ورما، ہاردک پانڈیا، کوئنٹن ڈی کوین اور کوئنٹن ڈی کوین جیسے مضبوط بلے باز شامل ہیں۔ ایم آئی نے پچھلے سیزن میں جدوجہد کی۔ وہ 2024 میں آخری نمبر پر رہے، لیکن 2025 میں پلے آف میں پہنچے۔ اب، روہت کا وعدہ شائقین کو نئی امید دے رہا ہے۔ ایم آئی کے پاس پانچ آئی پی ایل ٹائٹل ہیں اور وہ چھٹا جیت کر سب سے کامیاب ٹیم بن سکتی ہے۔

انڈر 20 ویمنز ایشین کپ سے پہلے، ہندوستانی ٹیم کے کوچ کا پیغام: ہمیں ہر چیلنج کے لیے تیار رہنا چاہیے

(مانیٹرنگ)

تھائی لینڈ میں ہونے والے اے ایف سی انڈر 20 ویمنز ایشین کپ 2026 سے قبل، ہندوستانی انڈر 20 فٹ بال ٹیم کے ہیڈ کوچ یوآخم الیگزینڈرسن نے اپنے کھلاڑیوں پر زور دیا ہے کہ وہ لگن، نظم و ضبط اور اعتماد کے ساتھ کھیلیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹیم کو ہر چیلنج کے لیے تیار رہنا چاہیے اور اگر کھلاڑی دفاع میں مضبوط رہتے ہوئے اعتماد کے ساتھ پرفارم کریں تو ان کے پاس ہر میچ میں اچھی کارکردگی دکھانے کا پورا موقع ہے۔ ہندوستانی ٹیم گروپ سی میں 2 اپریل کو جاپان، 5 اپریل کو آسٹریلیا اور 8 اپریل کو چائنیز تائپے کے خلاف کھیلے گی۔ گروپ میں سرفہرست دو ٹیمیں اور تینوں گروپوں میں سے ہر ایک میں سے بہترین دو تیسری پوزیشن والی ٹیمیں کوارٹر فائنل میں پہنچ جائیں گی۔ مزید برآں، چار کوارٹر فائنل جیتنے والے فیفا انڈر 20 ویمنز ورلڈ کپ پولینڈ 2026 کے لیے کوالیفائی کریں گے۔ ہندوستانی ٹیم اپنے پہلے میچ سے تقریباً 13 دن پہلے بنکاک پہنچی، جس نے انہیں مقامی حالات سے ہم آہنگ ہونے کے لیے کافی وقت دیا۔ تاہم، یہ حالات کولکاتا سے زیادہ مختلف نہیں ہیں، جہاں ٹیم نے سویڈن سے واپسی کے بعد تربیت حاصل کی۔ آل انڈیا فٹ بال فیڈریشن کے مطابق ہندوستان کی تیاریاں مختلف مقامات پر ہوئیں۔ گزشتہ سال مہابلی پورم (تامل ناڈو) میں ازبکستان کے خلاف اور شیم کنٹ میں قازقستان کے خلاف میچوں نے ٹیم کی حکمت عملی کی سمجھ کو مضبوط کیا۔ کوچ الیگزینڈرسن نے کہا، ازبکستان کے خلاف میچ ہمارے لیے بہت اہم تھے۔ ہمارے پاس چنئی میں بہترین تربیتی سہولیات تھیں اور ہم نے زیادہ شدت والے میچ کھیلے۔ قازقستان کی ٹیم جسمانی طور پر مضبوط تھی اور ان کے کچھ کھلاڑی سینئر سطح کا تجربہ رکھتے تھے۔ ہندوستان کی تیاری کا ایک اہم حصہ سویڈن میں ایک ماہ طویل تربیتی کیمپ تھا، جس نے ٹیم کو نئے چیلنجوں سے روشناس کرایا۔ کوچ نے کہا کہ یہ کیمپ فٹ بال کے نقطہ نظر سے انتہائی مفید تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس بہترین سہولیات اور مضبوط تربیتی سیشن تھے۔ جاپان اور آسٹریلیا جیسی مضبوط ٹیموں کے ساتھ گروپ ہونے کے باوجود ہندوستانی ٹیم چیلنج کے لیے تیار ہے۔ کوچ الیگزینڈرسن نے کہا کہ یہ ایک سخت گروپ ہے۔ جاپان اس سطح پر دنیا کی بہترین ٹیموں میں سے ایک ہے، اور آسٹریلیا بھی بہت مضبوط ہے۔ ہمیں ان کا احترام کرنا ہوگا لیکن ڈرنا نہیں ہے۔ ہم اعتماد کے ساتھ کھیلنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا، سب سے پہلے، میں کھلاڑیوں سے مکمل لگن کی توقع رکھتا ہوں، ہمیں ہر چیلنج کے لیے تیار رہنا ہوگا، دفاع میں نظم و ضبط کے ساتھ رہنا ہوگا، اور اعتماد کے ساتھ کھیلنا ہوگا۔

آئی پی ایل 2026 میں زخمی کھلاڑی: کے کے آر سب سے زیادہ متاثر

(نیوز ڈیسک)

کچھ اہم غیر ملکی کھلاڑیوں کے زخمی ہونے یا دیر سے ٹیم میں شامل ہونے کے سبب انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) میں کچھ ٹیموں کی تیاری میں خلل پڑا ہے۔ کچھ اہم غیر ملکی کھلاڑی پہلے ہی انجری کی وجہ سے پورے ٹورنامنٹ سے باہر ہو چکے ہیں جبکہ دیگر مختلف وجوہات کی بنا پر ابتدائی میچوں سے باہر ہو جائیں گے۔ اکیلے زخموں نے سب سے زیادہ کولکاتہ نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) کو متاثر کیا ہے۔ ان کے ہندوستانی تیز گیند باز ہرشیت رانا اور آکاش دیپ ٹورنامنٹ سے باہر ہو چکے ہیں، جبکہ سری لنکا کے تیز گیند باز متھیشا پتھی رانا بھی پنڈلی کی چوٹ کی وجہ سے کے کے آر کے ابتدائی میچوں سے باہر ہو جائیں گے۔ سن رائزرس حیدرآباد بھی پہلے چند میچوں کے لیے اپنے باقاعدہ کپتان پیٹ کمنز کے بغیر رہے گا، جو کمر کی تکلیف سے ٹھیک ہو رہے ہیں۔ کمنز کی غیر موجودگی میں سن رائزرز کی قیادت ایشان کشن کریں گے۔ سن رائزرز کے دوسرے آسٹریلوی آل راونڈر جیک ایڈورڈز پیر کی انجری کے باعث پورے ٹورنامنٹ سے باہر ہو گئے ہیں۔ آسٹریلوی فاسٹ باور جوش ہیزل ووڈ بھی انجری کے باعث پہلے چند میچز رائل چیلنجرز بنگلور کی طرف سے نہیں کھیل سکیں گے۔ چنئی سپر کنگز کو آسٹریلیا کے تیز گیند باز نیتھن ایلس کی خدمات حاصل نہیں ہوں گی، جو ہیمسٹرنگ کی انجری کے باعث ٹورنامنٹ سے باہر ہو گئے ہیں۔ دہلی کیپٹلز کے کلیدی بولر مچل اسٹارک بھی پہلے چند میچوں کے لیے مشکوک ہیں کیونکہ کرکٹ آسٹریلیا آنے والے مصروف بین الاقوامی کرکٹ کیلنڈر کے پیش نظر ان کے کام کی نگرانی کر رہے ہیں۔ نیوزی لینڈ کے تیز گیند باز فرگوسن بھی پنجاب کنگز کے میچوں کے ابتدائی راو ※ نے نڈز سے محروم رہیں گے کیونکہ وہ اپنے خاندان اور نومولود بیٹے کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتے ہیں۔ راجستھان رائلز کو بھی دھچکا لگا ہے جب انگلینڈ کے آل راونڈر سیم کران انجری کی وجہ سے پورے ٹورنامنٹ سے باہر ہو گئے ہیں۔ وہ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے دوران زخمی ہوئے تھے۔

بنگلہ دیش کے ساتھ ہو سکتی ہے ہندوستان کی سیریز؟

(مانیٹرنگ ڈیسک)

بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) نے ستمبر 2026 میں شیڈول دورہ آئرلینڈ ملتوی کر دیا ہے۔ خبر میڈیا رپورٹوں کے مطابق بورڈ اس عرصے کے دوران ہندوستانی کرکٹ ٹیم کی میزبانی کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ کے ایک اہلکار کے مطابق جب بھارت کے ساتھ سیریز کو 2025 سے ستمبر 2026 میں منتقل کیا گیا تو کرکٹ آئرلینڈ سے نئی تاریخ فراہم کرنے کی درخواست کی گئی۔ آئرلینڈ کرکٹ بورڈ نے اس دورے کو 2026 میں منتقل کرنے سے معذوری ظاہر کی۔ جس کے بعد دونوں بورڈز نے باہمی طور پر سیریز ملتوی کرنے پر اتفاق کیا۔ بنگلہ دیش کا دورہ آئرلینڈ 2027 میں کسی وقت ہو سکتا ہے۔ پہلے سے طے شدہ شیڈول کے مطابق، ہندوستانی کرکٹ ٹیم کی تین ون ڈے اور تین ٹی ٹوئنٹی میچوں کی سیریز کے لیے 28 اگست 2026 کو بنگلہ دیش پہنچنے کی توقع ہے۔ ون ڈے میچز یکم، تین اور چھ ستمبر کو کھیلے جائیں گے جبکہ ٹی ٹوئنٹی 9، 12 اور 13 ستمبر کو کھیلے جانے کا امکان ہے۔ بنگلہ دیش نے حال ہی میں اپنے گھر پر ون ڈے سیریز میں پاکستان کو 2-1 سے شکست دی تھی۔ سیریز جیتنے کے بعد بنگلہ دیش آئی سی سی ون ڈے رینکنگ میں نویں نمبر پر آ گیا ہے۔ ٹیم کے 79 ریٹنگ پوائنٹس ہیں، جو 10ویں نمبر پر موجود ویسٹ انڈیز سے آگے ہے۔ بنگلہ دیش کی توجہ 2027 ون ڈے ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائی کرنے پر ہے۔ ورلڈ کپ کے لیے براہ راست کوالیفائی کرنے کے لیے، بنگلہ دیش کو 31 مارچ 2027 تک ٹاپ ایٹ میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اسے کوالیفائنگ ٹورنامنٹ میں کھیلنا ہوگا۔ دورہ آئرلینڈ کے ملتوی ہونے کے بعد، بنگلہ دیش کی نیوزی لینڈ، آسٹریلیا اور بھارت کے خلاف ہوم سیریز کے ساتھ ساتھ جنوبی افریقہ اور زمبابوے کے دورے ہیں۔ بنگلہ دیش اور بھارت کے درمیان تعلقات گزشتہ چند ماہ سے کشیدہ ہیں۔ بنگلہ دیش نے 2026 کے T20 ورلڈ کپ میں میچ کھیلنے کے لیے بھارت کا سفر نہیں کیا اور ورلڈ کپ کا بائیکاٹ کر دیا۔ اس لیے فی الحال یہ غیر یقینی ہے کہ آیا ہندوستانی ٹیم ون ڈے اور ٹی 20 سیریز کے لیے بنگلہ دیش کا دورہ کرے گی۔ اگر ہندوستان کا دورہ کسی بھی وجہ سے ملتوی ہوتا ہے تو، بنگلہ دیش کے پاس کوالیفکیشن کی آخری تاریخ سے پہلے محدود ون ڈے میچ باقی رہ جائیں گے، جو ورلڈ کپ میں اس کے براہ راست داخلہ کو پیچیدہ بنا سکتا ہے۔

عالمی نمبر ایک الکاراز تیسرے راؤنڈ میں باہر ہوئے

(نیوز ڈیسک)

میامی اوپن 2026 میں بڑا اپ سیٹ دیکھنے میں آیا، جہاں اتوار کو عالمی نمبر ایک کارلوس الکاراز کو تیسرے راؤنڈ میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ انہیں امریکی سیباسٹین کورڈا نے تین سیٹ کے سخت مقابلے کے مقابلے میں شکست دی۔ جنوری میں آسٹریلین اوپن جیت کر کریئر گرینڈ سلیم مکمل کرنے والے 22 سالہ الکاراز اس سیزن میں اب تک 2-17 کے ریکارڈ پر پہنچ چکے ہیں، انہیں گزشتہ ہفتے انڈین ویلز کے سیمی فائنل میں ڈینیل میدویدیف سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ کورڈا کے پاس دوسرے سیٹ میں 5-4 سے میچ ختم کرنے کا موقع تھا، لیکن الکاراز نے مسلسل پانچ گیمز جیت کر شاندار واپسی کی۔

میجر لیگ سوکر: لیونل میسی کے گول سے انٹر میامی کی نیویارک سٹی پر شاندار جیت

(مانیٹرنگ ڈیسک)

انٹر میامی نے اتوار کو میجر لیگ سوکر میں نیویارک سٹی کو 2-3 سے شکست دینے کے لیے شاندار واپسی کی۔ میکائیل دوس سانتوس نے 74ویں منٹ میں فیصلہ کن گول کیا۔ لیونل میسی نے انٹر میامی کے لیے ایک اہم گول بھی کیا جو ان کے کیریئر کا 901 واں گول ہے۔ گونزالو لوجان نے بھی اپنی ٹیم کا پہلا گول کیا۔ اس فتح کے ساتھ ہی انٹر میامی نے شاندار واپسی مکمل کی اور اہم پوائنٹس حاصل کر لیے۔ نیویارک سٹی کی جانب سے نکولس فرنانڈیز مارکا اور اگسٹن اوہیدا نے گول کیے۔ اوہیڈا نے 59ویں منٹ میں میکسی مورالس کے شاندار پاس پر گول کر کے ٹیم کو 1-2 کی برتری دلا دی۔ تاہم، اس کے فوراً بعد ہی انٹر میامی کو فری کک کا موقع ملا، اور میسی کا شاٹ جال میں گھس گیا، جس نے اسکور 2-2 سے برابر کر دیا۔ میسی کے پاس اس سے پہلے دو مواقع تھے لیکن دونوں بار گیند پوسٹ سے ٹکرائی اور وائیڈ چلی گئی۔ اس کے بعد میکائل دوس سانتوس نے 74ویں منٹ میں شاندار ہیڈر اسکور کر کے انٹر میامی کو برتری دلا دی، جسے انہوں نے آخر تک برقرار رکھا۔ جیت کے ساتھ، انٹر میامی نے بین الاقوامی وقفے سے پہلے اپنی مضبوط کارکردگی کو جاری رکھا،

ملک یاسین حسن نے حضرت یوسف کا واقعہ سنایا اور دعائے خیر کی

ملک یاسین حسن کا دورہ، نوجوان کرکٹر کی تعریف

(نیوز ڈیسک)

ضلع بارہمولہ میں زم زم پورہ نارواو علاقے کے لمبردار اور معروف سماجی کارکن اور نارواو سپورٹس ایسوسیشن کے جنرل سیکٹری ملک یاسین حسن نے کشمیر کے ابھرتے ہوئے اسٹار کرکٹر عاقب نبی کے گھر کا کیا۔ عاقب نبی کو بین الاقوامی کرکٹ کے لیے زیر غور لایا جا رہا ہے اور امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وہ بہت جلد بھارتی ٹیم کی نمائندگی کریں گے۔ اس موقع پر ملک یاسین نے عاقب نبی کی شاندار کارکردگی اور صلاحیتوں کی بھرپور تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ عاقب نبی نوجوانوں کے لیے ایک بہترین مثال اور تحریک کا ذریعہ بن چکے ہیں۔ دورے کے دوران انجنیر ملک نے عاقب نبی کے اہل خانہ سے بھی ملاقات کی اور ان کے ساتھ خوشگوار وقت گزارا۔ انہوں نے نوجوان کھلاڑی کے روشن مستقبل کے لیے نیک خوہشا کا ظہار بھی کیا ملاقات کے دوران وہاں کی اہم شخصیات خاص کر عاقیب نبی کے والد محترم جناب ماسٹر غلام نبی موجود تھے اور آخر پر ملک نے اس موقعے پر ملک یاسین حسن نے حضرت یوسف کا واقعہ سنایا اور دعائے خیر کی۔

نیوزی لینڈ میں نئے ٹی 20 ٹورنامنٹ 'این زیڈ 20' کی منظوری دے دی

(ہندوستان سماچار)

نیوزی لینڈ کرکٹ نے ایک مجوزہ نئے ٹی 20 ٹورنامنٹ "این زیڈ 20" کو ملک کا اہم ترین گھریلو ٹی 20 بنانے کی سمت میں ابتدائی منظوری دے دی ہے۔ اس فیصلے کے بعد بورڈ اب مقابلے کے انعقاد، حقوق کی تقسیم اور تجارتی انتظامات جیسے پہلوؤں پر کام کرے گا۔ نیوزی لینڈ کرکٹ کے مطابق اس اقدام کا مقصد ملک کے ڈومیسٹک ٹی 20 سسٹم کو بہتر بنانا ہے۔ لاگو ہونے بعد یہ این زیڈ 20 موجودہ سپر اسمیش مقابلے کی جگہ لے سکتا ہے۔ سپر اسمیش مردوں کے زمرے کے لیے 06-2005 میں اور خواتین کے زمرے کے لیے 08-2007 میں شروع ہوا تھا۔ نئے ٹورنامنٹ کے ساتھ، نیوزی لینڈ کرکٹ موجودہ ایسوسی ایشن پر مبنی نظام سے ہٹ کر ٹیم پر مبنی نظام اپنائے گی، جیسا کہ دنیا کے کئی ممالک میں رائج ہے۔ نیوزی لینڈ کرکٹ بورڈ کی چیئرپرسن ڈیانا پوکیپا لو-لنڈن نے پیر کو کہا کہ بورڈ کے پاس 'این زیڈ 20' کو آزادانہ طور پر منعقد کرنے یا اسے آسٹریلیا کے بگ بیش مقابلے سے منسلک کرنے کا اختیار تھا، لیکن تفصیلی بات چیت کے بعد آزادانہ مقابلے کو مناسب سمجھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ "بورڈ نے تمام تجاویز پر غور کیا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ 21 سال پرانے سپر اسمیش مقابلے کو بہتر بنانے کا صحیح

ٹاٹا آئی پی ایل فین پارک 2026 کا اعلان

پہلے مرحلے میں 15 شہروں میں براہ راست میچ کا تجربہ دستیاب ہوگا

(نیوز ڈیسک)

بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) نے ٹاٹا آئی پی ایل فین پارک 2026 کے پہلے مرحلے کے شیڈول کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ایونٹ انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) 2026 کے افتتاحی مرحلے کے ساتھ ہوگا، جس سے ملک بھر کے شائقین کو ملے گا۔ بورڈ کے مطابق، پہلے تین ہفتوں کے دوران 11 ریاستوں کے 15 شہروں میں فین پارکس کا انعقاد کیا جائے گا۔ ان ایونٹس کا مقصد زیادہ سے زیادہ شائقین تک آئی پی ایل کے جوش و خروش کو پہنچانا اور اجتماعی ماحول میں میچوں سے لطف اندوز ہونا ہے۔ فین پارک تین ہفتے کے آخر میں منعقد کیا جائے گا، پہلا ہفتہ 28 اور 29 مارچ، دوسرا ہفتہ 4 اور 5 اپریل، اور تیسرا ہفتہ 11 اور 12 اپریل

Printer, Publisher & Owner: Rifat Ayoub, Chief Editor: Noor Mohammad Challo (9419069641), Executive Editor: Imtiyaz Wani (9469121101),
Published From: 2nd Floor Jehlum Market Batamaloo Srinagar, Printed at: Khidmat Offset Press The Bund Sgr. RNI: JKURD2012-48314
Postal Registration No: JKNP-189/SKGPO-2018-20, Contact: 0194-2477545, email:editorsurathal@gmail.com,